

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَلْبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
[ابن ماجہ: ۲۲۲ عن انس رضی اللہ عنہ]
علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

نصاب برائے خواتین
سال اول

پہلا ایڈیشن

ماہ ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ ستمبر ۲۰۱۲ء

Compiler	مرتب
AHEM	الاحم
Charitable Trust	چیریٹیبل ٹرسٹ
Contact : Idara-e-DEENIYAT, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08	
Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144	
Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com	

دینیات

DEENIYAT

دینیات

DEENIYAT

طالبہ کا نام: _____

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر: _____

مدرسہ کا مکمل پتہ: _____

مقررہ وقت: _____

پیش لفظ

اسلام ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی، عبادت و بندگی میں اسہاک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ، غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو، اور ہر آدمی اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گذارے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر یہ قدر ضرورت علم دین سیکھنا فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**۔ (علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔

[ابن ماجہ: ۲۲۴، ابن اسحاق رحمہ اللہ]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ نہ جانے والوں کو علم دین سکھائیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ**۔ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ)۔

[شعب الایمان: ۱۷۳۲، ابن ابی نجر رحمہ اللہ]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ و طلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**۔ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔

[بخاری: ۵۰۲۷، ابن ماجہ رحمہ اللہ]

یہ درست ہے کہ ہر شخص کی تعلیم و تربیت بچپن سے ہی کرنا ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ اس عمر میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے، وہ بہت ہی موثر، پائیدار اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کسی وجہ سے بچپن میں تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اس عظیم دولت سے محروم رہ گئے، ایسے لوگوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے، بلکہ ان کو دینی تعلیم سے واقف کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ ان لوگوں پر شریعت کی طرف سے دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمہ داری تو ان پر یہ ہے کہ وہ خود اپنی زندگی کو اسلامی احکام و مسائل اور آداب و اخلاق سے سنوارنے کی کوشش کریں اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں اور اہل و اولاد کی دینی ماحول میں تعلیم و تربیت کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ۔ (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے)۔ [سورہ تحریم: ۶]

یہ دونوں ذمہ داری خوبی کے ساتھ وہ اسی وقت انجام دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں، کیوں کہ علم دین کے بغیر کوئی آدمی نہ خیر و شر میں تمیز کر سکتا ہے، نہ وہ کھرے کھوٹے کی پہچان کر سکتا ہے اور نہ ہی ہدایت و گمراہی میں فرق کر سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دینی تعلیم ہر شخص کی

بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر اسلام کی سیدھی اور سچی راہ پر قائم رہنا..... خاص طور پر اس فتنے والے دور میں..... انتہائی دشوار ہے۔

ایسے افراد کو علم سکھانے کے لیے مکاتب قائم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، یہی طریقہ سب سے آسان اور کم وقت میں زیادہ فائدہ کا باعث ہے، مردوں کے لیے الگ مکاتب قائم کیے جائیں اور عورتوں کے لیے الگ، مردوں کو مرد حضرات تعلیم دیں اور عورتوں کو عورتیں ہی تعلیم دیں۔ ان مکاتب میں تعلیمی اوقات ان کی مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے رکھے جائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

ادارہ دینیات کی یہ سعادت ہے کہ اس نے اس بارے میں بھی ایک چھوٹی سی کوشش کا آغاز کیا ہے اور دینیات کے نام سے جس طرح بچوں کے لیے نصاب ترتیب دیا ہے، اسی طرح مردوں اور عورتوں کے لیے بھی نصاب تیار کیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ دو دو سالہ نصاب ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے ساتھ احکام و مسائل اور دین کی دوسری ضروری و اہم باتیں شامل کی گئی ہیں۔ مردوں کے نصاب میں ان کے متعلق احکام اور مضامین ڈالے گئے ہیں اور عورتوں کے نصاب میں ان کے متعلق مسائل اور مضامین دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو امت کے حق میں مفید بنائے اور اس کو ہمارے لیے صدقہ تجارت بنائے۔ آمین

نصاب کا تعارف

یہ دو سالہ مختصر نصاب ہے۔ اس میں دین کی اہم اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ نصاب میں پانچ بنیادی عناوین کے تحت دس مضامین ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

① قرآن ② حدیث ③ عقائد و مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

● قرآن کے تحت : نورانی قاعدہ/ناظرہ قرآن، حفظ سورۃ

○ حدیث کے تحت : دعا و سنت، حفظ حدیث

○ عقائد و مسائل کے تحت : عقائد، مسائل

○ اسلامی تربیت کے تحت : سیرت، آسان دین

○ زبان کے تحت : عربی، اردو

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین : نورانی قاعدہ / ناظرہ قرآن، حفظ سورہ، عقائد، مسائل۔

مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین : دُعا و سنت، سیرت، عربی، اُردو۔

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے : حفظ حدیث، آسان دین، اُردو۔
مضامین

○ پہلے سال میں انتہائی بنیادی اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے تاکہ شروع ہی میں ان باتوں کو جان لیں، جن سے واقف ہونا دین پر عمل کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ ابتدا ہی میں نماز کی مکمل مشق دی گئی ہے۔ ساتھ میں چند سورتوں کو حفظ کرانے کی ترتیب رکھی گئی ہے جن سے نماز صحیح ہو جائے۔

○ قرآن کو صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لیے نصاب میں نورانی قاعدہ شامل کیا گیا ہے۔

○ حدیث کے عنوان کے تحت اہم اہم دعائیں مکمل روایت و فضیلت کے ساتھ اور سنتیں دی گئی ہیں اور دین کے مشہور پانچ شعبوں : ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر ۴۰ احادیث یاد کرائی گئی ہیں۔

○ عقائد میں اسلامی کلمے، توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، یوم آخرت، اچھی اور بری تقدیر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم جیسی بنیادی چیزوں کا تذکرہ ہے۔

○ مسائل کے ضمن میں وضو، غسل، نماز کے فرائض، واجبات اور مکمل نماز، استنجنے، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل سکھائے گئے ہیں۔

○ اسلامی تربیت کے عنوان کے تحت حضور ﷺ کی مکی و مدنی اور اخلاقی زندگی دی گئی ہیں اور دین کے پانچ شعبوں سے متعلق مختلف عنوانین پر اسباق دیے گئے ہیں۔

○ عربی زبان اور اردو زبان سے واقفیت کے لیے دونوں زبانوں کا مختصر نصاب شامل کیا گیا ہے۔

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا، لہذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

○ اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

○ اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانے کی کوشش کریں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ معلمہ طالبات کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر طالبات پڑھیں ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر پڑھائے ”رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“ پھر طالبات پڑھیں ”رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“ اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتی رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ بآسانی یہ چیزیں طالبات کو یاد ہو جائیں گی۔

○ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے اور لُحْن جلی سے بچنے کے لیے حروف کے مخارج کا صحیح ہونا ضروری ہے، لہذا مخارج کی طرف خاص طور سے توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے کہ کم از کم پانچ مہینوں کے اندر اندر حروف کے مخارج صحیح ہو جائیں۔ سبق روزانہ پڑھاتی رہیں اور ساتھ ساتھ حروف کی ادائیگی درست کراتی رہیں۔

○ ہر مہینے میں ۲۰ دن سبق پڑھانے کے، ۵/۴ دن دور اور آموختہ کے اور ۵/۴ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۵/۴ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتی رہیں۔

○ ہر سبق کے لیے مہینے متعین کیے گئے ہیں، اس کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور طالبات سے اپنے اپنے سرپرست سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

○ ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے۔

○ دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتی رہیں۔

○ کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تاکہ طالبات کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

○ کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طالبات کی ماہانہ حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طالبات کو اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

نوٹ: تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بڑی عمر والیاں صرف ناظرہ قرآن میں زیادہ وقت دینا چاہتی ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ قرآن کے تحت جو دو مضامین (نورانی قاعدہ اور حفظ سورۃ) ہیں ان کے ساتھ روزانہ ناظرہ قرآن بھی پڑھا دیا جائے، جس میں اس بات کا لحاظ کریں کہ لحن جلی نہ ہو۔

سال اول کے نصاب کا خاکہ

قرآن	نورانی قاعدہ حفظ سورہ	مکمل نورانی قاعدہ تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، سورہ فیل، سورہ قریش، سورہ ماعون، سورہ کوثر، سورہ کافرون، سورہ نصر، سورہ اہلب، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس۔
حدیث	حدیث	کھانے سے پہلے کی دعا، شروع میں دعا پڑھنا بھول جانے تو یہ دعا پڑھے، کھانے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دعوت کھانے کے بعد کی دعا، پانی پینے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دودھ پینے کے بعد کی دعا، سونے سے پہلے کی اور سو کر اٹھنے کی دعائیں اور سنتیں، بیت الخلا جانے سے پہلے اور بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، وضو سے پہلے، درمیان اور بعد کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، کپڑا پہننے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، شیطان سے حفاظت کی دعا اور خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات۔
	حفظ حدیث	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔
عقائد و مسائل	مسائل	پانچوں کلمے، ایمان مجمل و مفصل، توحید، فرشتوں، آسمانی کتابوں، نبی اور رسول، آخرت، تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا پر اسباق۔ وضو کے فرائض، وضو کا مسنون طریقہ، نواقض وضو، غسل کے فرائض، غسل کا مسنون طریقہ، وجوہات غسل، نماز کی ترکیب، کلمات نماز، نماز کا مسنون طریقہ، پانچ نمازیں، نماز کے شرائط، نماز کے ارکان، نماز کے واجبات، سجدہ سہو کا بیان، نماز کے مقصدات، اوقات نماز، وتر کی نماز، بیمار کی نماز، گھر میں موت ہو جانے کا بیان، نہلانے کے مسائل، کفنانے کے مسائل، قضا نماز، تراویح کی نماز، روزے کے مسائل، روزے کے مقصدات، وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ لباس کے احکام حیض کے مسائل، نفاس کے مسائل، پردے کے مسائل۔
	سیرت آسان دین	ہمارے نبی ﷺ کی مکی زندگی پر مختصر اسباق۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ ترہیبی اسباق۔
زبان	عربی	اعداد، عشرات، مہینے، ہفتے کے دن۔
	اردو	باتریتب حروف، بے ترتیب حروف، زبر، زیر، پیش، حروف کو ملانے کے طریقے، واو، ماقبل مفتوح اور معروف و مجهول، یا جس کے پہلے زبر اور معروف و مجهول، دو حروف کے الفاظ اور جملے، سہ حرفی الفاظ اور جملے، ہائے مخلوط، دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے۔

سال دوم کے نصاب کا خاکہ

قرآن	ناظرہ قرآن حفظ سورۃ	تیسواں اور اسیسواں پارہ اور سورۃ بقرہ سے سورۃ ناس تک۔ سورۃ زلزال، سورۃ عادیات، سورۃ قارعہ، سورۃ تکوین، سورۃ عصر، سورۃ ہمزہ اور آیۃ الکرسی۔
------	------------------------	---

حدیث	دعا وسنت	تلاوت کے آداب، جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے، گھر سے نکلنے کی دعا، گھر سے نکلنے کی سنتیں، گھر میں داخل ہونے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، آمینہ دیکھنے کی دعا، سواری پر سوار ہونے کی دعا، سفر کی سنتیں، کسی کو رخصت کرنے کی دعا، ہر چیز کے شر سے حفاظت کی دعا، آب زمزم پینے کی دعا، دعا مانگنے کے آداب، خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات، استخارہ کی دعا۔
حفظ حدیث	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔	

عقائد	عقائد	حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم۔
مسائل	مسائل	نجاست کے مسائل، یتیم کے مسائل، مسافر کی نماز، زکوٰۃ کے مسائل، صدقہ فطر کے مسائل، قربانی کے مسائل، قربانی کے جانور، عقیقہ کے مسائل، ختنہ کا حکم، حج کے مسائل، نکاح کے مسائل، مہر، ولی کے مسائل، طلاق کے مسائل، عدت کے مسائل، ماں باپ کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مسلمانوں کے حقوق، انسانوں کے حقوق۔

اسلامی تربیت	سیرت	ہمارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی پر مختصر اسباق اور آپ ﷺ کی زندگی کے اخلاقی پہلو۔
آسان دین	آسان دین	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ تربیتی اسباق۔

زبان	عربی	کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت۔
	اردو	چار حرفی الفاظ، پانچ حرفی الفاظ، چھ حرفی الفاظ، سات حرفی الفاظ، آٹھ حرفی الفاظ، دنوں کے نام، مسجد نبوی۔

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۶	حروف مستعلیہ		۱- قرآن
۴۶	الف کا قاعدہ	۱۴	نورانی قاعدہ تعریف، ترتیبی بات
۴۷	را کے قاعدے	۱۵	نورانی قاعدہ - ہدایت برائے معلّمہ
۴۸	کچھ حروف لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے	۱۶	مخارج حروف
۵۱	لفظ اللہ کے قاعدے	۱۸	نقطے
۵۲	مد کا بیان	۱۸	مفردات (حروف تہجی)
۵۲	نون ساکن اور تنوین کا انقلاب	۱۹	مرکب (ملے ہوئے) حروف کی شکلیں
۵۳	نون قطنی کا بیان	۲۲	حرکت کا بیان
۵۳	نون ساکن اور تنوین کا ادغام، ادغام بلا غنہ	۲۷	سکون (جزم) کا بیان
۵۴	ادغام بالغنہ	۲۹	ہمزہ ساکنہ کا بیان
۵۵	میم ساکن کے قاعدے	۳۰	حروف مدہ کا بیان
۵۷	وقف کرنے کے قاعدے	۳۳	کھڑا زبر، کھڑا زیر اور الٹا پیش
۵۸	حروف مقطعات	۳۶	حروف لین کا بیان
۵۹	قرآن مجید میں ٹھہرنے اور نہ.....	۳۹	تنوین کا بیان
۶۰	حفظ سورۃ تعریف، ترتیبی بات	۴۱	نون ساکن کا بیان
۶۰	حفظ سورۃ - ہدایت برائے معلّمہ	۴۲	نون ساکن اور تنوین کا اظہار
۶۱	تعوذ	۴۲	نون ساکن اور تنوین کا اخفا
۶۱	تسمیہ	۴۳	قلقلہ کا بیان
۶۱	سورۃ فاتحہ	۴۴	تشدید کا بیان
۶۱	سورۃ فیل	۴۶	غنۃ کا بیان
۶۲	سورۃ قریش	۴۶	پر اور باریک حرفوں کا بیان

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۲	سوکر اٹھنے کی دُعا	۶۲	سورۃ ماعون
۷۲	سوکر اٹھنے کی سنتیں	۶۳	سورۃ کوثر
۷۲	بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا	۶۳	سورۃ کافرون
۷۳	بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا	۶۴	سورۃ نصر
۷۳	بیت الخلا کی سنتیں	۶۴	سورۃ لہب
۷۴	وضو سے پہلے کی دُعا	۶۴	سورۃ اخلاص
۷۴	وضو کے درمیان کی دُعا	۶۵	سورۃ فلق
۷۵	وضو کے بعد کی دُعا	۶۵	سورۃ ناس
۷۶	کپڑا پہننے کی دُعا		۲- حدیث
۷۶	اذان کے بعد کی دُعا	۶۶	دُعا وسنت تعریف، ترتیبی بات
۷۷	شیطان سے حفاظت کی دُعا	۶۶	دُعا وسنت - ہدایت برائے معلم
۷۷	خاص خاص موقعوں پر کہہ جانے والے مسنون کلمات	۶۷	کھانے سے پہلے کی دُعا
۷۹	حفظ حدیث تعریف، ترتیبی بات	۶۷	شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے.....
۸۰	حفظ حدیث - ہدایت برائے معلم	۶۷	کھانے کے بعد کی دُعا
۸۱	حدیث نمبر ① ایمانیات پر	۶۸	کھانے کی سنتیں
۸۱	حدیث نمبر ② عبادات پر	۶۹	دعوت کھانے کے بعد کی دُعا
۸۱	حدیث نمبر ③ معاملات پر	۶۹	پانی پینے کے بعد کی دُعا
۸۱	حدیث نمبر ④ معاشرت پر	۶۹	پانی پینے کی سنتیں
۸۲	حدیث نمبر ⑤ اخلاقیات پر	۷۰	دودھ پینے کے بعد کی دُعا
۸۲	حدیث نمبر ⑥ ایمانیات پر	۷۰	سونے سے پہلے کی دُعا
۸۲	حدیث نمبر ⑦ عبادات پر	۷۱	سونے کی سنتیں

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
۹۰	ایمان مجمل
۹۰	ایمان مفصل
۹۰	توحید
۹۱	فرشتے
۹۴	آسمانی کتابیں
۹۶	نبی اور رسول
۹۸	آخرت
۹۹	تقدیر
۱۰۱	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا
۱۰۳	مسائل تعریف، ترغیبی بات
۱۰۴	مسائل - ہدایت برائے معلّمہ
۱۰۵	وضو کے فرائض
۱۰۵	وضو کا مسنون طریقہ
۱۰۶	نواقض وضو
۱۰۷	وضو کے متفرق مسائل
۱۰۸	غسل کے فرائض
۱۰۹	غسل کا مسنون طریقہ
۱۰۹	غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے
۱۱۰	نماز کی ترکیب
۱۱۲	کلمات نماز
۱۱۳	شنا

صفحہ نمبر	مضامین
۸۲	حدیث نمبر (۸) معاملات پر
۸۳	حدیث نمبر (۹) معاشرت پر
۸۳	حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر
۸۳	حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر
۸۳	حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر
۸۴	حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر
۸۴	حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر
۸۴	حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر
۸۴	حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر
۸۵	حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر
۸۵	حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر
۸۵	حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر
۸۵	حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر
	۳ - عقائد و مسائل
۸۶	عقائد تعریف، ترغیبی بات
۸۷	عقائد - ہدایت برائے معلّمہ
۸۸	کلمہ طیبہ
۸۸	کلمہ شہادت
۸۸	کلمہ تہجد
۸۹	کلمہ توحید
۸۹	کلمہ استغفار

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۴۶	روزے کے مستحبات	۱۱۴	تشہد (التحیات)
۱۴۷	روزے کے مفسدات	۱۱۴	درود شریف
۱۴۹	وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۱۱۵	دعائے ماثورہ
۱۵۰	گنہگار کب واجب ہوتا ہے؟	۱۱۵	نماز کے بعد کی دعائیں
۱۵۱	کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی.....	۱۱۶	نماز کا مسنون طریقہ
۱۵۳	لباس کے احکام	۱۲۰	پانچ نمازیں
۱۵۴	حیض کے مسائل	۱۲۱	نماز کے شرائط
۱۵۶	حالت حیض کے احکام	۱۲۱	نماز کے ارکان
۱۵۸	نفاس کے مسائل	۱۲۲	نماز کے واجبات
۱۵۹	پردے کے مسائل	۱۲۳	سجدہ سہو کے مسائل
۱۶۱	عورت کے محرم رشتے دار	۱۲۶	نماز کے مفسدات
۱۶۲	محرم و غیر محرم رشتہ دار کی پہچان نقشہ میں	۱۲۷	اوقات نماز
۱۶۳	گھر سے باہر نکلنے کی شرطیں	۱۲۹	وتر کی نماز
	۴ - اسلامی تربیت	۱۳۰	بیمار کی نماز
۱۶۴	سیرت تعریف، ترغیبی بات	۱۳۲	گھر میں موت ہو جانے کا بیان
۱۶۴	سیرت - ہدایت برائے معلّمہ	۱۳۴	میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ
۱۶۵	ہمارے نبی ﷺ سے پہلے	۱۳۶	میت کو کفن دینے کا بیان
۱۶۵	ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش	۱۳۷	کفن پہنانے کا مسنون طریقہ
۱۶۶	ہمارے نبی ﷺ کا نسب شریف	۱۳۸	قضا نماز
۱۶۷	ہمارے نبی ﷺ کا خاندان	۱۴۰	تراویح کی اہمیت
۱۶۸	ہمارے نبی ﷺ کا بچپن	۱۴۴	روزے کے مسائل

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۸	بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنا	۱۶۹	ہمارے نبی ﷺ کی پرورش
۱۸۹	انصاف اور رواداری	۱۷۰	ہمارے نبی ﷺ کی جوانی
۱۹۰	والدین کا ادب و احترام	۱۷۰	ہمارے نبی ﷺ کی تجارت
۱۹۲	کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ	۱۷۱	شام کا سفر
۱۹۳	اسلام کی تعلیم	۱۷۱	ہمارے نبی ﷺ کا نکاح
۱۹۵	نماز کی تاکید	۱۷۲	امن کی کوشش اور حجر اسود کا فیصلہ
۱۹۶	احسان کا شکریہ ادا کرنا	۱۷۲	آپ نبی ہوتے ہیں
۱۹۷	پردے کا اہتمام کرنا	۱۷۴	اللہ کا پیغام
۱۹۹	جھوٹ کا وبال	۱۷۴	پہلے ایمان لانے والے
۲۰۰	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال	۱۷۵	پہاڑی کا وعظ
۲۰۲	اسلامی تہوار	۱۷۶	اللہ کا دین پھیلتا رہا
۲۰۳	حلال کمائی کے فوائد و برکات	۱۷۷	حبشہ کی ہجرت
۲۰۵	گفتگو کے آداب	۱۷۷	حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر
۲۰۶	راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	۱۷۹	مسلمانوں کا بایکاٹ
۲۰۷	دین اسلام	۱۷۹	غم کا سال
۲۰۹	سنت پر عمل کرنا	۱۸۰	طائف کا سفر
۲۱۱	سامان کا عیب نہ چھپانا	۱۸۰	معراج
۲۱۲	عورتیں کیسا زیور پہنیں	۱۸۱	مدینہ منورہ کی ہجرت
۲۱۳	صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا	۱۸۳	آسان دین
۲۱۵	کائنات میں غور و فکر کرنا	۱۸۵	آسان دین - ہدایت برائے معلّمہ
۲۱۶	مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا	۱۸۶	سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۴۶	ہائے مخلوط	۲۱۷	عاریت کا واپس کرنا
۲۴۸	سہ حرفی الفاظ کے جملے	۲۱۸	بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا
۲۵۰	دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے	۲۲۰	گالی گلوچ سے بچنا
۲۵۲	نماز چارٹ		۵- زبان
۲۵۷	ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ	۲۲۲	عربی تعریف، تشریحی بات
		۲۲۲	عربی - ہدایت برائے معلم
		۲۲۳	گنتی
		۲۲۴	دہائیاں
		۲۲۵	مہینے
		۲۲۵	ہفتے کے دن
		۲۲۶	اُردو تعریف، تشریحی بات
		۲۲۷	اُردو - ہدایت برائے معلم
		۲۲۸	باتر تیب حروف
		۲۲۸	بے ترتیب حروف
		۲۲۹	زبر، زیر اور پیش
		۲۳۱	حروف کو ملانے کے طریقے
		۲۳۸	”و“، ”ماقبل مفتوح اور“و“، ”معروف و مجہول
		۲۳۸	”ی“، ”جس کے پہلے زبر اور“ی“.....
		۲۳۹	دو حروف کے الفاظ
		۲۴۲	دو حرفی الفاظ کے جملے
		۲۴۴	سہ حرفی الفاظ

تعریف

قاعدہ : جس کتاب میں قرآن پڑھنے کے طریقے بتائے جائیں اس کو ’قاعدہ‘ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔
[بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر و ثواب دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔
[ترمذی: ۲۹۱۰، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، جس کو قیامت تک تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا گیا ہے اور اسے دونوں جہاں کی زندگی کی کامیابی کا معیار بنایا گیا ہے، لہذا اس کو سیکھنا، اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بڑی عبادت ہے اور بڑے اجر و ثواب اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ قرآن کریم پڑھنا سیکھے اور اس کو صحیح پڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

ہدایت برائے معلم

- قاعدہ طالبات کو اجتماعی طور پر پڑھایا جائے۔
- سبق پڑھانے کے بعد طالبات سے سبق سن لیا جائے۔
- طالبات کو حروف کی ادائیگی سمجھانے کے لیے ”مخارج حروف“ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
- ہر تختی کے تحت آنے والے قواعد طالبات کو اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرا دیے جائیں اور مشق اس طرح کرائی جائے کہ گذشتہ اسباق کا اجراء بھی ہو جائے۔
- اسباق میں حرکات اور حروف کو سرخ رنگ میں نمایاں کیا گیا ہے تاکہ طالبات آسانی کے ساتھ ان کی شناخت کر لیں اور سمجھ لیں۔
- اگر طالبات شروع ہی سے ناظرہ قرآن پڑھنا چاہیں تو ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ نورانی قاعدہ اور حفظ سورہ کے ساتھ روزانہ ناظرہ بھی پڑھادیں اور ان کو غلطیاں بتاتے ہوئے اتنا حصہ صحیح طریقے سے پڑھ کر بتائیں اور صحیح قرآن پڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔

مخارج حروف

کسی بھی حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف کو ساکن کر کے اس کے شروع میں ہمزہ لگا دو، جہاں آواز رک جائے وہ اس حرف کا مخرج ہے جیسے: اُئْب، اُئْط، اُئْث۔

اُمّہ و مّہ ی مّہ : منہ کے اندر کے خالی حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: بَا، بُؤ، بِي۔

ع ۵ : حلق کے سینے کی طرف والے حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: اُغَا، اُکَا۔

ع ۶ : حلق کے درمیانی حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: اُغُ، اُحُ۔

غ ۷ : حلق کے منہ کی جانب والے حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: اُغُ، اُخُ۔

ق : زبان کی جڑ کی ابتدا اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے، جیسے: اُقُ، اُقُ۔

ک : زبان کی جڑ کی انتہا اور اس کے مقابل اوپر کے تالو، ”ق“ کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر نرمی سے ادا ہوتا ہے، جیسے: اُکُ، اُکُ۔

ج ۸ ش ی غیر مّہ : زبان کے بیچ اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: اُجُ، اُشُ، اُمّی۔

ض : زبان کی کروٹ اور اوپر کے ڈاڑھوں کی جڑ سے ادا ہوتا ہے، جیسے: اُضُ، اُضُ۔

ل : زبان کا کنارہ اور اوپر کے سامنے والے آٹھ دانتوں کے مسوڑھوں سے ادا ہوتا ہے، جیسے: اُلُ، اُلُ۔

ن : زبان کا کنارہ اور اوپر کے سامنے کے ایک نوکیلے دانت سے لے کر دوسرے نوکیلے دانت کے مسوڑھوں سے ادا ہوتا ہے، جیسے: اُنُ، اُنُ۔

ر : زبان کے کنارے اور پشت اور اوپر کے سامنے کے چار دانتوں کے
مسوڑھوں سے ادا ہوتی ہے، جیسے: رُز۔

ت د ط : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے ادا
ہوتے ہیں۔ جیسے: رُت، رُذ، رُط۔

ث ذ ظ : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کے کنارے سے ادا
ہوتے ہیں، جیسے: رُث، رُذ، رُظ۔

ز س ص : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر نیچے والے چار دانتوں کے کنارے
سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُز، رُس، رُص۔

ف : نیچے کے ہونٹ کے گیلے حصے اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کے
کنارے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُف۔

ب : دونوں ہونٹوں کے گیلے حصے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُب۔

م : دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُم۔

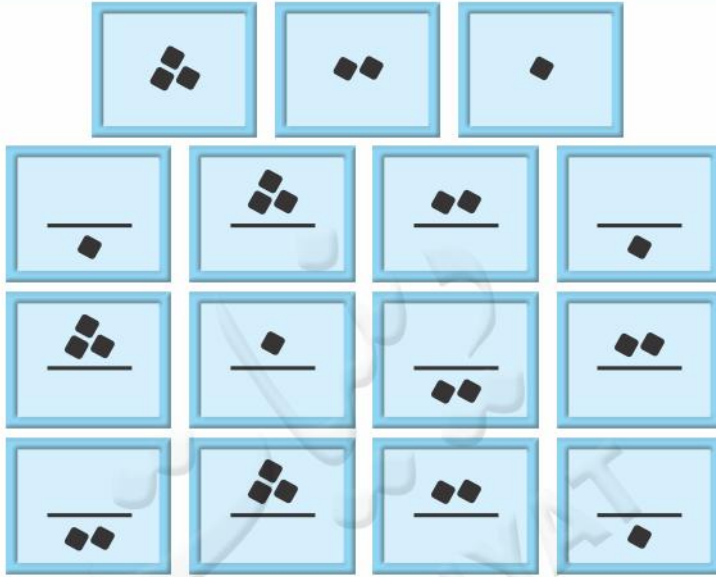
و غیر مدہ : دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُو۔

نوٹ: ○ ان حروف کو ہمیشہ پُر پڑھیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔

○ ان حروف کی ادائیگی میں دھیان رکھنے کی سخت ضرورت ہے، تاکہ ان حروف کی آواز کا فرق
معلوم ہو جائے۔ ع، ث، س، ص، ط، ذ، ظ، د، ض، ظ، ق، ک، ح، ہ۔

نقطے

نورانی قاعدہ



پہلے مہینے میں پڑھائیں

مفردات (حروف تہجی)

تختی نمبر

ج	ث	ت	ب	ا
ر	ذ	د	خ	ح
ض	ص	ش	س	ز

ف

غ

ع

ظ

ط

ن

م

ل

ک

ق

ی

ء

ہ

و

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱

تحتی نمبر سبق ۱ مرکب (ملے ہوئے) حروف کی شکلیں

ت ت ت

ب ب ب

ا ا ا

ح ح ح

ج ج ج

ث ث ث

ذ ذ ذ

د د د

خ خ خ

س س س

ز ز ز

ر ر ر

ض ض ض

ص ص ص

ش ش ش

ع ع ع

ظ ظ ظ

ط ط ط

غ	غ	غ	ق	ق	ق
ك	ك	ك	ل	ل	ل
ن	ن	ن	و	و	و
ه	ه	ه	ی	ی	ی
ع	ع	ع	ی	ی	ی

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

مرکب حروف کی مشق

سبق ۲

اب	با	ام	ما	ال	لا	اك	كا
بب	بج	بتر	تت	ثث	لث	بق	تف
جب	جل	حجب	حل	لح	مخ	حی	خف
دب	بد	بدن	ذر	بذل	لذ	رس	سر

سج	سل	مسد	شر	شط	طش
صب	بص	بصل	ضاً	کض	نضر

س	ش
ص	ض

طب	بط	بطل	حط	ظر	لظ	ظک	کظ
----	----	-----	----	----	----	----	----

ط	ظ
---	---

عش	شع	عد	فعل	غل	لغ	غم	مع
----	----	----	-----	----	----	----	----

ع	ش
د	ف

فت	فر	صف	قفس	قد	قط	حق	حقاً
----	----	----	-----	----	----	----	------

ف	ظ	ف
ق	ط	ق

کج	جک	لن	بلد	خل	لکم	کل
----	----	----	-----	----	-----	----

ک	ک	ک
ل	ل	ل

مل	بم	عم	بمن	نف	منه	کن	عن
----	----	----	-----	----	-----	----	----

م	م	م
ن	ن	ن

سو	وس	ذو	شو	هل	بهم	له	هب
----	----	----	----	----	-----	----	----

و	و
ه	ه

رم	فعه	ید	فیه	یو	مأ	یو	مرئ
----	-----	----	-----	----	----	----	-----

ر	و
ی	ی

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

نورانی قاعدہ

سبق ۳ مرکب حروف کے شروع، درمیان اور آخر میں ہونے کی مشق

حقا	بحر	تبع	ختم	ثر
کثر	جبل	حجج	سخر	عدل
سمع	مسک	شیم	بشر	صبر
بصر	فعل	فہم	قفس	بکر
لحق	ملک	نمو	عنب	هضم
	فیہ	یلد	لیس	

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

حرکت کا بیان

تختی نمبر

① زیر ے، زیر ِ اور پیش ۹ کو ”حرکت“ کہتے ہیں۔

② جس حرف پر زبر، زیر یا پیش ہو اس کو ”متحرک“ کہتے ہیں۔

③ متحرک حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھنچیں جیسے : بَس کی با۔

④ الف ہمیشہ (حرکت اور جزم سے) خالی ہوتا ہے اور ہمزہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔

زبر ۱

سبق ۱

”زبر“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ
دَ	ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ
ضَ	طَ	ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ
کَ	لَ	مَ	نَ	وَ	ہَ	ءَ
یَ						

دو حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

فَع	ضَع	لَکَ	کَا	بَر	فَر
نَف	حَج	اَر	وَل	دَر	جَد

فَع : فاز برقی، عین زبر ع = فَع -

تین حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

دَرَسَ	وَدَعَ	عَبَدَ	کَسَبَ	دَخَلَ	بَلَغَ
--------	--------	--------	--------	--------	--------



۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

ض قَمَر غ
دَخَلَ دَرَس
فَطَرَ سَمَكَ

نورانی قاعدہ

وَجَدَ	بَصَرَ	سَجَدَ	مَجَدَ	لَحَدَ	سَمَكَ
أَخَذَ	مَثَلَ	فَطَرَ	عَدَدَ	قَمَرَ	أَحَدَ

دَرَس: دال زبر دے، راز بر دے، دَر، سین زبر س = دَرَس۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

زیر

سبق ۲

”زیر“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔ معروف پڑھیں، مجہول سے بچیں۔
(زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے)

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ء

ی

دو حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

اِب	بِلِ	بِه	لِی	فِی	اِر	بِر
-----	------	-----	-----	-----	-----	-----

عِثَّ رَتْ عِثَّ كُوْ جَزِ

اِب: ہمزه زیر، با زیر پ، اِب = اِب۔

تین حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

اِبِلْ	رَدِفْ	حَمِدَ	شَهَدَ	بَخِلْ
سَخِرْ	رَحِمَ	لَعِبَ	شَرِبَ	عَمِلَ
بَرِقَ	خَطَفَ	جَزَعَ	سَقَمَ	غَشِيَ

اِبِل: ہمزه زیر، با زیر پ، اِب، لام زیر ل = اِبِل۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳

پیش و

”پیش“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔ معروف پڑھیں، مجہول سے بچیں۔
(پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹ گول ہوتے ہیں)

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ
دُ	ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ
ضُ	طُ	ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ

كُ	لُ	مُ	نُ	وُ	هُ	ءُ
			یُ			

دو حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

لُتْ	كُفْ	حُفْ	تُبْ	كُتْ	خُلْ	حَرْ
عَزْ	كُلْ	لَهْ	لُقْ	هَدْ		

لُتْ : لام پیش لُ، تپیش تُ = لُتْ۔

تین حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

رُسُلْ	سُدُسْ	صُحُفْ	گَرَمْ	قَلَمْ
بَلَدْ	قَدِرْ	نُصِرْ	قَتِلْ	نَضَعْ
حَرَمْ	حَجَرْ	شَجَرْ	بَعْدْ	قَرَبْ

رُسُلْ : راپیش رُ، سین پیش سُ، لام پیش لُ = رُسُلْ۔

سبق ۴ حرکت کی عمومی مشق

سبق ۴

كَمَثَلِ	وَجَعَلَ	وَبَسَرَ	فَبَصَّرَ	فَسَجَدَ
وَرَجُلٍ	فَفَزِعَ	خَلَقَكَ	وَوَقَعَ	وَجُمِعَ
رَزَقَكَ	ذَرَاكَ	وَيَرِثُ	فَقَتِلَ	وَجَدَكَ
فَبِهَتْ	أَعْظَكَ	رُسِلَكَ	وَقَعَتْ	شَجَرَةٌ

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۳ تیرے مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر سبق ۱ سکون (جزم) کا بیان

سکون کو ”جزم“ بھی کہتے ہیں، جس حرف پر جزم ہو اس کو ”ساکن“ کہتے ہیں۔ ساکن حرف کو اس سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھیں۔

سکون کی مثالیں زبر کے ساتھ

مثلاً: آب: ہمزہ باز بر = آب۔ بٹ: با تا زبر = بٹ۔

بَتْ	حَتْ	گَجْ	مَحْ	بَخْ
شَذْ	أَهْلْ	عَرَضْ	كَشَفْ	نَصْرْ
حَمْدْ	بَعْدْ	أَسْفَرْ	أَمَلْ	أَسْلَمْ

عَسْعَسْ

اَكْبَرُ

نَفَعَلُ

سکون کی مثالیں زیر کے ساتھ

مثلاً: زَبْ: نون با زیر = زَبْ۔ وَثْ: واو تا زیر = وَثْ۔

صِغُ

مِغُ

عِظُ

حِصُ

بِسْ

ذِكْرُ

طِفْلُ

مِلْحُ

مِلْكُ

صِفُ

تَبْلِكُ

اَنْزِلُ

اَكْرِمُ

كِبْرُ

زِلَتْ

مَسْجِدُ

يَغْفِرُ

اَحْسِنُ

سکون کی مثالیں پیش کے ساتھ

مثلاً: دُفْ: دال فاء پیش = دُفْ۔ هُمْ: ہا میم پیش = هُمْ۔

كُنْ

هَمْ

دُلْ

بُكْ

دُفْ

قُلْتُ

اُذُنْ

حُزُنْ

مُلْكُ

قُلْ

اُدْخُلْ

قُلْتُمْ

هُدْهُدْ

حُسْنُ

فُلْكَ

يُشْهَدُ

يُغْفَرُ

يُبْعَثُ

عَنْهُمْ حَزُنٌ
دُنْ هُذْ هُدْ
بُكَ يُشْهَدُ

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]



سکون کی مشق تینوں حرکتوں کے ساتھ

نَفَعَلْ	وَعَدَا	اِحْبَلْ	اِهْبِطْ	قُلْتُمُ
اَحْسِنُ	اَمِهْلُ	عَنْهُمْ	يَحْكُمُ	اِرْحَمْ
طَبْتُمُ	خَفْتُمُ	يُبْعَثُ	مُهْلِكُ	تُسَبِّحُ

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

ہمزہ ساکنہ کا بیان

سبق ۲

ہمزہ ساکنہ کو جھٹکے کے ساتھ پڑھیں گے۔

ہمزہ کبھی الف کی شکل میں، کبھی واو کی شکل میں اور کبھی یا کی شکل میں ہوتا ہے۔

بَاءُ	يَاءُ	يُوءُ	تُوءُ	بِئْ
شَانُ	نَاتِ	كَاسُ	ضَانُ	يَابُ
مُوءُ مِنْ	يُوءُ تِ	يُوءُ مِنْ	يُوءُ خَذُ	يُوءُ تِكُمْ
جِئْتُ	بِئْسَ	شِئْتُ	ذِئْبُ	بِئْرُ

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

حروفِ مدہ کا بیان

تختی نمبر

حروف مدہ تین ہیں: ۛ الف مدہ ۛ یا مدہ ۛ وا مدہ۔

حروف مدہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں۔

الف مدہ ۛ

سبق ۛ

الف سے پہلے زبر ہوتا ہے اور الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ جیسے: با الف زبر با۔

خَا	حَا	جَا	ثَا	تَا	بَا	عَا
صَا	شَا	سَا	زَا	رَا	ذَا	دَا
قَا	فَا	غَا	عَا	ظَا	طَا	ضَا
یَا	ہَا	وَا	نَا	مَا	لَا	کَا

مشق

لَهَا	كَذَا	تَابَ	خَافَ	زَادَ
دَعَانَا	شَارَبَ	جُنَّاحُ	حَاسَبَ	جَاهَدَ

كَانَتَا

فَقَالَا

ذَادَ : زَا الف زبر ذَا، وال زبر دَ = ذَادَ۔

یاساکن سے پہلے زیر ہو تو ”یادہ“ ہوتی ہے۔ جیسے : بایا زیر بنی۔

اِیْ	بِیْ	تِیْ	ثِیْ	جِیْ	حِیْ	خِیْ
دِیْ	ذِیْ	رِیْ	زِیْ	سِیْ	شِیْ	صِیْ
ضِیْ	طِیْ	ظِیْ	عِیْ	غِیْ	فِیْ	قِیْ
کِیْ	لِیْ	مِیْ	نِیْ	وِیْ	هِیْ	ئِیْ

یِیْ

مشق

دِیْنِیْ	فِیْہِ	اَرِنِیْ	فِیْکُمْ	اُجِیْبُ
یُوَارِیْ	مَفَاتِیْحُ	رَازِقِیْنَ	یُمِیْتُ	عَذَابِیْ

مَقَادِیْرُ

تَبَاتِیْلُ

دِیْنِیْ : دال یا زیر دِیْ ، نون یا زیر نِیْ = دِیْنِیْ۔

واو ساکن سے پہلے پیش ہو تو ”واو مدہ“ ہوتا ہے۔ جیسے : با واو پیش ہو۔

اُو	بُو	تُو	ثُو	جُو	حُو	خُو
دُو	ذُو	رُو	زُو	سُو	شُو	صُو
ضُو	طُو	ظُو	عُو	غُو	فُو	قُو
کُو	لُو	مُو	نُو	وُو	هُو	ءُو
یُو						

مشق

نُوْح	طُوْر	نُوْر	یُوْحٰی	یَقُوْم
تَکُوْن	هَارُوْن	قَارُوْن	دَاخِرُوْن	سَبَقُوْنَا
بَاسِطُوْن	رَاجِعُوْن			

نُوْح: نون واو پیش نُو، ح پیش ح = نُوْح۔

عمومی مشق

كَلَامَ	صَحَبَ	قَتَلَتْ	طَاغُوتَ	جَمَعَ
يَقُولُ	نَافَقَ	عُرِفَ	حَاوَلَ	رَشِيدُ
أُمِرْتُ	جَبَلُ	قَابِلُ	تَمُودُ	مُحِيطُ
	رِيحَ	يَكُونُ		

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

کھڑا زبر، کھڑا زیر اور الٹا پیش

کھڑا زبر ۱، کھڑا زیر ۲ اور الٹا پیش ۳ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں گے۔

کھڑا زبر ۱

سبق ۴

کھڑا زبر الف مدہ کے برابر ہوتا ہے۔ با کھڑا زبر ب = با الف زبر با۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص

ق	ف	غ	ع	ظ	ط	ض
ء	ه	و	ن	م	ل	ك

ی

مشق

سَمَوَاتِ	اَبَوُهْ	مَلِكِ	اَمَنْ	اَدَمَ
كِتَبِ	هَذَا	اَلْهِنَا	يُصْلِحْ	غُوَيْنِ

ذَلِكَ

رَسَلْتِ

اَدَمَ: ہمزه کھڑا زبر ا، دال زبر ک، اَدَ، میم زبر مَر = اَدَمَ۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۵

کھڑا زیر ۲

کھڑا زیر ۲ یا مدہ کے برابر ہوتا ہے۔ با کھڑا زیر پ = با یا زیر ی۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص

ق	ف	غ	ع	ظ	ط	ض
ء	ہ	و	ن	م	ل	ک

ی

مشق

نورہ	رسلہ	عبادہ	بہ	الف
وگٹہ	بگمتہ	بایتہ	ہذہ	وقیلہ

بیبینہ بتاویلہ

الف: ہمزہ کھڑا زیر، لام کھڑا زبر، ال، فا زیر ف = الف۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

اَلٹا پیش ۷

سبق ۶

اَلٹا پیش ۷ واو مدہ کے برابر ہوتا ہے۔ با اَلٹا پیش ب = با واو پیش بُو۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص

ض	ظ	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ء

ی

مشق

لَہٗ	دَاوَدَ	رَسُوْلُہٗ	اٰیَاتُہٗ	جُنُوْدُہٗ
تِلَاوَتُہٗ	وَرِثَہٗ	مَوَازِیْنُہٗ	جَعَلُہٗ	مَآوِرِیْ

قَرِیْنُہٗ غَاوَنَ

دَاوَدَ: دال الف زبر داء، واو الٹا پیش وء، دَاوَدَ، دال زبر د = دَاوَدَ۔

۵	پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	---------------------------	-------	-------------	--------------

حروفِ لین کا بیان

تختی نمبر

حروف لین دو ہیں ① واو لین ② یائے لین، جب کہ وہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے زبر ہو۔
حروف لین کو نرم آواز کے ساتھ جلدی پڑھیں، معروف پڑھیں، مجہول پڑھنے سے بچیں۔

واو ساکن سے پہلے زبر ہو تو ”واو لین“ ہوگا۔ جیسے: با و او زبر ہو۔

اُؤ	بُؤ	تُؤ	ثُؤ	جُؤ	حُؤ	خُؤ
دُؤ	ذُؤ	رُؤ	زُؤ	سُؤ	شُؤ	صُؤ
ضُؤ	طُؤ	ظُؤ	عُؤ	غُؤ	فُؤ	قُؤ
کُؤ	لُؤ	مُؤ	نُؤ	وُؤ	هُؤ	ءُؤ

یُؤ

مشق

اُؤف	حُؤل	صُؤم	سُؤف	مُؤت
فُؤز	کُؤثر	بُؤغوت	شُؤرُہ	دُؤعوت

بَلَوْنَا

بَنَوَهَا

اُؤف: ہمزه و او زبر اُؤ، فا زیر ف = اُؤف۔

یائے لین ے می

سبق ۲

یاساکن سے پہلے زبر ہو تو ”یائے لین“ ہوگی۔ جیسے: یا یا زبر کی۔

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ	جَیْ	حَیْ	خَیْ
دَیْ	ذَیْ	رَیْ	زَیْ	سَیْ	شَیْ	صَیْ
ضَیْ	طَیْ	ظَیْ	عَیْ	غَیْ	فَیْ	قَیْ
کَیْ	لَیْ	مَیْ	نَیْ	وَیْ	ہَیْ	ئَیْ
یَیْ						

مشق

اَیْنَ	صَیْفِ	اِلَیْکَ	غَیْرِیْ	عَلَیْہَا
اَوْحَیْتُ	اَبُوہِ	عَیْنَیْنِ	بَنَیْنَا	ہَیْہَاتَ
لَا رَیْبَ		سَلَمَیْنِ		

اَیْنَ : ہمزہ یا زبر آئی، نون زبر ن = اَیْنَ۔

حروفِ مدہ اور حروفِ لین کی مشق

بَیِّنَاتِ	رَازِقِیْنَ	بِأَیْدِیْ	عَیْنِیْنَ
مَوْعُودُ	یَسْتَوْفُونَ	مَكَانَ	رُءُوسِهِمْ
فِرْعَوْنَ	هَیْهَاتَ	عَلَيْهِمْ	یَرُونَهَا
سَیَعْلَمُونَ	کَیْدِیْ	کُفْرُونَ	یَسْمَعُونَ
۶ چھ مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین

تنوین کا بیان

تنوین کی نمبر

دو زبر، دو زیر، دو پیش اور دو پیش کو ”تنوین“ کہتے ہیں۔
تنوین کی آواز ناک میں جاتی ہے۔ جیسے : با دو زبر، با دو زیر، با دو پیش۔

دو زبر کی تنوین

سبق ۱

○ جس حرف پر دو زبر ہو اس حرف کے آگے الف لکھا جاتا ہے۔

عَا	بَا	تَا	ثَا	جَا	حَا	خَا
دَا	ذَا	رَا	زَا	سَا	شَا	صَا

۱- قرآن

[نورانی قاعدہ]

نورانی قاعدہ

ضَا	طَا	ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا
کَا	لَا	مَا	نَا	وَا	هَا	اَا
			یَا			

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

دو زیر کی تنوین

سبق ۲

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ
دَ	ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ
ضَ	طَ	ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ
کَ	لَ	مَ	نَ	وَ	هَ	اَ
			یَ			

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

دو پیش کی تنوین

سبق ۳

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ
----	----	----	----	----	----	----

ص	ش	س	ز	ر	ذ	د
ق	ن	غ	ع	ظ	ط	ض
ف	ہ	و	ن	م	ل	ک
ی						

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

نون ساکن کا بیان

تختی نمبر

جس نون پر سکون (جزم) ہو اس کو ”نون ساکن“ کہتے ہیں۔
نون ساکن اور تنوین کی آواز برابر ہوتی ہے۔ جیسے : بادوز بر بآ = بآنون زبر بن۔

تَا	تَن	تِ	تِن
ثَا	ثَن	ثِ	ثِن
جَا	جَن	جِ	جِن
دَا	دَن	دِ	دِن

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اظہار

تختی نمبر ۹

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی کے چھ حروف ”ع، ہ، ح، غ، خ“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

جُرْفٍ هَارٍ

طَيِّرًا اَبَابِيْلَ

عَلَيْمٌ خَبِيرٌ

عَذَابٌ غَلِيْظٌ

نَارٌ حَامِيَةٌ

فَمَنْ عَفَى

مِنْ هَادٍ

مِنْ اَخِيهِ

لِمَنْ خَشِيَ

مِنْ غَيْرِهِ

وَمَنْ حَوْلَهُ

طَيِّرًا اَبَابِيْلَ : طایا ز برحی، را دوز بردا، طَیِّرًا، ہمزہ ز برآ، طَیِّرًا، بال الف ز بر بآ، طَیِّرًا اَبَا،
بایا زیری، طَیِّرًا اَبَا یَی، لام ز بر ل = طَیِّرًا اَبَابِيْلَ۔

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اخفا

تختی نمبر ۱۰

نون ساکن یا تنوین کے بعد اخفا کے پندرہ حروف ”ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ل“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کی آواز کوناک میں ایک الف کے برابر چھپا کر پڑھیں گے۔

فَاَنْجَيْنَهُمْ

مَنْ ثَقَلَتْ

اَنْتَ مُنْذِرٌ

أَنْزَلْنَا

وَأَنْذَرُهمْ

مَنْ دَخَلَهُ

تُنْصَرُونَ

مِنْ شَيْءٍ

عَنْ سَبِيلِهِ

يَنْظُرُونَ

مِنْ طِينٍ

عَنْ ضَيْفٍ

كِرَامًا كَاتِبِينَ

لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ

خَالِدًا فِيهَا

اَنْتَ مُنْذِرٌ : ہمزہ نون زبر آن، تاز برت، اَنْتَ، میمون نون پیش مُنْ، اَنْتَ مُنْ، ذال زیرِ ذِ،
اَنْتَ مُنْذِرٌ، را پیش رُ = اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

ساوتیں مینے میں پڑھائیں

قلقلہ کا بیان

تختی نمبر

حروفِ قلقلہ پانچ ہیں ”ق، ط، ب، ج، د“ جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدِّ ہے۔ جب ان پر جزم ہو تو پڑھتے
وقت ان کی آواز لوٹے گی۔ اس کو قلقلہ کہتے ہیں۔

جُبْ

جِبْ

جَبْ

أُبْ

إِبْ

أَبْ

سُدْ

سِذْ

سَذْ

بُجْ

بِجْ

بَجْ

جُ

جِ

جَ

قُ

قِ

قَ

يُطْعِمْنِي

قَدْ حَا

يَجْعَلُ

اَحَبِّتْ

مُحِيطُ

لَقَدْ

بُرُوجُ

مُجِيبُ

خَلَقُ

يَقْطَعُ

وخط والدین

وخط معلمہ

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

تشدید ۳

تشدید کا بیان

سبق ۱

تختی نمبر ۱۲

① ایک سکون اور ایک حرکت مل کر تشدید بنتی ہے۔

② تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے۔

③ جس حرف پر تشدید ہو اس کو مشدّد دہتے ہیں۔

④ مشدّد حرف کو دوبار پڑھا جاتا ہے۔ جیسے : ہمزہ باز بر آ، باز بر ب = آَب۔

أَبَّ

إَبَّ

آَبَّ

أَبَّ

إَبَّ

آَبَّ

أُتَّ

إُتَّ

آُتَّ

أُتَّ

إُتَّ

آُتَّ

اَجَّ	اَجَّ	اَجَّ	اُجَّ	اَجَّ	اَجَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّا	اَبَّا	اَبَّا
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ
اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ	اَبَّ

مشق

قَدَّرَ	رَبَّكَ	كَذَّبَ	عَلَّمَ
رَبَّكَ	يُسَبِّحُ	زُيِّنَ	حَبَّبَ
قُوَّةُ	أَوَّلُ	لَدَيَّ	سَيِّئَتْ
يَتَوَلَّ	مُدَّتْ	فَاصَّدَقَ	كُوِّرَتْ

سبق ۲ غنۃ کا بیان

ناک میں آواز لے جانے کو ”غنۃ“ کہتے ہیں۔ نون اور میم پر تشدید ہو تو ایک الف کی مقدار غنۃ ہوگا۔

اَنَّ	سِنَّ	مَنْ	هَنَّ	يَظُنُّ	جَهَنَّمَ
ثُمَّ	أُمِّ	عَمَّ	هَلُمَّ	مَمَّ	وَتَبَّتْ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر ۳ پُر اور باریک حروف کا بیان سبق ۱ حروف مستعلیہ

حروف مستعلیہ سات ہیں، جو ہمیشہ پُر پڑھے جائیں گے، جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغُطٍ قِطْ ہے۔
ان کے علاوہ حروف مستقلہ بائیس ہیں جو باریک پُر پڑھے جائیں گے۔
مگر الف، اللہ کا لام اور را کبھی پُر اور کبھی باریک پُر پڑھے جاتے ہیں۔

خَلَقَ	يَحْضُ	يَقْطَعُ	يَضْرِبُ	ظَلَّ
مَغْرِبُ	يَخْطَفُ			

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲ الف کا قاعدہ

الف سے پہلے پُر حرف ہو تو الف بھی پُر ہوگا۔ جیسے: قَالَ، طَالَ۔
اور اگر الف سے پہلے باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہوگا۔ جیسے: زَالَ، مَالَ۔

ضَانَ

غَابَ

قَالَ

طَالَ

پُر

نَارَ

نَاسِ

زَالَ

مَالَ

باریک

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

راکے قاعدے (پُر کا بیان)

سبق ۳

① جس را پر ز بر یا پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔ ② راسا کن سے پہلے ز بر یا پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔

③ جس را پر دوز بر یا دوش پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔ ④ رامشد پر ز بر یا پیش ہو تو وہ رامشد پر ہوگی۔

⑤ راسا کن سے پہلے کوئی حرف سا کن ہو اور اس سے پہلے ز بر یا پیش ہو تو وہ راسا کن پر ہوگی۔

قُرْآنُ

أَرْسَلْنَا

رُبَّمَا

رَزَقْنَا

خَبِيرُ

خَبِيرًا

بُرِّ

بِرِّ

يَرْجِعُ

خُسْرُ

عَشْرُ

بَرْقُ

أَرْسَلْنَا: ہمزہ راز بر آؤ، سین لام زیر سَلْ، اَرْسَلْ، نون الف زیر نَا = اَرْسَلْنَا۔

نوٹ: نیچے دی ہوئی مثالوں میں را کو پُر پڑھیں گے۔

رَبِّ ارْجِعُونِ

ارْجِعِي

فِرْقَةٌ

مِرْصَادًا

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴

را کے قاعدے (باریک کا بیان)

- ① جس را پر زیر ہو وہ ر بار یک ہوگی۔ ② ر سا کن سے پہلے زیر ہو تو وہ ر بار یک ہوگی۔
③ جس را پر دوزیر ہو تو وہ ر بار یک ہوگی۔ ④ ر امشد کے نیچے زیر ہو تو ر امشد د بار یک ہوگی۔
⑤ ر سا کن سے پہلے یا سا کن ہو تو ر سا کن ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی۔
⑥ اگر ر سا کن سے پہلے بھی کوئی حرف سا کن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تو ر سا کن باریک ہوگی۔

رِ جَالُ	رِزْقًا	شَرِبَ	بَرَقَ
أَنْذِرْ	فِرْعَوْنَ	مُنْهَرِ	وَاصِبُ
بَرِّ	بِرِّ	تُحَرِّمُ	مُسْتَمِرِّ
نَصِيْرُ	بَصِيْرُ	خَيْرُ	ضَيْرُ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر ۱۸ کچھ حروف لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے سبق ۱

لکھنے کا طریقہ	دِی	فَاعُ	وَالُ	ذُوالُ	لِی
پڑھنے کا طریقہ	د	فَعُ	وَلُ	ذُلُ	لُ

وَأَنَّا لَكُمُ	عَلَى	هُدًى	فَاعْفُ
يَا أَيُّسُّ	نَزَلَ	وَالأُولَى	ذُو الْفَضْلِ
فَادْعُ لَنَا	فِي الْأَرْضِ	ذُو الْجَلْلِ	وَالْعَدِيدِ

★ کلمہ اَنَّا قرآن مجید میں جہاں بھی آئے اس کا الف وصلاً نہیں پڑھا جائے گا۔

نوٹ : ہر کلمہ کو پڑھاتے وقت طلبہ کے سامنے واضح کریں کہ کون سا حرف نہیں پڑھا جائے گا۔

علی : عین زبر ع، لام کھڑا زبر ل = علی ۔

فَادْعُ لَنَا : فادال زبر فَا، عین پیش ع، فَا، ع، لام زبر ل، فَا، ع ل، نون الف زبر نَا = فَا، ع لَنَا۔

ذُو الْفَضْلِ : ذال لام پیش ذُو، فاضاد زبر فَضْ، ذُو الْفَضْلِ، لام زیر ل = ذُو الْفَضْلِ۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۲

تشدید والے حرف سے پہلے والے حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو وہ لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

وَاللَّ	بِاللَّ	كَالِدٍ	فِي السَّ
وَلَّ	بَلَّ	كَدَّ	فَسَّ
وَالسَّ	لُ الرَّ	وَالصَّ	وَالَّ
وَسَّ	لُرَّ	وَصَّ	وَلَّ
	وَاللَّهِ	بِاللَّهِ	

وَالسَّلْمُ

فِي السَّمُوتِ

كَالِدِهَانِ

وَالَّذِينَ

وَالصُّلِحِ

يَقُولُ الرَّسُولُ

وَاللّٰهُ : واولام زبر وائل، لام کھڑا زبرل، وائل، ہا زیرہ = واللہ۔

کالدہان: کاف دال زبر کالد، دال زبرد، کالد، ہا الف زبر ہا، کالدہا، نون زبرین = کالدہان۔

وَالصُّلِحِ: واو صا دزبر واصل، صا کھڑا زبرصل، واصل، لام زبریل، والصل، حا کھڑا زبرح

وَالصُّلِحِ، تازی رت = وَالصُّلِحِ۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳

ساکن حرف کے بعد تشدید والاحرف آئے تو ساکن حرف پڑھائیں جاتا۔

جَدْتُ

جَتْ

قُلُّرَّ

قُرَّ

إِظَّ

إِظَّ

كِدَّتْ

كِتْ

يُذَرِّكُمْ

إِذْ ذَهَبَ

إِذْ ذَهَبَ بِكِتَبِي

لَقَدْ كِدَّتْ

مَا وَعَدْتَنَا

يَجْعَلُ لَهُ

إِذْ ظَلَمُوا

وَجَدْتُمْ

مَهْدَتٌ

لَوْ تَوَاعَدْتُمْ

قَدْ تَبَيَّنَ

قُلْ رَبِّ

نوٹ : ان مثالوں میں بھی نہ پڑھے جانے والے حروف واضح کیے جائیں۔
مَهْدُتْ : میم ہا ز بر مہ، ہا تا ز بر ہٹ، مَهْدُتْ، تا پیش تْ = مَهْدُتْ۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

لفظ اللہ کے قاعدے

نختی نمبر

۱) اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے ز بر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کا لام پڑھا جائے گا۔ جیسے: هُوَ اللّٰهُ، رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۲) اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو لفظ اللہ کا لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ز بر کی مثالیں

سَمِعَ اللّٰهُ

قَالَ اللّٰهُ

إِنَّ اللّٰهَ

پیش کی مثالیں

خَلَقَ اللّٰهُ

يُرِيدُ اللّٰهُ

حُدُودُ اللّٰهِ

زیر کی مثالیں

أَمَرَ اللّٰهُ

دِينَ اللّٰهُ

بَلِ اللّٰهُ

إِنَّ اللّٰهَ : حمزہ نوں زیر، نون، لام ز بر نل، إِنَّ ال، لام کھڑا ز بر ل، إِنَّ اللّٰه، ہا ز بر ل = إِنَّ اللّٰه۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

- ① مد متصل : حروف مدہ کے بعد ہمزہ حقیقۃً اُسی کلمہ میں ہو تو مد متصل ہوگا۔
اس کی مقدار چار الف کے برابر ہے۔
- ② مد منفصل : حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد منفصل ہوگا۔
اس کی مقدار چار الف کے برابر ہے۔
- ③ مد لازم : حروف مدہ کے بعد سکون یا تشدید ہو تو مد لازم ہوگا۔ اس کی مقدار پانچ الف کے برابر ہے۔

سَيِّئَاتُ	سُوَاءُ	شَاءُ	جَاءَ	مد متصل
فِيْ اَمْرِنَا	لَكَ اَضْعَافًا	قَالُواْ اٰمَنَّا	اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ	مد منفصل
صَلَّآ	وَالصَّفِّتِ	حَاجُّوْكَ	الْعَن	مد لازم

جَاءَ : جیم الف زبر جَاء، اوپر مد جَاء، ہمزہ زبر ء = جَاءَ۔
فِيْ اَمْرِنَا : فایا زبر فی، اوپر مد فی، ہمزہ میم زبر اَمْر، فی اَمْر، رازیر، فی اَمْر، نون الف زبر نا = فِيْ اَمْرِنَا۔
صَلَّآ : ضاد الف لام زبر صَل، اوپر مد صَل، لام دوزبر لا = صَلَّآ۔

۹ نویں مینے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اقلاب

سبق ۱

نختی نمبر ۱۳

نون ساکن یا تنوین کے بعد ”ب“ آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ”م“ سے بدل کر غنہ اور اخفا کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس کو ”اقلاب“ کہتے ہیں۔

کِرَامٍ بَرَرَةٍ	مِنْ بَعْدِ	مَنْ بَخِلَ
------------------	-------------	-------------

مُطَهَّرَةٌ بِأَيْدِي

رَسُولٍ بِنَا

سَبِيْعٌ بَصِيْرٌ

مَنْ بَيْنَ الصُّلْبِ

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

مَنْ بَخِلَ: میم زبر مَمْ، با زبر ب، مَنْ ب، خا زبر خ، مَنْ بَخ، لام زبر ل = مَنْ بَخِلَ۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

نون قطنی کا بیان

سبق ۲

قرآن کریم میں بعض جگہوں پر چھوٹا نون لکھا جاتا ہے جسے ”نون قطنی“ کہتے ہیں جو دراصل تنوین کا نون ہے۔ جسے زبردے کر پڑھیں گے۔

نُوحُ ابْنَهُ

شَيْعًا اتَّخَذَهَا

خَيْرَ الْوَصِيَّةِ

لَمَزَةٍ الَّذِي

قَدِيرُ الَّذِي

أَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوهَا

نُوحُ ابْنَهُ: نون واو پیش نُو، حائش ح، نون با زبر نُب، نُوح اب، نون زبر ن، نُوح ابْن، ہا، الٹا پیش ہ، نُوحُ ابْنَهُ۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

نختہ نمبر ۱۸ نون ساکن اور تنوین کا ادغام سبق ۱ ادغام بلا غنہ

نون ساکن یا تنوین کے بعد ”ل“ یا ”ز“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ملا کر بغیر غنہ کے پڑھیں گے۔

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ل میں

مِنْ لَّدُنْهُ

يَكُنْ لَهُ

أَنْ لِّمُيَكَّهُ

أَفِ لَكُمْ

كُلُّهُ

رَزَقَّاكُمْ

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ر میں

مِنْ رَبِّكَ

أَنْ رَّاهُ اسْتَغْنَى

إِلَّا مَنْ رَحِمَ

عِيشَةٌ رَاضِيَةٌ

رَعُوفٌ رَحِيمٌ

تَوَابًا رَحِيمًا

مِنْ رَبِّكَ: میم رازیر مِنْ دُ، رابا ز بر دُبْ، مِنْ دُبْ، با زیر پْ، مِنْ دَبْ، کاف ز بر کْ = مِنْ رَبِّكَ۔

نویں مہینے میں پڑھائیں ۹

ادغام بالغنه

سبق ۲

نون ساکن یا تونین کے بعد ”یومن“ کے حروف ی، و، ہ، ن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تونین کو ان حرفوں کے ساتھ ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ی میں

مِنْ يَوْمٍ

مَنْ يَقُولُ

مَنْ يَعْجَلْ

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ

وَجُودُهُ يَوْمَئِذٍ

عَيْنًا يَشْرَبُ

مَنْ يَعْمَلْ : مِمَّنْ نُونِ يَازِبر مَنْ يُدْ ، يَاعِينِ زَبْرِ يَغْ ، مَنْ يَغْ ، مِمَّنْ لَامِ زَبْرِ مَلْ = مَنْ يَعْمَلْ -

نون ساکن یا تنوین کا ادغام و میں

مَنْ وُعدَ	إِنْ وَّهَبْتُ	مِنْ وَّاقٍ
إِلَهًا وَاحِدًا	رَحِيمٌ وَدُودٌ	جَنَّتِ وَعُيُونٍ

نون ساکن یا تنوین کا ادغام م میں

عَنْ مَّنْ	وَلَعِنَ مُتُّمٌ	نَاجٍ مِّنْهُمَا
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ	صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

كُلُّ مِّنَ الصَّابِرِينَ

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ن میں

فَمَنْ نَّكَثَ	مِنْ نَّبِيٍّ	مِنْ نَّعْمَةٍ
صِدِّيقًا نَّبِيًّا	عَامِلَةً نَّاصِبَةً	يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةً

9	نویں مینیٹ میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	------------------------	-------	-------------	--------------

تختی نمبر ۱۹ میم ساکن کے قاعدے میم ساکن کا اظہار

میم ساکن کے بعد ’ب‘ اور ’م‘ کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن کو ظاہر کر کے بغیر غنہ کے جلدی پڑھیں گے، اس کو ’اظہار شفوی‘ کہتے ہیں۔

لَكُمْ دِينُكُمْ

هُم فِيهَا

الْمُتَرَّ

أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

لَمْ يَلْبِسُوا

الْمُ نَجَعَلْ

الْمُتَرَّ: ہمزہ زبر، لام میم زبر لَمْ، اَلَمْ، تاز برت، اَلَمْت، راز بر ر = اَلَمْتَر۔

میم ساکن کا اخفاء

میم ساکن کے بعد ”ب“ آئے تو میم ساکن کو غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو ”اخفاء شفوی“ کہتے ہیں۔

وَأَثَقْمُ بِهِ

رَبَّهُمْ بِهِمْ

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

رَبَّهُمْ بِهِمْ: رابا زبر رَب، با زبر ب، رَب، ہا میم پیش هُمْ، رَبَّهُمْ، با زیر ب، رَبَّهُمْ ب، ہا میم زیر هُمْ = رَبَّهُمْ بِهِمْ۔

میم ساکن کا ادغام

میم ساکن کے بعد ”م“ آئے تو پہلی میم کو دوسری میم سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو ”ادغام شفوی“ کہتے ہیں۔

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

إِلَيْكُمْ مَرْسَلُونَ

فَهُمْ مَّعْرُضُونَ

مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ

إِلَيْكُمْ مَرْسَلُونَ: ہمزہ زیر، لام یا زبر لَ، اِلَی، کاف میم پیش کُمْ، اِلَيْكُمْ، میم رایش مَرْ، اِلَيْكُمْ مَرْ، سین زبر س، اِلَيْكُمْ مَرْس، لام واو پیش لَوْ، اِلَيْكُمْ مَرْسَلَوْ، نون زبر ن = اِلَيْكُمْ مَرْسَلُونَ۔

وقف کرنے کے قاعدے

تحتی نمبر

① زیر، پیش، دوپیش، وزیر، الٹاپیش اور کھڑا زیر والے حرف کو ساکن کر کے وقف کریں گے۔

خَلَقَ ۞	مِنْ رَبِّكَ ۞	بِالْقَلَمِ ۞
خَلَقَ ۞	مِنْ رَبِّكَ ۞	بِالْقَلَمِ ۞
تُرْجِعُ الْأُمُورَ ۞	مَشْهُودٍ ۞	مَرْقُومٍ ۞
تُرْجِعُ الْأُمُورَ ۞	مَشْهُودٍ ۞	مَرْقُومٍ ۞

طَعَامِهِ ۞	سُبْحَنَهُ ۞
طَعَامِهِ ۞	سُبْحَنَهُ ۞

خَلَقَ : خاز برح، لام زیر ل، خل، تاف زیر ق، خَلَقَ، آگے وقف = خَلَقَ۔

② وقف میں دوزبر کو الف مدہ سے اور گول تا [ة] کو ہائے ساکنہ [ة] سے بدل کر پڑھیں گے۔

أَعْمَالًا ۞	عُذْرًا ۞	حُسْنًا ۞	سَبَبًا ۞
أَعْمَالًا ۞	عُذْرًا ۞	حُسْنًا ۞	سَبَبًا ۞
الْآخِرَةَ ۞	نَاطِرَةً ۞	مُؤَصَّدَةً ۞	خَاشِعَةً ۞
الْآخِرَةَ ۞	نَاطِرَةً ۞	مُؤَصَّدَةً ۞	خَاشِعَةً ۞

أَعْمَالًا : ہمزہ عین زبر آغ، میم الف زبر ماء، أَعْمَاءُ، لام دوزبر لاء، أَعْمَالًا، آگے وقف = أَعْمَالًا۔
خَاشِعَةً : خالف زبر خا، شین زیر ش، خَاشِ، عین زبر ع، خَاشِع، تادو پیش ؤ، خَاشِعَةً،
آگے وقف = خَاشِعَةً۔

۳) کھڑا زبر اور سکون اپنی حالت پر پڑھے جائیں گے۔

فَأَنْذِرْ

فَسَوِّیْ

يَرْضَى

تَنْهَرُ

فَأَنْصَبْ

فَكَبِّرْ

يَرْضَى : یا را زبر یو، ضا و کھڑا زبر ضی، یَرْضَى، آگے وقف = یَرْضَى۔

فَكَبِّرْ : فا زبر ف، کاف بازبر کب، فَكَبْ، بارا زیر بو، فَكَبِّرْ، آگے وقف = فَكَبِّرْ

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

حروفِ مقطعات

تختی نمبر

نیچے دیے گئے حروف کو الگ الگ کر کے پڑھیں گے۔ جیسے: اَلَمْ کو الف، لام، میم۔

حَمَّ

الرَّ

الْمَرَّ

الْمَ

طَهْ

الْبَصَّ

يُسَّ

حَمَّ عَسَقَ

كَهَيْعَصَ

طَسَمَ

طَسَ

قَ

★ تلاوت کے دوران ان حروف کے آخر میں پڑھے جانے والے نون میں اخفاء بھی ہوگا۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

قرآن مجید میں ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں

قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں ہے اور ہر شخص عربی زبان نہیں جانتا، اس لیے قرآن کریم میں جگہ جگہ کچھ علامات یا نشانیاں دی گئی ہیں جن کی مدد سے پڑھنے والا صحیح جگہ رُک سکے اور معنی میں کوئی خرابی نہ ہو، جن کی تفصیل یہ ہے:

م : یہ وہ علامت ہے جہاں ضرور ٹھہرنا چاہیے۔

ط، ج : یہ وہ علامات ہیں جہاں ٹھہرنا چاہیے۔

لا : یہ وہ علامت ہے جہاں نہ ٹھہرنا چاہیے۔

ز، صلی، ص، ق، قَف : یہ وہ علامات ہیں جہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

سکتہ، وقفہ : یہ وہ علامات ہیں جہاں ٹھہرنا تو ہے لیکن سانس نہیں توڑی جاتی ہے۔
سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

: یہ آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔





۱۔ قرآن

[حفظِ سورۃ]



تعریف

حفظِ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ”حفظِ سورۃ“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو زبانی یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

[ترمذی: ۲۹۰۵، ابن علی رضی اللہ عنہما]

قرآن اللہ کی کتاب ہے، اس کو پڑھنے پر بے شمار ثواب ہے، اس کو یاد کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کا حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اُس کا حشر قیامت کے دن ان معزز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن کریم کو لوحِ محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔

[مسلم: ۱۹۹۸، ابن عائشہ رضی اللہ عنہما]

حضور ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

[ترمذی: ۱۹۱۳، ابن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

جس طرح گھر کی آبادی اور رونق رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کو یاد رکھنے سے ہے۔ جس کو جتنا حصہ قرآن کا حفظ ہوگا اس کو اسی کے بقدر جنت کے درجات حاصل ہوں گے۔ لہذا قرآن کریم کو حفظ کرنا چاہیے، کم از کم اتنا تو ضرور یاد ہونا چاہیے جو نماز کے لیے ضروری ہے۔

ہدایت برائے معلم

حفظ سورہ کے نصاب میں اس سال سورہ فاتحہ کے علاوہ ۱۰/سور تیس (سورہ فیل سے سورہ ناس تک) دی گئی ہیں، ہر سورہ کو یاد کراتے وقت تجوید کی اتنی رعایت ضرور کی جائے کہ لحن جلی (بڑی غلطی) ختم ہو جائے، کیوں کہ اس کے ساتھ قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔



سبق ۱

تعوذ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

تسمية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱	پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	------------------------	-------	-------------	--------------

سبق ۲

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

۲	دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	-------------------------	-------	-------------	--------------

سبق ۳

سُورَةُ الْفِيلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ



۱۔ قرآن

[حفظ سورة]



حفظ سورة

كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۳ تیرے مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ قُرَيْشٍ

سبق ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

لَا يَلْفِ قُرَيْشٍ ۝ الْفِهُمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ ۝

وَأَمَّنَّهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْمَاعُونِ

سبق ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۝ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ

الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ



لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

سبق ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سبق ۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں



۱۔ قرآن

[حفظ سورۃ]



سبق ۸

سُورَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
 فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط
 إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

وخط والدین

وخط معلمہ

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹

سُورَةُ الْهَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا
 كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ
 حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰

سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۝



وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۱

سُورَةُ الْفَلَكِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَكِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝۵

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ إِلَهِ النَّاسِ ۝۳

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي

صُدُورِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

تعریف

دعا وسنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو ”دعا“ اور نبی ﷺ کے طریقے کو ”سنت“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت زندہ کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی: ۲۶۷۸، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما]

اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو۔ لہذا حضور ﷺ کے طریقوں کو جاننا اور آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں، سنتوں اور آداب کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا امت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

ان دعاؤں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت کا ثواب اور کامیابی ملنا تو یقینی ہے ہی، ساتھ ہی دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے، سکھ اور چین نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت برائے معلم

دعا وسنت کے تحت اُن اعمال کی دعائیں اور سنتیں ذکر کی گئی ہیں جن سے روزمرہ کی زندگی میں عموماً انسان کو واسطہ پڑتا رہتا ہے، جیسے کھانا، پینا، سونا، بیت الخلا جانا، کپڑے پہننا وغیرہ۔ نیز خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات کو ذکر کیا گیا ہے جو ہر مسلمان کی زبان پر ہونے چاہیے، جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا وغیرہ۔ اکثر دعائیں مکمل روایت کے ساتھ دی گئی ہیں، دعائیں یاد کرائی جائیں اور ترجمے، فضیلت اور سنتیں اچھی طرح سمجھا کر ذہن میں بٹھا دیے جائیں۔

دعائیں مکمل روایت کے ساتھ دی گئی ہیں اس لیے ترجمے میں صیغوں کی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، البتہ جب دعائیں یاد کرائی جائیں اور ترجمہ ذہن نشین کرایا جائے تو اس وقت مؤنث کے صیغے استعمال کیے جائیں۔ ساتھ ساتھ ان دعاؤں اور سنتوں کو زندگی میں لانے کی ترغیب دیتی رہیں۔



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

سبق ۱

کھانے سے پہلے کی دعا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے ساتھ کھانے میں، سونے میں اور رات گزارنے میں شریک نہ ہو، اُسے چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرے اور کھانے کے وقت کہے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

[مجم کبیر: ۶۱۰۲]

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱

سبق ۲

کھانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے تو

حضرت اُمیہ بن مخشفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھاتا ہوا دیکھا، اس نے بِسْمِ اللّٰهِ (شروع میں) نہیں پڑھی تھی، جب آخری لقمے میں اس نے پڑھا: ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“ (ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں) تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا، جب اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھی تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب اُگل دیا۔

[البوداؤد: ۶۸، ۶۷۸]

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱

سبق ۳

کھانے کے بعد کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

[ترمذی: ۳۳۵۷]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

کھانے کی سنتیں

سبق ۴

دُعا و سنت

- ① دسترخوان بچھانا۔ [بخاری: ۵۴۱۵، عن انس رضی اللہ عنہما]
- ② دونوں ہاتھ (گٹوں تک) دھونا۔ [ترمذی: ۱۸۴۶، عن سلمان رضی اللہ عنہما]
- ③ کھانے سے پہلے کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۱۸۵۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
- ④ ایک زانو یا دوزانو بیٹھنا۔ [ابن ماجہ: ۳۲۶۳، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ فتح الباری: ۵۴۲/۹]
- ⑤ دائیں ہاتھ سے کھانا۔ [بخاری: ۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
- ⑥ اپنے سامنے سے کھانا۔ [بخاری: ۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
- ⑦ تین انگلیوں سے کھانا۔ [مسلم: ۵۴۱۷، عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما]
- ⑧ اگر قلمہ گرجائے تو اُٹھا کر کھالینا۔ [مسلم: ۵۴۲۱، عن جابر رضی اللہ عنہما]
- ⑨ برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔ [مسلم: ۵۴۲۰، عن جابر رضی اللہ عنہما]
- ⑩ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ [ترمذی: ۱۸۳۰، عن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما]
- ⑪ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ [بخاری: ۵۴۰۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]
- ⑫ بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔ [متدرک: ۱۲۵، عن جابر رضی اللہ عنہما]
- ⑬ کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۴۵۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہما]
- ⑭ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور گُلی کرنا۔ [ترمذی: ۱۸۴۶، عن سلمان رضی اللہ عنہما، بخاری: ۵۴۵۴، عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما]

پہلے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]



دُعوت کھانے کے بعد کی دعا

سبق ۵

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دُعوت کے موقع پر) یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ أَطْعَمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي [مسلم: ۵۴۸۳]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

پانی پینے کے بعد کی دعا

سبق ۶

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا عَذْبًا فَرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ
مِلْحًا أَجَا جَابِذُنَا [کنز العمال: ۱۸۲۲۶]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

پانی پینے کی سنتیں

سبق ۷

[مسلم: ۵۳۸۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

① دائیں ہاتھ سے پینا۔

[ترمذی: ۱۸۷۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

② بیٹھ کر پینا۔

[ابوداؤد: ۳۷۱۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ بذل الحجو د: ۴۵۰/۱۱ م]

③ دیکھ کر پینا۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

[ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

④ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر پینا۔

[مسلم: ۵۴۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

⑤ تین سانس میں پینا۔

[ترمذی: ۱۸۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ پینے کے بعد ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا۔

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

دودھ پینے کے بعد کی دعا

سبق ۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو وہ یہ دعا پڑھے:

[ترمذی: ۳۴۵۵]

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سونے سے پہلے کی دعا

سبق ۹

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ (دائیں ہتھیلی) اپنے گال کے نیچے رکھتے پھر یہ (دعا) پڑھتے:

[بخاری: ۶۳۱۳]

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اُمُوْتُ وَاَحْيَا

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



سونے کی سنتیں

سبق ۱۰

① عشا کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا، دُنیا کی بات نہ کرنا۔ [بخاری: ۵۹۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

② سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔ [سبل الہدی والرشاد: ۷/۳۵۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

③ با وضو سونا۔ [بخاری: ۶۳۱۱، عن براء بن عازب رضی اللہ عنہما]

④ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ [بخاری: ۳۹۳۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

⑤ تین تین سلامی سرمہ لگانا۔ [ترمذی: ۲۰۲۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ تین مرتبہ استغفار ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ“ پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۳۹۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہما]

⑦ تسبیح فاطمی سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھنا۔ [بخاری: ۵۳۶۱، عن علی رضی اللہ عنہما]

⑧ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھنا۔ [بخاری: ۵۰۱۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہما]

⑨ داہنی کروٹ قبلہ رخ لیٹ کر ہاتھ زُخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔ [بخاری: ۶۳۱۵، عن براء بن عازب رضی اللہ عنہما؛ مسند ابی یعلیٰ: ۴/۴۷۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہما]

⑩ پیٹ کے بل اوندھانہ لیٹنا۔ [ترمذی: ۲۷۸۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

⑪ سونے کی دُعا ”اَللّٰهُمَّ بِاَسْبِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا“ پڑھنا۔ [بخاری: ۶۳۱۴، عن حذیفہ رضی اللہ عنہما]

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۱۱

سوکر اٹھنے کی دعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

[بخاری: ۶۳۱۳]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

سبق ۱۲

سوکر اٹھنے کی سنتیں

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ [بخاری: ۱۸۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

② سوکر اٹھنے کی دعا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ“

[بخاری: ۶۳۱۳، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

پڑھنا۔

[بخاری: ۲۳۵۵، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

③ مسواک کرنا۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! ان بیت الخلا میں جنات اور شیاطین وغیرہ آتے رہتے ہیں، تو تم میں سے کوئی اس میں جائے تو یہ دعا پڑھ لے:



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]



بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

[تجم اوسط: ۲۸۰۳]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مردہوں یا عورت۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴ بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے: ”غُفِرَ اِنَّكَ“

[ابن ماجہ: ۳۰۰]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي

[ابن ماجہ: ۳۰۱]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

نوٹ: غُفِرَ اِنَّكَ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ..... دونوں کو ملا کر دعا پڑھیں۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵ بیت الخلا کی سنتیں

① سنن کبریٰ بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ [

سر ڈھانک کر جانا۔

② سنن کبریٰ بیہقی: ۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ [

جو تاچپل پہن کر جانا۔



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

- ۳۳) دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری: ۶۳۲۲، عن انس رضی اللہ عنہ]
- ۳۴) پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فتح الباری: ۱/۶: ۴۲۵]
- ۳۵) قبلے کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیچھے کرنا۔ [ابوداؤد: ۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
- ۳۶) بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۵، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]
- ۳۷) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]
- ۳۸) بانیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ [بخاری: ۱۵۴، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]
- ۳۹) استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔ [ابوداؤد: ۴۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
- ۴۰) دائیں پاؤں سے باہر آنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
- ۴۱) باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا وسنت

وضو سے پہلے کی دعا

سبق ۱۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ“

(ترجمہ: میں اللہ کے نام سے وضو شروع کرتا ہوں) پڑھتے ہوئے وضو کرو۔ [نسائی: ۷۸]

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

وضو کے درمیان کی دعا

سبق ۱۷

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ ﷺ نے وضو فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے سنا:



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]



اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

[سنن کبریٰ نسائی: ۹۹۰۸]

(ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے)

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو فلاں فلاں دعا پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے ان کلمات سے مانگنے میں کوئی چیز چھوڑ دی؟

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس دعا میں دنیا اور آخرت کی ہر قسم کی خیر طلب کی گئی ہے کہ آخرت میں مغفرت ہو جائے اور دنیا میں مکان میں کشادگی میسر ہو جائے اور رزق میں برکت ہو، تنگی نہ ہو، تو گویا دنیا اور آخرت کی راحت حاصل ہوگئی۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

وضو کے بعد کی دعا

سبق ۱۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور (آداب و سنن کی رعایت کے ساتھ) اچھی طرح وضو کیا پھر یہ (دعا) پڑھی۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ

التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

[ترمذی: ۵۵]



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک و صاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

کپڑا پہننے کی دعا

سبق ۱۹

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کپڑا پہنا پھر کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيْهِ

[البوداؤد: ۴۰۲۳]

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے جائیں گے۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

اذان کے بعد کی دعا

سبق ۲۰

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اذان مکمل ہونے کے بعد یہ (دعا) پڑھے، تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ [بخاری: ۶۱۳۰؛ شعب الایمان: ۲۰۰۹]

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اُس مقام محمود پر پہنچا، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

شیطان سے حفاظت کی دعا

سبق ۲۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت پڑھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّيِّعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو بہت سنے والا بہت جاننے والا ہے شیطان مردود سے) تو شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔ [عمل ایوم والبلد لابن السنی: ۳۹]

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲ خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں تو سلام کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ [ترمذی: ۲۶۸۹، ابن عمر بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

[مسند احمد: ۱۲۶۱۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

ہر اچھے کام کو شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[الاذکار: ۱/۱۵۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: شروع کرتی ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہو تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

[ابن ماجہ: ۳۸۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:

جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا

[ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

تعریف

حفظ حدیث: حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ”حدیث“ کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو ”حفظ حدیث“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کلام کتاب اللہ ہے، اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ بدترین کام نئی نئی باتیں (بدعتیں) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ [مسلم: ۲۰۴۲]

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہی قرآن پڑھ کر سناتے اور اس کی تشریح و تفسیر بیان کرتے، جو بات بھی بولتے بالکل حق اور سچ فرماتے کیوں کہ سب اللہ کی طرف سے ہوتی۔ اپنی خواہش اور جی سے کچھ نہ فرماتے۔ جو بات ارشاد فرماتے اس پر عمل بھی کر کے بتاتے۔ آپ ﷺ کی انہیں باتوں اور کاموں کو حدیث کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار صحابہ آپ کی باتیں بہت ادب اور دھیان سے سنتے، اس کو یاد رکھتے اس پر عمل کرتے اور دوسروں تک وہ باتیں پہنچاتے۔ اسی طرح صحابہ کے شاگردوں نے بھی کیا، صحابہ کے شاگردوں کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا اس طرح ہوتے ہوتے یہ علم کا خزانہ بالکل ہو بہو ہم تک پہنچا۔ اس لیے ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ ہم جو باتیں حدیث کے نام سے پڑھتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بالکل اسی ادب اور احترام سے پڑھنا اور سننا چاہیے جیسے صحابہ پڑھتے اور سنتے تھے۔ اور اس میں بتائی ہوئی باتوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ہم حضور ﷺ کے اخلاق



۲۔ حدیث

[حفظ حدیث]



واوصاف کے ساتھ آراستہ ہو جائیں اور آپ کی ناپسندیدہ چیزوں سے بچ جائیں۔ نیز حدیث پڑھ کر ہمیں دوسروں تک پہنچانا چاہیے، تاکہ ہم آپ کی دعا کے حق دار بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیث سننے اور اس کو یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کو دعا دی ہے؛ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر ہو بہو دوسروں تک پہنچادی، کیوں کہ بہت سے لوگ جن تک حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ [ترمذی: ۲۶۵۷، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ کی اسی دعا کی وجہ سے بہت سے حدیث پڑھنے پڑھانے والے لوگوں کے چہرے دنیا ہی میں پر رونق ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی حدیث پاک کا علم بہت ہی ادب کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور رحمتوں سے نوازے جو اس کے پیارے رسول کی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کو ملتی ہیں۔

ہدایت برائے معلم

حفظ حدیث میں ۴۰ حدیثیں ترجیح کے ساتھ جمع کی گئی ہیں، جو دین کے مشہور پانچ شعبوں: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ہیں۔ لہذا حدیثوں کو یاد کرتے وقت ان شعبوں کی اچھی طرح وضاحت کر دی جائے تاکہ حدیث کا صحیح مفہوم سمجھ میں آجائے۔ اگر ترجمہ یاد کرنا ناممکن نہ ہو تو فضیلت کے حصول کے لیے صرف احادیث یاد کرادی جائیں۔ پہلے سال کے نصاب میں ۲۰ احادیث دی گئی ہیں، بقیہ احادیث دوسرے سال کے نصاب میں شامل کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔

سبق ۱

حدیث نمبر ① ایمانیات پر

الدِّينُ يُسْرُ [شعب الایمان: ۳۸۸۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر ② عبادات پر

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی: ۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر ③ معاملات پر

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا [ترمذی: ۱۳۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ④ معاشرت پر

السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ [ترمذی: ۲۶۹۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔



۲۔ حدیث

[حفظ حدیث]



سبق ۲

حدیث نمبر (۵) اخلاقیات پر

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ [مسلم: ۲۸۰۵، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

حدیث نمبر (۶) ایمانیات پر

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ [بخاری: ۱، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر (۷) عبادات پر

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

[مسلم: ۵۵۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر (۸) معاملات پر

مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

[ابن ماجہ: ۳۹۳، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

۷

حدیث نمبر (۹) معاشرت پر

الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

[کنز العمال: ۴۵۳۳۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر

اجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

[کنز العمال: ۷۱۱، عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہم]

ترجمہ: غصہ سے بچو۔

حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ

[ترمذی: ۱۹۸۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

صُومُوا تَصِحُّوا

[معجم اوسط: ۸۳۱۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔



۲۔ حدیث

[حفظ حدیث]



سبق ۴

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ

[ترمذی: ۱۲۰۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَى الْوَالِدِ

[ترمذی: ۱۸۹۹، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَبَأٌ

[مسلم: ۳۰۳، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ

[مسلم: ۳۹۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت نہیں آسکتی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

[بخاری: ۵۰۲۷، ابن مثنیٰ رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ

[ابوداؤد: ۳۵۸۰، ابن ماجہ رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ

[ترمذی: ۱۹۶۳، ابن ماجہ رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: دھوکہ باز، احسان جتلانے والا اور کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

[ترمذی: ۱۱۶۲، ابن ماجہ رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

تعریف

عقائد : آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو ”عقائد“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، ایک شخص نے آکر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو، حق مانو۔ [مسلم ۱۰۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جسے رہنے کی دعوت دی، قرآن و حدیث میں بھی عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات و صفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یومِ آخرت کا انکار کرے، تو وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔

[سورۃ نساء: ۱۳۶]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں، تھوڑا سا تزلزل بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد کا اعمال سے بھی بہت گہرا تعلق ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر و شرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھالینے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے معلم

عقائد میں اسلام کے پانچ کلمے، ایمان مجمل اور ایمان مفصل ترجمہ کے ساتھ دیے گئے ہیں اور ایمان مفصل میں ذکر کیے گئے سات بنیادی عقائد (توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، انبیاء، آخرت، تقدیر اور بعث بعد الموت) کو مضمون کی شکل میں دیا گیا ہے۔ پہلے دونوں کلمے اور ایمان مجمل و مفصل ترجمہ کے ساتھ یاد کرائیں، باقی کلموں کے ترجمے اچھی طرح سمجھا کر ذہن میں بٹھا دیں۔ پڑھاتے وقت اس بات کو بھی واضح کیا جائے کہ ان کلموں اور اسباق میں موجود تمام چیزوں پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

سبق ۱

کلمہ طیبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

[طبرانی صغیر: ۹۹۲، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲

کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

[مستدرک: ۹، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

وَرَسُولُهُ

ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳

کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

[البوداؤد: ۸۳۲، عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود



نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلّم دستخط والدین

سبق ۴

کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[مسند احمد: ۲۶۵۵۱، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اسی کے قبضے میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلّم دستخط والدین

سبق ۵

کلمہ استغفار

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْعًا وَّاَنَا اَعْلَمُهُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُهُ

[مجمع الزوائد: ۷۰، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتی ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں، اس حال میں کہ میں اس کو جانتی ہوں اور ایسے گناہ سے بھی معافی چاہتی ہوں جس کو میں نہیں جانتی۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلّم دستخط والدین



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

ایمان مجمل

سبق ۶

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ

ترجمہ: میں ایمان لائی اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

۵۔ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

ایمان مفصل

سبق ۷

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لائی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۵۔ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

توحید

سبق ۸

اللہ ایک ہے، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی اس کے مانند نہیں، وہ بڑی قدرت والا ہے، ہر چیز اس کی قدرت سے قائم ہے، وہ جس کو نفع



اور فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ جس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نفع نہیں پہنچا سکتے، قرآن میں ہے: اور اگر تمہیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اسے دور کر دے اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کر لے تو کوئی نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ [سورہ یونس: ۱۰۷]

اللہ تعالیٰ کو کسی سامان اور مددگار کی ضرورت نہیں، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہی حاجتوں کو پوری کرتا ہے، وہی دُعاؤں کو سنتا ہے، وہی گناہوں کو معاف کرتا ہے، صرف وہی ذات بندگی اور عبادت کے لائق ہے اور صرف وہی ذات مدد طلب کیے جانے کے لائق ہے، وہ بڑی شان والا اور عظمت والا ہے۔ غرض توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی تمام صفات میں بھی یکتا اور اکیلا ہے، اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے، قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں ہے۔ [سورہ شوریٰ: ۱۱۱]

سوالات

- ۱ دعائیں کون سنتا ہے؟ ۲ گناہ کون معاف کرتا ہے؟
- ۳ عبادت کے لائق کون ہے؟ ۴ مدد کس سے طلب کرنی چاہیے؟
- ۵ توحید کا مطلب بتائیے۔ ۶ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک ہے؟

تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
-------	-------------	--------------

سبق ۹

فرشتے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق اور اس کے معزز بندے ہیں، وہ گناہوں سے پاک ہیں، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

لگا دیا ہے، ان ہی میں لگے رہتے ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ قرآن میں ہے: فرشتے اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ [سورہ تحریم: ۶]

فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں، ان کی غذا اپنے رب کی عبادت و بندگی کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا ہے، وہ عبادت سے اُکتاتے نہیں ہیں، وہ عبادت سے تکبر اور عار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکلیں بدلنے کی طاقت دے رکھی ہے، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں، آسمانوں اور زمینوں کے سارے انتظامات اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیے ہیں۔ فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں ہے: اور تمھارے پروردگار کے لشکروں (فرشتوں) کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورہ مدثر: ۳۱]

ان میں چار فرشتے بہت مشہور و مقرب ہیں: ① حضرت جبرئیل علیہ السلام ② حضرت میکائیل علیہ السلام ③ حضرت اسرافیل علیہ السلام ④ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ [عمدة القاری: ۲۲/۳۵۸]

① حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے احکام، کتابیں اور پیغامات رسولوں کے پاس لاتے تھے۔ [شرح الاربعین النوویہ: ۶/۳؛ البدایہ والنہایہ: ۱/۴۶]

② حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظامات پر مقرر ہیں، ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں، بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہواؤں، بجلی اور کڑک وغیرہ پر اور بعض دریاؤں، تالابوں اور نہروں وغیرہ پر مقرر ہیں۔ وہ تمام چیزوں کا انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں۔ [شعب الایمان: ۱۵۸، عن ابن سابط رضی اللہ عنہ؛ البدایہ والنہایہ: ۱/۴۶]



۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

[شعب الایمان: ۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے ہیں، مومن بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں اور کافر بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں۔

[البدایۃ والنہایۃ: ۱/۴۷۱]

ان چار مشہور فرشتوں کے علاوہ اور فرشتوں کا ذکر بھی قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے، جن میں سے چند فرشتوں کے کام ذکر کیے جاتے ہیں:

۱) چار فرشتے جن کو ”کراما کاتبین“ کہتے ہیں، جن میں سے دو دن میں اور دو رات میں ہر ایک بندے کے ساتھ ہوتے ہیں، ایک دائیں کندھے پر جو اس کی نیکی لکھتا ہے، دوسرا بائیں کندھے پر جو اس کی برائی لکھتا ہے۔

[سورۃ انفطار: ۱۱، ۱۲؛ الدر المنثور: ۸/۴۴۰]

۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، جو آگے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، جن کو ”حَفَظَہ“ کہا جاتا ہے۔

[سورۃ النعام: ۶۱؛ سورۃ رعد: ۱۱]

۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں، جن کو ”مُنْکَرٌ نَّکِرٌ“ کہتے ہیں۔

[ترمذی: ۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو ان کا انکار کرے وہ مؤمن نہیں ہو سکتا ہے۔

سوالات

- ۱) فرشتے کون ہیں؟
- ۲) کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟
- ۳) فرشتوں کی غذا کیا ہے؟
- ۴) چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام بتائیے۔
- ۵) کراما کاتبین کون سے فرشتے ہیں؟
- ۶) حَفَظَہ کن فرشتوں کو کہتے ہیں؟

۷) ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
-----------------------------	-------	-------------	--------------



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

آسمانی کتابیں

سبق ۱۰

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں، چھوٹی کتابوں کو ”صحیفے“ اور بڑی کتابوں کو ”کتاب“ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے چار کتابیں مشہور ہیں:

① توریت ② زبور ③ انجیل ④ قرآن مجید۔ [صحیح ابن حبان: ۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

① توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [مسلم: ۴۵۳۶، عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ]

② زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورہ نساء: ۱۶۳]

③ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورہ حدید: ۲۷]

④ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ [سورہ دہر: ۲۳]

ان چار کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے حضرت شیت علیہ السلام پر، کچھ حضرت ادريس علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور کچھ دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ [صحیح ابن حبان: ۳۶۱، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

تمام آسمانی کتابوں کے بارے میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے:

① تمام آسمانی کتابیں انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں، ان سب میں ہدایت کی باتیں ہیں، وعظ و نصیحت سے بھرے مضامین ہیں، امر و نہی اور جنت کے انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر مشتمل باتیں ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں ان کے احکامات پر عمل

عقائد



کرنے میں بندوں کی نجات ہوتی ہے، قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کچھلی تمام کتابیں اور شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب قیامت تک صرف قرآن مجید پر ہی عمل کرنے میں بندوں کی نجات ہے۔

[سورہ مائدہ: ۴۴، ۴۹؛ مسلم: ۶۳۷۸، عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ؛ شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۲، ۱۴۳م]

۲) کچھلی آسمانی کتابوں میں سے بہت سی کتابیں تو آج موجود نہیں ہیں اور جو کتابیں موجود ہیں، ان میں سے کوئی کتاب اپنے اصلی الفاظ اور معانی کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ انسانوں کا کلام بھی شامل ہو گیا ہے، گمراہ لوگوں نے ان میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دی ہیں اور بہت ساری باتوں کو بدل دیا ہے، اس لیے ان کچھلی کتابوں کی جو باتیں قرآن کے موافق ہیں، وہ تو سچی ہیں اور جو قرآن کے خلاف ہیں وہ جھوٹی ہیں اور جو باتیں نہ موافق ہیں اور نہ مخالف ان کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے، نہ ان کو سچا جانیں گے اور نہ انہیں جھٹلائیں گے۔

[سورہ مائدہ: ۱۳؛ بخاری: ۴۲۸۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۳) اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، جو بھی ان کتابوں اور صحیفوں میں سے کسی کا انکار کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

[سورہ بقرہ: ۴؛ سورہ نساء: ۱۳۶؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۲۹۷م]

سوالات

- ۱) چار آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں اور وہ کن پر نازل ہوئیں؟ (۲) آسمانی کتابیں کیوں نازل ہوئی ہیں؟
- ۳) آسمانی کتابوں میں کیا ہے؟ (۴) قیامت تک کس کتاب پر عمل کیا جائے گا؟
- ۵) آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

۸	آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	--------------------------	-------	-------------	--------------



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

نبی اور رسول

سبق ۱۱

رسالت و نبوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے خاص بندوں کو دنیا میں بھیجتے ہیں، اس پیغام کے پہنچانے والوں کو ”نبی اور رسول“ کہتے ہیں، نبیوں کا دنیا میں تشریف لانا دنیا والوں کے لیے رحمت اور بہت بڑی نعمت ہے، اگر اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہ فرماتا، تو انسان نہ تو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان سکتا، نہ اسے اپنی زندگی کے مقصد کا پتہ چلتا، نہ اسے بھلے برے کی تمیز ہوتی اور نہ ایک دوسرے کے حقوق کو پہچان سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری کر کے دنیا میں رہنے کا صحیح طریقہ بتا دیا۔

[سورۃ آل عمران: ۱۶۳؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۱۴۹/۱]

نبی اور رسول کے بارے میں ضروری عقیدے:

① اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول ہر ملک میں اور ہر قوم کی طرف بھیجے۔ [سورۃ یونس: ۴۷؛ سورۃ فاطر: ۲۴]

② نبی اور رسول سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، بری عادتوں، برے کاموں اور چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ [شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۹م]

③ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لیے مقرر کرتا ہے۔

[سورۃ اعراف: ۶۲؛ سورۃ احزاب: ۳۹]

④ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے میں کوتاہی اور کمی زیادتی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں ان سے کوئی بھول اور غلطی نہیں ہوتی ہے۔

[سورۃ یونس: ۱۵؛ سورۃ نجم: ۲-۳]

⑤ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے پر بندوں سے کوئی معاوضہ اور اجرت نہیں لیتے۔

[سورۃ سبأ: ۴۷؛ سورۃ شعراء: ۱۸]



⑥ جو اُن کے پیغام کو مانتا ہے، اسے ثواب اور جنت کی خوش خبری سناتے ہیں اور جو نہیں

مانتا، اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور دوزخ سے ڈراتے ہیں۔ [سورہ سبا: ۲۸]

⑦ وہ خود بھی اچھے کام کرتے اور برے کاموں سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم

کرتے ہیں۔ [الارشاد الی صحیح الاعتقاد: ۱/۱۶۹]

⑧ اللہ تعالیٰ انھیں معجزے عطا کرتا ہے۔ [شرح العقائد النسفیہ: ۳/۱۳۴]

⑨ اللہ انھیں غیب کی بہت سی باتیں بتاتا ہے۔ [سورہ آل عمران: ۹۷؛ سورہ جن: ۲۶، ۲۷]

⑩ تمام نبی اور رسول انسان تھے اور سب مرد تھے کوئی عورت نبی اور رسول نہیں ہوئی۔

[سورہ یوسف: ۱۰۹]

⑪ نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا عطیہ ہے، اس میں آدمی کی کوشش، ارادے اور

عبادت کو دخل نہیں، اسی لیے کوئی ولی چاہے اپنی محنت سے اللہ کے یہاں کتنا ہی مرتبہ

حاصل کر لے، کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

[صفوۃ التفسیر: ۱/۵۰؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۶۴م]

نبیوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں ہمارے نبی حضرت

محمد ﷺ تشریف لائے۔ چند مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح

علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب

علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان

علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ۔ [سورہ انبیاء: ۴۸، ۸۵؛ شرح العقائد النسفیہ: ۳/۱۳۵]

انبیائے کرام اور رسولوں کی تعداد کے متعلق صحیح عقیدہ یہ ہے کہ ان کی کوئی خاص تعداد

مقرر نہ کی جائے، بلکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے نبی اور رسول



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

آئے ہیں، سب اپنا اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے چلے گئے، سب پر ایمان لانا فرض ہے، ان میں تفریق کرنا یعنی بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا کفر ہے۔ [سورہ بقرہ: ۲۸۵؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۸م]
سوالات

- ① رسالت و نبوت کے معنی بتائیے۔
- ② اگر اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہ فرماتا تو کیا ہوتا؟
- ③ نبی اور رسول کے بارے میں ضروری عقیدے بتائیے۔
- ④ کیا کوئی ولی نبی اور رسول کے درجے کو پہنچ سکتا ہے؟
- ⑤ انبیاء اور رسولوں کی تعداد کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

۹ نوں مہینے میں پڑھائیں

آخرت

سبق ۱۲

”یومِ آخرت“ کے معنی بعد میں آنے والے دن کے ہیں، دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوگی، جو کبھی ختم نہ ہوگی؛ اس زندگی کو اسلامی شریعت میں ”آخرت“ کہتے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر: ۵۹/۱]

دنیا امتحان کی جگہ ہے، دنیا میں بندہ جو بھی اچھے یا برے اعمال کرتا ہے، ان کا آخرت میں اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ قرآن میں ہے: چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔ [سورہ زلزال: ۷، ۸] آخرت پر ایمان لانا ایمان کا ایک اہم جزو ہے، آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے، وہاں انسان کو اس دنیا میں کیے ہوئے برے اعمال کی سزا اور بھلے اعمال کی جزا ملے گی؛ مَلِکُ الْمَوْتِ کا روح قبض کرنا اور مرنے کے بعد

مردے سے منکر نکیر کا سوال و جواب برحق ہے۔ قیامت کی علامتوں کا ایک ایک کر کے پایا جانا اور اس کے بعد قیامت کا آنا یقینی ہے۔ تمام مُردوں کا دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر میں جمع ہونا، حساب و کتاب ہونا، میزان کا قائم ہونا اور اعمال ناموں کا وزن کیا جانا بالکل سچ ہے۔ پل صراط سے گذرنا، اس کا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہونا، ایمان والوں کا اس پر تیزی سے گزر جانا اور کافروں کا جہنم میں گر جانا حقیقت ہے۔ جنت اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں اور دوزخ اور اس میں ہونے والی تکلیفیں برحق ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصاحب بن عبد العزیز: ۴۲۹/۱؛ التوحید للناظریۃ والمبتدئین لعبد العزیز بن محمد: ۶۸/۱]

آخرت کے بارے میں قرآن وحدیث میں جن جن باتوں کو ذکر کیا گیا ہے ان تمام پر ایمان لانا اور ان کے متعلق بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانا ضروری ہے۔

سوالات

① آخرت کسے کہتے ہیں؟ ② آخرت پر ایمان لانے کا مطلب بتائیے۔

③ آخرت کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
--------------------------	-------	-------------	--------------

تقدیر

سبق ۱۳

سارے عالم میں جو کچھ ہوا، ہوتا ہے اور آئندہ ہوگا، تمام چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم کو ”تقدیر“ کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۲۷۱/۱]

تقدیر کے بارے میں چند ضروری عقائد:

① دنیا میں جو کچھ بھی ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا، ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔

[مسلم: ۶۹۱۹؛ عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

② جن چیزوں کا ہونا مقدر ہے انھیں کوئی روک نہیں سکتا۔ [ابوداؤد: ۴۷۰۰، عن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ]

③ اچھے برے حالات سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں۔ [سورۃ نساء: ۷۸]

④ اگر اچھے حالات پیش آئیں تو فخر و غرور نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اگر برے حالات پیش آئیں تو اسے اپنے برے اعمال کا نتیجہ سمجھ کر توبہ و استغفار کرے اور یہ سوچے کہ اس میں خدا کی کوئی حکمت و مصلحت ہوگی۔

[مسلم: ۶۹۴، عن صہیب رضی اللہ عنہ؛ شعب الایمان: ۲۰۱/۱]

⑤ اگر کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ ہرگز نہ کہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ یہ کہے کہ میرے مقدر میں یہی تھا۔ [مسلم: ۶۹۳۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑥ تقدیر پر بھروسہ کر کے ہرگز نہ بیٹھنا چاہیے یعنی یہ ہرگز نہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پہلے سے لکھ رکھی ہے، لہذا اب عمل کر کے کچھ فائدہ نہیں بلکہ ضروری تدبیریں اختیار کرنا چاہیے، اس لیے کہ نیک لوگوں کے لیے نیکی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے اور بد بخت لوگوں کے لیے برائی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے۔

[بخاری: ۴۹۴۹، عن علی رضی اللہ عنہ]

⑦ پہلی امتیں تقدیر کے بارے میں بحث و حجت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں، اس لیے ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم تقدیر کے بارے میں بحث و حجت نہ کریں۔

[ترمذی: ۲۱۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوالات

- ① تقدیر کسے کہتے ہیں؟ ② کن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا؟
- ③ اچھے حالات پیش آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟ ④ برے حالات پیش آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- ⑤ تقدیر پر بھروسہ کر کے کیوں نہیں بیٹھنا چاہیے؟ ⑥ تقدیر کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں



سبق ۱۴ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

بعث بعد الموت کے معنی ہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا۔ قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے تو تمام جاندار مر جائیں گے اور پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ موت دے دیں گے، ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کریں گے، پھر وہ دوبارہ صور پھونکیں گے، جس سے تمام لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اسی کو ”بعث بعد الموت“ کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویہ لصاحب ابن عبد العزیز: ۱/۵۳۴]

سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ قبر مبارک سے اس طرح باہر تشریف لائیں گے کہ آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا۔ [ابن ماجہ: ۴۳۰۸، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ؛ ترمذی: ۳۶۶۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اٹھیں گے پھر صدیقین، شہداء، صالحین اور مومنین یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ“ [شعب الایمان: ۱۰۰، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا، بے شک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا قادر دان ہے۔

انہیں میں کفار اور برے لوگ یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے: ”يُؤَيِّنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا“ [شعب الایمان: ۳۵۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہم کو ہماری قبروں سے اٹھا دیا۔

جو شخص جس حال میں مرا ہے اسی حال میں اٹھے گا، شہیدوں کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کی رنگت اور خوشبو زعفران کی طرح ہوگی، جو حج میں مرا ہوگا وہ ”لَبَّيْكَ.....“ کہتا ہوا اٹھے گا، ہر شخص برہنہ (نگا) اور غیر مختون (بغیر ختنہ کیے ہوئے) اٹھے گا، سب سے پہلے



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید حُلہ (لباس) پہنایا جائے گا، ان کے بعد حضرت محمد ﷺ کو کپڑے پہنائے جائیں گے (ان کے بعد اور رسولوں اور نبیوں کو، ان کے بعد دوسرے لوگوں کو کپڑے پہنائے جائیں گے)۔

[مسلم: ۷۴۱۳، ابن جابر رضی اللہ عنہما؛ بخاری: ۲۳۷۷، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما؛

بخاری: ۱۸۵۱، ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ بخاری: ۳۳۳۹، ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ مسند احمد: ۳۷۸۷، ابن مسعود رضی اللہ عنہما]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھایا جانا حق ہے اور اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کی بوسیدہ ہڈیوں اور مٹی میں ملے ہوئے ریزوں کو ہر جگہ سے جمع کرے گا، چاہے وہ آگ میں جلا ہوا یا پانی میں ڈوبا ہوا یا نور کے پیٹ میں ہضم ہو گیا ہو، جسم کے تمام اجزا کو جمع کرے گا اور جو ریحیں دنیا میں جسموں کے اندر تھیں، ان کو جسموں میں ڈال کر دوبارہ زندہ کرے گا۔

قرآن میں ہے: اور (کفار مکہ) کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اور کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادوں کو بھی؟ کہہ دو کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔

[سورہ واقعہ: ۴۷-۵۰]

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے جو شخص بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرے یا اس میں شک کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

سوالات

- ① بعث بعد الموت کسے کہتے ہیں؟
- ② سب سے پہلے کس کو لباس پہنایا جائے گا؟
- ③ جوج کی حالت میں مراد کیا کہتے ہوئے اٹھے گا؟
- ④ ہم مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

دستخط والدین	دستخط معلمہ	تاریخ	۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں
--------------	-------------	-------	-----------------------------



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو ”مسائل“ کہتے ہیں۔

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ”نماز“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ذر! اگر علم کا ایک مضمون سیکھ لو، خواہ اس وقت اس پر عمل ہو یا نہ ہو (جیسے پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کے مسائل سیکھنا) تو ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۱۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز پڑھے، رکوع بھی اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس کی اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں، چاہے مغفرت کرے چاہے عذاب دے۔ [ابوداؤد: ۴۲۵، عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ]

علم اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط کی تمیز ہوتی ہے، اسی علم کے ذریعہ حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان پر اس کا سیکھنا ضروری ہے۔

دین کی سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے وعدے رکھے ہیں۔ نماز پڑھنے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



پر اللہ اچھی زندگی اور روزی میں برکت عطا فرماتے ہیں، نماز ہمارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا، جس کی نماز صحیح نکلے گی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نکلیں گے اور جس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نہیں ہوں گے، لہذا نماز صحیح طریقے پر سیکھنا، جاننا، صحیح طریقے پر پڑھنا اور اس کا اہتمام کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

ہدایت برائے معلم

- مسائل کے اسباق طالبات کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طالبات کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔
- تمام مسائل طالبات کو اچھی طرح سمجھا دیں، سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات بھی یاد کرا دیں نیز اسباق کے تحت دیے سوالات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ مختلف انداز سے سوالات کر کے تمام مسائل طالبات کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں۔
- مسائل کو پڑھاتے وقت ان کی اچھی طرح وضاحت کریں، لفظ بلفظ یاد کرنے پر زور نہ دیں۔
- نماز کی دعائیں اور کلمات ترجمے کے ساتھ دیے گئے ہیں، طالبات کو ترجمہ آسانی سے یاد ہو جائے تو یاد کرا دیں ورنہ صرف ترجمہ سمجھا دیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



وضو کے فرائض

سبق ۱

وضو میں ۴ فرض ہیں:

[سورۃ مائدہ: ۶]

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۵، ارکان الوضو]

② دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

سوالات

① وضو میں کتنے فرائض ہیں؟ ② وضو کے فرائض سنائیے۔

پہلے مہینے میں پڑھائیں

1

وضو کا مسنون طریقہ

سبق ۲

نماز پڑھنے سے پہلے ”وضو“ کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے پاک ہونے کی نیت کرے، پھر ”بسم اللہ“ پڑھ کر وضو شروع کرے، دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر مسواک کرے، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے، پھر تین مرتبہ کھلی کرے، پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر تین مرتبہ پورا چہرہ دھوئے، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھوئے، پھر تین مرتبہ بایاں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھوئے،



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دے، پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کا خلال کرے۔ پھر ہاتھ گھماتا کر کے ایک بار پورے سر کا مسح کرے، ساتھ ہی کان اور گردن کا مسح بھی کرے، پھر بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دایاں پیرٹخنوں کے اوپر تک دھوئے اور پیر کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے، پھر بایاں پیرٹخنوں کے اوپر تک تین مرتبہ دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ چہرے ہاتھ اور پیر کو خوب مل کر دھوئے، زور سے پانی نہ مارے، اخیر میں وضو کے بعد کی دعا پڑھ لے۔

[شامی: ۲۷۱/۲۷۵-۳۳۵، کتاب الطہارۃ، سنن الوضو]

سوالات

- ① وضو کا طریقہ بتائیے۔
- ② ناک کس ہاتھ سے صاف کریں گے؟
- ③ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کس طرح کریں گے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

نواقض وضو

سبق ۳

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہیں ”نواقض وضو“ کہتے ہیں۔

- ① پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

[شامی: ۱/۳۶۵، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

- ② ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

[شامی: ۱/۳۶۵، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

- ③ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ [بدائع الصنائع: ۱/۲۴، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

- ④ منہ بھر کے قے کرنا۔

[شامی: ۱/۳۷۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

- ⑤ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ [شامی: ۱/۳۸۶، کتاب الطہارۃ، نو آقش الوضو]
- ⑥ بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ [شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نو آقش الوضو]
- ⑦ پاگل ہو جانا۔ [شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نو آقش الوضو]
- ⑧ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ [شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نو آقش الوضو]

سوالات

- ① کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے؟ ② کیا نماز کے باہر قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴ وضو کے متفرق مسائل

نیل پالش: عورتوں کو نیل پالش نہیں لگانا چاہیے، ناخن پر پالش ہونے کی وجہ سے پانی ناخنوں تک نہیں پہنچ پاتا، اس لیے ناخن پر نیل پالش ہوتے ہوئے وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا، لہذا وضو اور غسل کے صحیح ہونے کے لیے نیل پالش چھڑانا ضروری ہے۔ [شامی: ۱/۴۳۶، کتاب الطہارۃ]

لپ اسٹک: عورتوں کو لپ اسٹک نہیں لگانا چاہیے، لپ اسٹک مختلف کیمیکلوں سے بنائی جاتی ہے اور یہ کئی قسم کی ہوتی ہے۔ اگر یہ تہہ دار (پرت والی) ہے تو وضو اور غسل کے وقت اس کا صاف کرنا ضروری ہے، ورنہ وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا۔ [شامی: ۱/۴۳۶، کتاب الطہارۃ]

پینٹ: پینٹ بدن پر لگا ہوا ہو تو پانی چھڑی تک نہیں پہنچ پاتا ہے۔ لہذا وضو اور غسل کرتے وقت اس کا زائل کرنا ضروری ہے، ورنہ وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا۔ [شامی: ۱/۴۳۶، کتاب الطہارۃ]

انگوٹھی: اگر کسی عورت نے تنگ انگوٹھی پہن رکھی ہو تو وضو کرتے وقت اس کو ہلانا ضروری ہے، تاکہ پانی انگوٹھی کے نیچے تک پہنچ جائے، اور اگر انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اسے ہلانا مستحب ہے۔ [شامی: ۱/۴۳۸، کتاب الطہارۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



کان اور ناک کا زیور: کان اور ناک میں پہنے جانے والے زیور کو غسل کرتے وقت ہلانا ضروری ہے تاکہ پانی اندر پہنچ جائے۔

[شامی: ۱/۴۳۸، کتاب الطہارۃ]

ستر کھلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا: بدن کا چھپا ہوا حصہ کھل جانے یا بدن کے سارے کپڑے اتار دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ عوام میں ننگا ہونے یا ننگے بدن کو دیکھنے سے وضو ٹوٹنے کی جو بات مشہور ہے، وہ سراسر غلط ہے۔

[کتاب المسائل: ۱۵۳/۱]

سوالات

- ① کیا نیل پاش کے ہوتے ہوئے وضو صحیح ہو جائے گا؟
- ② بدن پر پینٹ لگا ہو تو کیا غسل صحیح ہو جائے گا؟
- ③ وضو میں تنگ انگوٹھی کو کیا کرنا چاہیے؟ ④ کیا ستر کھلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

غسل کے فرائض

سبق ۵

غسل میں تین فرض ہیں:

[شامی: ۱/۴۲۳، مطلب فی ایضا غسل]

① منہ بھر کر کلی کرنا۔

[شامی: ۱/۴۲۳، مطلب فی ایضا غسل]

② ناک میں پانی ڈالنا۔

③ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

[شامی: ۱/۴۲۷، مطلب فی ایضا غسل]

سوالات

- ① غسل میں کتنے فرائض ہیں؟ ② کیا غسل میں کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو غسل ہو جائے گا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سبق ۶ غسل کا مسنون طریقہ

سبق ۶

سب سے پہلے پاک ہونے کی نیت کرے، پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر شرمگاہ کو دھوئے، پھر بدن پر کہیں ناپاکی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھوئے، پھر مکمل وضو کرے، پھر سر پر پانی ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پانی ڈالے، پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالے، پھر باقی بدن پر پانی ڈالے، تین مرتبہ پورے بدن پر پانی ڈالنا سنت ہے، ساتھ ساتھ بدن کو ملے، صابن وغیرہ لگا لے۔ اس کا خاص خیال رکھے کہ نہاتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ ہو، اس لیے کہ عام طور پر نہاتے وقت ستر کھلا رہتا ہے۔

[شامی: ۴/۴۳۳، کتاب الطہارۃ، سنن غسل]

مسئلہ: اگر عورت کے بال چوٹی کی شکل میں بندھے ہوئے ہوں، تو غسل کے وقت نہ چوٹی کھولنا لازم ہے اور نہ پورے بال کا دھونا لازم ہے، بلکہ صرف بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا کافی ہے، اور اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو سارے بالوں کا دھونا لازم ہے۔

[شامی: ۴/۴۲۹، کتاب الطہارۃ]

سوالات

① غسل کا مسنون طریقہ بتائیے۔ ② نہاتے وقت کس طرف منہ کرنا منع ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

1

سبق ۷ غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

سبق ۷

- | | |
|---|-----------------------------|
| ① احتلام کا ہو جانا۔ (نیند میں منی کا نکلنا)۔ | [شامی: ۴/۴۵۳، کتاب الطہارۃ] |
| ② بیداری میں شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔ | [شامی: ۴/۴۵۳، کتاب الطہارۃ] |
| ③ ہمبستری کرنا، چاہے منی نہ نکلے۔ | [شامی: ۴/۴۵۸، کتاب الطہارۃ] |
| ④ حیض کے خون کا بند ہو جانا۔ | [شامی: ۴/۴۷۰، کتاب الطہارۃ] |
| ⑤ نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔ | [شامی: ۴/۴۷۰، کتاب الطہارۃ] |



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: بیماری یا کمزوری کی وجہ سے پیشاب کے راستے سے جو سفید پانی (لیکوریا) نکلتا ہے، وہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔ []
مسئلہ: جس عورت پر غسل واجب ہو، اس کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ البتہ ذکر و تسبیح پڑھنا درست ہے۔
[شامی: ۱/۴۹۳، ۴۹۷، منہل غسل]

سوالات

① غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ ② کیا سفید پانی کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
------------------------	-------	-------------	--------------

نماز کی ترکیب

سبق ۸

نماز پڑھنے کے لیے با وضو قبلے کی طرف رخ کر کے کھڑی ہو جائے اور جو نماز پڑھنا ہو اس کی نیت دل میں کر لے، جیسے فجر کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھ رہی ہوں۔ یہ نیت زبان سے بھی کہنا بہتر ہے۔ پھر دونوں ہاتھ دونوں اوڑھنی سے نکالے بغیر کندھوں تک اٹھائے اور تکبیر تحریمہ ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہہ کر سینے پر دونوں ہاتھ اس طرح رکھے کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر ہو، پھر ثنا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، پھر تعوذ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ پڑھے، پھر تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد آہستہ سے ”آمین“ کہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھے۔

پھر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے مثلاً:

اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتی ہوئی رکوع میں جائے، پھر رکوع کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيمِ“ کم سے کم تین مرتبہ پڑھے، پھر ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتی ہوئی اطمینان سے سیدھی کھڑی ہو جائے، پھر ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے، پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتی ہوئی سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْاَعْلٰی“، کم از کم تین مرتبہ پڑھے، پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتی ہوئی اطمینان سے بیٹھ جائے، پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْاَعْلٰی“، کم از کم تین مرتبہ پڑھے، پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لیے سیدھی کھڑی ہو جائے۔ پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ.....“ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ.....“ پڑھ کر کوئی سورہ پڑھے مثلاً:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

پھر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے اور تشهد پڑھے ”التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ...“ آخر تک۔ جب ”اَشْهَدُ“ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا لے ”لَا اِلٰهَ“ کہتی ہوئی شہادت کی انگلی اٹھائے اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ پر انگلی جھکا دے مگر حلقے کی حالت کو نماز کے اخیر تک برقرار رکھے، پھر درود شریف پڑھے ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...“ آخر تک،



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



پھر دعائے ماثورہ پڑھے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ...“ آخر تک، پھر ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کہتی ہوئی پہلے دائیں جانب سلام پھیرے پھر بائیں جانب، اس طرح دو رکعت نماز پوری ہوئی۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو ”اَلتَّحِيَّاتُ“ کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور (فرض نماز کے علاوہ) بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بقیہ رکعتیں پوری کر کے قعدہ اخیرہ میں بیٹھ جائے (فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورہ نہ پڑھے) اور التحیات، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔

سوالات

- ① نماز کی نیت کس طرح کریں گے؟
- ② تشهد میں انگلی کب اٹھائیں گے؟
- ③ کیا فرض کی تیسری رکعت میں سورہ پڑھیں گے؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

کلمات نماز

سبق ۹

تکبیر تحریمہ (نماز شروع کرتے وقت کہے): اَللّٰهُ اَكْبَرُ

[ترمذی: ۲۳۸، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَّ الْعَظِیْمِ

[ترمذی: ۲۶۱، ابن مسعود رحمہ اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کرتی ہوں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تسمیع (رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے): سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی جس نے اس کی تعریف کی۔ [بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

تحمید (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے): رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ [بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سجدے کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

ترجمہ: میں اپنے بلند رب کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ [ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

تسلیم (سلام پھیرتے وقت کہے): السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ترجمہ: تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ [ترمذی: ۲۹۵، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰

شنا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ [ترمذی: ۲۳۳، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



تشہد (التحیات)

سبق ۱۱

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

[بخاری: ۱۲۰۲، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے
نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک
بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

دروود شریف

سبق ۱۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [بخاری: ۳۳۷۰، عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

ترجمہ : اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔
اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳

دعاؤں کا ثورہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَ اَرْحَمِیْ اِنَّکَ

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ : اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بے شک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

[بخاری: ۸۳۴۰، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

نماز کے بعد کی دعائیں

سبق ۱۴

جب نماز سے فارغ ہو تو پہلے تین مرتبہ ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ“ کہے۔ [مسلم: ۱۳۶۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ،

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [مسلم: ۱۳۶۴، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور اکرام والے! تو بڑا بابرکت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

[ابوداؤد: ۱۵۲۲، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میری اس بات پر مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

فجر اور عصر کی فرض نمازوں کے بعد فوراً اور ظہر، مغرب اور عشاء میں سنن و نوافل کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَكْبَرُ پڑھے۔

[مسلم: ۱۳۷۷، عن عبد بن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۱۴۵/۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ]

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

مسائل

نماز کا مسنون طریقہ

سبق ۱۵

قیام اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا طریقہ

① تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ [سورۃ بقرہ: ۲۳۸؛ شامی: ۴۷۹/۳، سنن الصلاۃ]

② تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا۔ (لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے

باہر نہ نکالنا۔) [طبرانی کبیر: ۱۷۴۹۷، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما، جزء رفع الیدین للبخاری: ۲۲، عن عبد ربہ رضی اللہ عنہما]

شامی: ۴۷۹/۱، باب مقلد الصلاۃ؛ فصل]

[شامی: ۴۷۹/۴، سنن الصلاۃ]

③ ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

۴) اُنگیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی رکھنا اور نہ زیادہ بند رکھنا۔

[صحیح ابن خزمیہ: ۴۵۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۶۷۷، سنن الصلاۃ]

۵) دونوں پیروں کو قریب قریب رکھنا اور پیروں کی اُنگلیاں قبلے کی طرف رکھنا۔

[مصنف عبد الرزاق: ۵۰۶۹، عن عطاء بن ریحان عن عائشہ]

۶) حالت قیام میں نگاہ کو سجدے کی جگہ رکھنا۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۶۸۶، عن انس رضی اللہ عنہ: بشامی: ۳/۴۸۹، آداب الصلاۃ]

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

۱) داہنے ہاتھ کی تھیلی بائیں ہاتھ کی تھیلی کی پشت پر رکھنا۔

[بخاری: ۴۰۷، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ: بشامی: ۲/۱۷۲، سنن الصلاۃ]

۲) سینے پر ہاتھ رکھنا۔

[شامی: ۱/۴، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

رکوع کا طریقہ

۱) رکوع کی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جانا۔ [بخاری: ۸۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۴۰، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ [ابوداؤد: ۳۴۰، عن ابی حیدر رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۱۷۲، باب مقدمہ الصلاۃ]

۳) رکوع میں صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے اور جتنا ہو سکے سکر کر رکوع کرے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۸۷۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: بشامی: ۴/۱۷۳، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

۴) رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہنا۔

[ابوداؤد: ۸۸۶، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۴۰، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

۵) رکوع سے اُٹھتے ہوئے ”سَبِّحَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہنا اور کھڑے ہونے کے بعد ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہنا۔ [بخاری: ۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۴۰، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

۶) رکوع سے اُٹھ کر اطمینان سے بالکل سیدھا کھڑا ہونا۔

[بخاری: ۸۲۸، عن ابی حیدر رضی اللہ عنہ: بشامی: ۴/۴۰، باب مقدمہ الصلاۃ، فصل]

نوٹ: رکوع سے اُٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ”قومہ“ کہتے ہیں، یہ قومہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔ [بخاری: ۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: بشامی: ۳/۴۴۵، واجبات الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سجدے میں جانے کا طریقہ

① تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔ [بخاری: ۸۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۵۴/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

② پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھوں کو، پھر ناک کو پھر پیشانی کو۔

[ابوداؤد: ۸۳۸، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴۵/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

سجدے کا طریقہ

① دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔ [مسلم: ۹۲۳، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۵۵/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

② سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر رکھنا۔

[مسلم: ۱۱۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۵۴/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

③ سجدے میں پیٹ کو رانوں سے ملا دینا۔ [شامی: ۶۳/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

④ پہلوؤں کو بازوؤں سے ملا دینا۔ [شامی: ۶۳/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ دونوں کلائیوں کو زمین پر رکھنا۔ [شامی: ۱/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

⑥ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھنا۔

[ابوداؤد: ۸۸۶، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۶۳/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

⑦ سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کو کھڑا نہ کرنا اور دائیں طرف نکالنا اور خوب سمٹ کر

سجدہ کرنا۔ [شامی: ۷۲/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

⑧ سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملی ہوئی رکھنا۔

[صحیح ابن حبان: ۱۹۲۰، عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۵۳/۴، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

⑨ سجدے کی حالت میں نگاہیں ناک پر رکھنا۔ [شامی: ۴۸۹/۳، باب عقیدۃ الصلاۃ، فصل]

نوٹ: دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو ”جلسہ“ کہتے ہیں۔ یہ جلسہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔ [بخاری: ۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۴۴۵/۳، واجبات الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

① سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔ [بخاری: ۸۹، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۷۱، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

② سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔
[ابوداؤد: ۸۳۸، ابن ماجہ: ۱۵۵، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۵۵، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

قعدے کا طریقہ

① دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھنا۔
[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۳۲۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما، مسند امام اعظم: ۱۳۶، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۱، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

② دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور نگاہ گود پر رکھنا۔
[ابوداؤد: ۲۹۲، ابن ماجہ: ۸۲، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۳۸۹، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

③ قعدے میں التحیات پڑھنا۔ [بخاری: ۱۲۰۲، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۵۰، واجبات الصلاۃ]

④ تشهد میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر ”لَا إِلَهَ“ پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور ”إِلَّا اللَّهُ“ پر جھکا دینا۔ [ابوداؤد: ۲۶۱، ابن ماجہ: ۸۸۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۸۵، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

⑤ قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ [بخاری: ۳۳۷۰، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۹۱، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

⑥ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔ [بخاری: ۸۳۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۱۲۰، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

سلام پھیرنے کا طریقہ

① دونوں طرف سلام پھیرنا۔ [مسلم: ۱۳۴۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۱۲۸، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

② پہلے داہنی طرف سلام پھیرنا پھر بائیں طرف۔
[مسلم: ۱۳۴۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۱۲۸، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

③ سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑنا کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار (گال) نظر آجائے۔ [مسلم: ۱۳۴۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۱۲۸، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]

④ سلام میں فرشتوں کی نیت کرنا۔ [شامی: ۳/۱۳۵، باب حقیۃ الصلاۃ، فصل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

- ① نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ بتائیے۔ ② سجدے میں جانے کا طریقہ بتائیے۔
③ سلام پھیرنے کا طریقہ بتائیے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

پانچ نمازیں

سبق ۱۶

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

رکعت کی تعداد

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا	جمعہ
کل رکعات	۴	۱۲	۸	۷	۱۷	۱۴
سنت مؤکدہ	۲	۴	۴	۴	۴	۴
سنت غیر مؤکدہ	۴	۴	۴	۴	۴	۴
رکعات فرض	۲	۴	۴	۳	۴	۲
سنت مؤکدہ	۴	۲	۴	۲	۲	۴
سنت غیر مؤکدہ	۴	۴	۴	۴	۴	۴
نفل	۴	۲	۴	۲	۲	۲
واجب	۴	۴	۴	۴	۴	۴
نفل	۴	۴	۴	۴	۲	۴

[یو داؤد: ۱۷۵، عن علی رضی اللہ عنہ؛ بدائع الصنائع: ۹۱/۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی عدد رکعات؛ بدائع الصنائع: ۱/۲۶۹، صلاۃ الجمعة و بیان مقدارها؛

بدائع الصنائع: ۱/۲۸۳-۲۸۵، کتاب الصلاۃ، فصل الصلاۃ السبوت؛]

تنبیہ: سنت مؤکدہ ضرور پڑھیں، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۱۷

نماز کے شرائط

نماز کے باہر سات فرائض ہیں، جنہیں ”شرائط“ کہتے ہیں۔

- ① بدن کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلوٰۃ]
- ② کپڑوں کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلوٰۃ]
- ③ جگہ کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۴۲، باب شروط الصلوٰۃ]
- ④ ستر کا چھپانا۔ (چہرہ، ہتھیلی اور قدم کے علاوہ عورت کا پورا جسم ستر ہے۔) [شامی: ۳/۲۴۹، باب شروط الصلوٰۃ]
- ⑤ نماز کا وقت ہونا۔ [بدائع الصنائع: ۱/۱۲۱، فصل فی شرائط ارکان الصلوٰۃ]
- ⑥ قبلے کی طرف رخ کرنا۔ [شامی: ۳/۳۳۰، باب شروط الصلوٰۃ]
- ⑦ نیت کرنا۔ [شامی: ۳/۲۸۵، باب شروط الصلوٰۃ]

سوالات

① نماز کے شرائط کسے کہتے ہیں؟ ② نماز کے شرائط سنائیے۔

③ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

نماز کے ارکان

سبق ۱۸

نماز کے اندر چھ فرائض ہیں جنہیں ”ارکان“ کہتے ہیں۔

- ① تکبیر تحریمہ (اللّٰهُ أَكْبَرُ) کہنا۔ [شامی: ۳/۶۳۷، کتاب الصلوٰۃ، باب مدخل الصلوٰۃ]
- ② قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/۳۸۱، کتاب الصلوٰۃ، باب مدخل الصلوٰۃ]
- ③ قرأت کرنا (قرآن مجید پڑھنا)۔ [شامی: ۳/۳۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب مدخل الصلوٰۃ]
- ④ رکوع کرنا۔ [شامی: ۳/۳۹۲، کتاب الصلوٰۃ، باب مدخل الصلوٰۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



⑤ دونوں سجدے کرنا۔ [شامی: ۳/۳۹۳، کتاب الصلاۃ، باب صفت الصلاۃ]

⑥ قعدہ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ۳/۳۹۶، کتاب الصلاۃ، باب صفت الصلاۃ]

سوالات

① نماز کے ارکان کسے کہتے ہیں؟ ② نماز کے ارکان سنائیے۔

③ تیسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلّمہ دستخط والدین

نماز کے واجبات

سبق ۱۹

وہ چیزیں جو بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے۔

① فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعتوں میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۲۶، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

② فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۲۶، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

③ سورہ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۳۴، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

④ قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدے میں ترتیب قائم رکھنا۔

[شامی: ۳/۴۳۴، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑤ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/۴۴۵، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑥ جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

[شامی: ۳/۴۴۵، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑦ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

[شامی: ۳/۴۴۴، باب صفت الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

⑧ قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنے کی مقدار

[شامی: ۳/۴۴۴، باب عقدہ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

بیٹھنا۔

[شامی: ۳/۴۵۰، باب عقدہ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑨ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

[شامی: ۳/۴۵۶، باب عقدہ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

⑩ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

⑪ وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

[شامی: ۳/۴۵۷، باب عقدہ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

سوالات

① تعدیل ارکان کا حکم بتائیے۔ ② تشہد کا حکم بتائیے۔

③ قعدہ اولیٰ کا حکم بتائیے۔ ④ نماز کے چند واجبات سنائیے۔

⑤ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سجدہ سہو کے مسائل

سبق ۲۰

”سہو“ کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ کبھی نماز میں شیطان طرح طرح کے وساوس اور خیالات ڈال کر نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس غلطی کی تلافی کے لیے شریعت میں ”سجدہ سہو“ کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات محسوس کرے تو (اخیر قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد) بیٹھے بیٹھے دو سجدے اور کر لے۔

[مسلم: ۱۲۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]



سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

① نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے، جیسے قعدہ اولیٰ چھوٹ جائے۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

② کسی واجب میں بھول سے تاخیر ہو جائے، جیسے سورہ فاتحہ کو سورہ کے بعد پڑھ لے۔
[البحر الرائق: ۱۰/۲۰۱، باب سجود السہو]

③ کسی فرض میں بھول سے تاخیر ہو جائے، جیسے قعدہ اولیٰ میں تشهد کے بعد ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ تک درود پڑھنے سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہو جائے۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

نوٹ: فرض اور واجب میں تاخیر سے اتنی تاخیر مراد ہے کہ جس میں تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْأَعْلَى“ کہا جاسکے۔
[شامی: ۳/۲۶۴، باب شروط الصلاۃ]

④ کسی فرض کو بھول سے دوبارہ ادا کر دے، جیسے دو رکوع کر دے، یا تین سجدہ کر لے۔
[شامی: ۳/۴۶۱، واجبات الصلاۃ]

مسئلہ: کوئی فرض بھولے سے بھی چھوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدہ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔
[شامی: ۴/۴۷۵، باب ملغیہ الصلاۃ]

مسئلہ: کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے، تو نماز لوٹانا ضروری ہے، سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سجود السہو]

مسئلہ: کوئی سنت یا مستحب چھوٹ جائے تو نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔
[شامی: ۳/۴۷۱، سنن الصلاۃ]

مسئلہ: فرض، واجب، سنت اور نفل نمازوں میں سے کسی بھی نماز میں سجدہ سہو کو واجب کرنے والی کوئی چیز پائی جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔
[بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴]

مسئلہ: اگر کسی عورت کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو اس کی تین شکلیں ہیں:



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

① شک کبھی کبھار پیش آتا ہو، شک کی عادت نہ ہو تو نماز توڑ دے یا بیٹھ کر سلام پھیر دے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجود السہو]

② بار بار شک کی نوبت آتی ہو تو غالب گمان پر عمل کر لے، یعنی جتنی رکعت پڑھنے کا زیادہ گمان ہو اتنی رکعت شمار کر کے نماز پوری کر لے، اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجود السہو]

③ بار بار شک کی نوبت آتی ہو اور کسی عدد کا بھی غالب گمان نہ ہو، تو کم عدد لے کر نماز پوری کر لے اور آگے کی ہر رکعت میں قعدہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجود السہو]

مسئلہ: نماز کے بعد رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کا یقین ہو جائے تو دوبارہ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔
[شامی: ۵/۳۹۴، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر کوئی عورت نماز کے دوران کسی فکر یا خیال میں ایسا کھو گئی کہ اس کی وجہ سے کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں ایک رکن کے بقدر تاخیر ہو گئی، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ مثلاً کوئی عورت جب دوسری رکعت کے لیے کھڑی ہوئی تو کچھ دیر تک کوئی بات سوچتی رہی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی تو سورۃ فاتحہ میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگا۔ [شامی: ۵/۳۹۶، باب سجود السہو]

سجدہ سہو کا طریقہ

قعدہ اخیرہ میں تشهد پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیرے اور ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے اور نماز کے سجدے کی طرح دو سجدے کرے اور اس میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھے، جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو بیٹھ کر تشهد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ [شامی: ۵/۳۴۶، باب سجود السہو]

مسئلہ: اگر کسی عورت نے التحیات کے بعد سلام پھیرے بغیر سجدہ سہو کر لیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔
[شامی: ۵/۳۴۶، باب سجود السہو]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: اگر کسی عورت نے بھول کر دونوں طرف سلام پھیر لیا، پھر سجدہ سہو یاد آیا، تو سجدہ سہو کر لے، نماز درست ہو جائے گی۔
[شامی: ۵/۳۸۸، باب سجدہ سہو]

مسئلہ: اگر نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تب بھی ایک مرتبہ سجدہ سہو کرنا کافی ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۵۴، باب سجدہ سہو]

سوالات

- ① سہو کے معنی کیا ہیں؟
- ② سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟
- ③ رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
- ④ سجدہ سہو کا طریقہ بتائیے۔
- ⑤ نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تو کتنی مرتبہ سجدہ سہو کریں گے؟

چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
-------------------------	-------	-------------	--------------

نماز کے مفسدات

سبق ۲۱

ایسی چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

- ① نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔

[شامی: ۴/۴۱۶، کتاب الصلوٰۃ، باب بلغسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا]

- ② نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پر ”آمین“ کہنا۔ [شامی: ۴/۴۳۶، کتاب الصلوٰۃ، باب بلغسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا]

- ③ کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنایا آہ، اُوہ یا اُف کرنا۔

[شامی: ۴/۴۳۲، کتاب الصلوٰۃ، باب بلغسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا]

- ④ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

[شامی: ۴/۴۵۱، کتاب الصلوٰۃ، باب بلغسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا]

- ⑤ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنی خراب ہو جائے۔

[شامی: ۴/۴۷۹، کتاب الصلوٰۃ، باب بلغسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

⑥ نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والی یہ سمجھے کہ یہ عورت نماز میں نہیں ہے۔
[شامی: ۴/۳۵۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑦ نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھا لینا۔
[شامی: ۴/۳۴۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑧ قبلے کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔
[شامی: ۴/۳۶۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑨ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔
[شامی: ۴/۳۵۸، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑩ نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔
[شامی: ۴/۳۷۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑪ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔
[شامی: ۴/۳۶۰، کتاب الصلاۃ، باب الایمان]

سوالات

① نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ② نماز کے ۶ مفاسدات سنائیے۔

③ نماز میں فرض چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

⑤ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

اوقاتِ نماز

سبق ۲۲

نماز کو ادا کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل درست نہ ہوگی اور وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

① فجر کی نماز کا وقت : صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔
[شامی: ۳/۹۹، کتاب الصلاۃ]

② ظہر کی نماز کا وقت : زوال کے بعد سے ہر چیز کا سایہ اس کے دو گنا ہونے تک۔
[شامی: ۳/۱۰۴، کتاب الصلاۃ]

③ عصر کی نماز کا وقت : ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے سورج کے ڈوبنے تک۔
[شامی: ۳/۱۰۹، کتاب الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



④ مغرب کی نماز کا وقت : سورج کے ڈوبنے کے بعد سے مغرب کی طرف آسمان پر رہنے والی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک۔

[شامی: ۱۱۳/۳، کتاب الصلاۃ]

⑤ عشاء کی نماز کا وقت : آسمان کی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک۔

[شامی: ۱۱۴/۳، کتاب الصلاۃ]

نماز کے مکروہ اوقات

مندرجہ ذیل اوقات میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چاہے فرض نماز یا نفل، ادا ہو یا قضا۔ اسی طرح سجدہ تلاوت کرنا بھی منع ہے۔

① سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے سورج کے بلند ہونے تک تقریباً ۲۰ منٹ۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

② سورج بالکل سر پر آجانے سے سورج کے ڈھلنے تک تقریباً ۵ منٹ۔ (اسے عرف میں

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

زوال کہتے ہیں)۔

③ سورج میں پیلا پن آنے سے لے کر اس کے ڈوبنے تک تقریباً ۲۰ منٹ۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

مسئلہ: عصر کی نماز کو سورج پیلا پڑ جانے تک مؤخر کرنا منع ہے، لیکن کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو صرف اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں۔

[شامی: ۱۲۹/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

[شامی: ۱۵۳/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

① صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

② عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے پیلا پڑنے سے پہلے تک۔

[شامی: ۱۵۳/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

سوالات

① فجر کی نماز کا وقت بتائیے۔ ② عشا کی نماز کا وقت بتائیے۔

③ کن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے؟

⑤ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

وتر کی نماز

سبق ۲۳

وتر کی نماز واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے، وتر کی نماز عشا کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ادا کی جاسکتی ہے۔

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد تین رکعت وتر کی نیت باندھ لے، دوسری رکعت کے قعدے میں ”التحیات“ پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہو جائے اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتی ہوئی ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع کر کے بقیہ نماز مکمل کر لے۔

[شامی: ۱۱۳/۳، اوقات الصلاة: ۱۱۲/۵-۱۲۴، باب وتر]

اور جب نماز سے فارغ ہو تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے:

[نسائی: ۱۷۲۹، ابن ابی بن حبیب رحمہ اللہ عنہ]

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ



وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي
وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى
عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

[مصنف: ابن ابی شیبہ: ۷۰۲، ۷۰۳، عن عمر بن الخطاب: مصنف عبد الرزاق: ۴۹۷۸، عن علی بن ابی طالب: ۴۹۷۸]

ترجمہ : اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔
نوٹ : دعائے قنوت کی جگہ کوئی اور دُعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ وہ دُعائیں پڑھے جو حدیث سے ثابت ہیں۔ یہ مختلف الفاظ سے کتب حدیث میں مروی ہے۔

سوالات

① وتر کی نماز کا وقت بتائیے۔ ② وتر کی نماز کا طریقہ بتائیے۔

③ دعائے قنوت سنائیے۔

۵۔ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
------------------------------	-------	-------------	--------------

بیماری کی نماز

سبق ۲۲

نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی، البتہ اس میں کچھ سہولت ضرور ہو جاتی ہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

- ① بیمار میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔
- ② کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔
- ③ بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔
- ④ سر میں چکر آ کر گر جانے کا ڈر ہو۔
- ⑤ کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو لیکن رکوع، سجدہ نہ کر سکتی ہو۔

ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع سجدہ کر سکتی ہے تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کر سکتی تو رکوع سجدہ اشارے سے کرے، البتہ سجدہ کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

[شامی: ۴۰۲/۵، باب صلاۃ المريض]

کن صورتوں میں لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں:

- ① چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے لیکن پھیلا نا نہیں چاہیے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ لگا دے تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے، یہ صورت افضل ہے۔

- ② کروٹ پر لیٹ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر لے اور دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

[شامی: ۴۰۲/۵-۴۰۳، باب صلاۃ المريض]

جب لیٹ کر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے، پھر اگر ایک رات دن (پانچ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نمازوں) سے زیادہ اس کی یہی حالت رہے تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں اور اگر اس میں ایک دن رات یا اس سے کم میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا اس کے ذمے لازم ہوگی۔

[شامی: ۵/۳۰۳، باب صلاۃ المرنین]

سوالات

① کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

② بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔

③ لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

۶

سبق ۲۵ گھر میں موت ہو جانے کا بیان

جب کسی عورت پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں، یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں، ناک ٹیڑھی ہو جائے، کنپٹیاں دب جائیں اور سانس جلدی جلدی چلنے لگے تو چاہیے کہ اس کو داہنی کروٹ پر قبلہ رخ لٹائیں اور مستحب یہ ہے کہ کلمہ شہادت یا کلمہ طیبہ کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی نیک عورت اس کے پاس بلند آواز سے بار بار کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تاکہ سن کر وہ بھی پڑھ لے لیکن اس کو پڑھنے کے لیے اصرار نہ کریں، اس لیے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے، اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو تلقین کرنے والی چپ ہو جائے لیکن اگر اس کے بعد وہ کوئی دنیوی بات کرے تو پھر اسی طرح تلقین کریں اور مستحب ہے کہ اس کے پاس سورہ یٰس پڑھی جائے، خوشبو رکھی جائے اور نیک ومتقی عورتیں اس کے پاس موجود ہوں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

پھر جب موت واقع ہو جائے تو یہ دعا پڑھیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاحْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

[مسلم: ۲۱۶۶، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

اور ہاتھ پیرسیدھے کر دیں پھر کپڑے کی پٹی سے اس کی ٹھوڑی سر کے ساتھ باندھ دیں تاکہ منہ نہ کھلے اور دونوں پیر کے انگوٹھے ایک دوسرے سے باندھ دیں تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائے اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور آنکھ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيَّ اَمْرًا، وَسَهِّلْ عَلَيَّ مَا بَعْدَهُ، وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ، وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور حضرت محمد ﷺ کے مذہب پر، اے اللہ! اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ زمانہ آسان فرما جو اب اس کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار سے مشرف فرما اور جہاں یہ گیا ہے (یعنی آخرت میں) اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے (یعنی دنیا سے)۔

پھر اس کے بعد ایک چادر اڑھا دیں اور چار پائی یا چوکی پر رکھیں، زمین پر نہ چھوڑیں، پھر اس کے رشتہ دار اور دوست و احباب کو خبر کر دیں تاکہ اس کی نماز میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں اور اس کے لیے دعا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔

نوٹ: میت کو غسل دینے سے پہلے میت کے قریب قرآن پڑھنا منع ہے۔ نیز حیض و نفاس والی عورتیں بھی میت کے قریب نہ جائیں۔

[مراتی الفلاح: ۲۱۰/۱-۲۱۳، باب احکام الجنائز]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

- ① مرنے والے کے پاس بلند آواز سے کیا پڑھنے کا حکم ہے؟
- ② جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہوئے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- ③ میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کی داڑھی سر سے باندھتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟
- ④ میت کے پاس غسل دینے سے پہلے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۶ میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ

جس تختہ پر میت کو غسل دینا ہے اس کو تین دفعہ لوبان کی دھونی دیں اور مردے کو اس پر لٹائیں اور بدن کے کپڑے چاک کر کے نکالیں اور ایک موٹا کپڑا ستر پر ڈال کر بدن کے کپڑے اندر ہی اندر اتار لیں اور پھر پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیریں (دھیان رہے کہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی بلا دستوں کے ہاتھ لگانا جائز نہیں) پھر نجاست خارج ہو تو بائیں ہاتھ میں دستانے پہن کر استنجا کرائیں اور پانی سے پاک کریں۔ اس کے بعد وضو کرائیں: پہلے منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنی سمیت دھلائیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر دونوں پیر دھلائیں، پھر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیریں اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیریں تو بھی جائز ہے۔ (خاص کر میت کا انتقال جنابت کی حالت میں یا حیض و نفاس میں ہوا ہو تو اس طرح سے منہ، ناک میں روئی کے ذریعے پانی پہنچانے کا اہتمام کریں) اور ناک، منہ اور کانوں میں روئی بھر دیں تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جانے پائے۔ جب وضو ہو جائے تو سر کو صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے وہ صاف ہو جائے دھو ڈالیں۔ پھر مردے کو بائیں کروٹ لٹا کر پیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں یہاں تک کہ بائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کا ٹیک لگا کر ذرا بٹھائیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور بائیں، اگر کچھ ناپاکی نکلے تو اس کو پونچھ ڈالیں، وضو اور غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور کا فور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ دیں۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی بھی کافی ہے، اسی سے نہلا دیں، بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں۔

نوٹ: نہلانے کا جو طریقہ بیان ہوا وہ سنت ہے، اگر کوئی اس طرح نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

جب میت کو نہلا چکیں تو سر پر عطر لگا دیں اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کا فور مل دیں، بعض لوگ کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھایا کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت ہے، جتنا شریعت میں آیا ہے اس سے زیادہ نہ کریں۔

[مراتی الفلاح: ۲۱۳/۱-۲۱۵، باب احکام الجنائز]

مسئلہ: بالوں میں کنگھی نہ کریں، نہ ناخن کاٹیں، نہ کہیں کے بال کاٹیں، سب اسی طرح رہنے دیں۔

[مراتی الفلاح: ۲۱۵/۱، باب احکام الجنائز]

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ میت کا رشتہ دار غسل دے ورنہ کوئی دین دار نیک عورت غسل دے۔

[مراتی الفلاح: ۲۱۴/۱، باب احکام الجنائز]

مسئلہ: اگر شوہر کا انتقال ہو گیا ہو تو بیوی کا اپنے شوہر کو نہلا نا اور کفنا نادرست ہے اور اگر بیوی وفات پائی ہو تو خاوند کو اپنی بیوی کا بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں، البتہ دیکھنا اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے۔

[شامی: ۲۳۲/۶، باب صلاۃ الجنائز]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



تنبیہ: اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھیں تو کسی سے نہ کہیں، اگر خدا نخواستہ موت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور اس کا چرچا بالکل نہ کریں کہ یہ سب ناجائز ہے۔

[شامی: ۲/۲۵۵، باب صلاۃ الجنائز]

مسئلہ: غسل دینے والے کو بھی بعد میں غسل کر لینا مستحب ہے۔ [مراتی الفلاح: ۱/۳۸، باب احکام الجنائز]

سوالات

① میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ ② میت کو غسل دینا کس کے لیے بہتر ہے؟

③ میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا کیسا ہے؟

④ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

میت کو کفن دینے کا بیان

سبق ۲۷

میت کو نہلانے کی طرح اس کو کفن دینا بھی فرض کفایہ ہے۔

عورت کے لیے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں: ① لفافہ یا چادر میت کے قد سے ایک ہاتھ لمبی ہونی چاہیے۔ ② ازار سر سے پاؤں تک۔ ③ کرتا مونڈھے سے ٹخنوں تک۔ ④ سینہ بند سینہ سے گھٹنوں یا ناف تک (رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے)۔ ⑤ سر بند یا اوڑھنی تین ہاتھ لمبی۔

اگر کوئی پانچ کپڑوں میں کفن نہ دے بلکہ فقط تین کپڑوں (ازار، چادر اور اوڑھنی) میں کفن دے، تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ تین کپڑوں سے کم میں کفن دینا مکروہ اور برا ہے، ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو تین سے کم کپڑوں میں کفن دینا درست ہے۔ سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے، نیا اور پرانا یکساں ہے۔ مردوں کے لیے خالص ریشمی یا رنگین کپڑے کا کفن مکروہ ہے، البتہ عورت کے لیے جائز ہے۔

[مراتی الفلاح: ۱/۲۱۶، ۲۱۷، باب احکام الجنائز]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

نوٹ: کفن میں کوئی کپڑا سلاہوا نہ ہو، کرتے کو درمیان سے صرف کاٹ لیں۔

سوالات

① عورتوں کے لیے مسنون کفن کتنے ہیں؟

② سب سے اچھا کفن کون سا ہے؟

۶	چھپے مینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	-----------------------	-------	-------------	--------------

سبق ۲۸ کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

عورت کے لیے پہلے چادر بچھائیں، اس کے اوپر ازار، اس کے اوپر سینہ بند اور اس کے اوپر کرتا بچھائیں، پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتا پہنائیں، کرتا پہنانے کے بعد اس کے سر کے بالوں کو دو حصوں میں کر کے اس کے سینہ کے اوپر ڈال دیں، پھر سر بند (اڑھنی) کو اس کے اوپر ڈال دیں۔ اس کے بعد سینہ بند کو سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر اس کے اوپر ازار پھر لفافہ لپیٹیں، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی کپڑے کی پٹی سے سر اور پیر کی طرف کفن کو باندھ دیں۔ سینہ بند، ازار کے اوپر بھی باندھا جاسکتا ہے یا سارے کفنوں کے اوپر سینہ بند لپیٹنا بھی درست ہے۔ کفن دینے کے بعد تو رخصت کریں کہ مرد حضرات نماز جنازہ پڑھ کر دفن دیں۔

[مراتی الفلاح: ۲۱۶/۱، ۲۱۷، باب احکام الجنائز]

مسئلہ: سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھ دے تو بھی درست ہے۔ [مراتی الفلاح: ۲۱۶/۱، ۲۱۷، باب احکام الجنائز]

مسئلہ: جو شخص جس شہر میں وفات پائے اس کو وہیں دفنانا بہتر ہے، دوسری جگہ لے جانا مناسب نہیں، ہاں اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں، اسی طرح کفن پر یا میت کے سینہ پر کا فور سے یا روشنائی سے کلمہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔

سوالات

① عورت کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

② کفن میں یا قبر میں کچھ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

قضا نماز

سبق ۲۹

کسی بھی عبادت کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد ادا کرنے کو ”قضا“ کہتے ہیں، جیسے فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جائے تو یہ نماز قضا کہلائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ [سورہ نساء: ۱۰۳]

اس لیے ہر فرض نماز کو اس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہے، بغیر کسی مجبوری کے نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ [ترمذی: ۱۸۸، ابن ماجہ، بیہقی، ترمذی]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص کی ایک بھی نماز چھوٹ گئی، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [مسند احمد: ۶۴۲-۶۴۳، ابن ماجہ، بیہقی، ترمذی]

لہذا جہاں تک ہو سکے نمازوں کو قضا کرنے سے بچنا چاہیے، لیکن پھر بھی اگر کوئی نماز قضا ہو جائے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور آئندہ نماز کو قضا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور اس نماز کی جلد از جلد قضا کر لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

یا نماز کے وقت سوتا رہ جائے، تو اس کی تلافی یہی ہے کہ جب یاد آ جائے نماز پڑھ لے۔
[مسلم: ۱۶۰۰، ابن انس رضی اللہ عنہما]
فرض اور وتر نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے۔ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔
تین مکروہ اوقات (طلوع آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب) کے علاوہ کسی بھی وقت
قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔
[شامی: ۳۱۲/۵، باب قضا، الفوائد]

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے، صرف نیت کا تھوڑا سا فرق
ہے کہ جو نماز قضا ہوگئی ہو اس کا وقت اور دن متعین کر کے نیت کرے کہ میں فلاں دن کی فلاں
وقت کی نماز پڑھ رہی ہوں، مثلاً اس طرح نیت کرے کہ میں گذشتہ کل کی یا اتوار کے دن کی
فجر کی نماز قضا کرتی ہوں۔ نیت کرنے کے بعد جس طرح ادا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح قضا
نماز بھی پڑھے۔
[شامی: ۳۳۴/۵، باب قضا، الفوائد]

مسئلہ: اگر کسی عورت کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یا دنہ ہوں تو اس طرح
نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتی
ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتی ہوں۔ جب بھی قضا نماز پڑھے اسی طرح نیت
کرے۔
[شامی: ۳۳۴/۵، باب قضا، الفوائد]

مسئلہ: اگر کسی بے نمازی عورت نے توبہ کر لی اور نماز پابندی سے پڑھنے لگی تو اس کے لیے
ضروری ہے کہ اس کی جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا اندازہ لگا کر لکھ لے اور روزانہ کچھ نہ کچھ
قضا نمازیں وقت نکال کر پڑھتی رہے، توبہ کرنے سے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن جو
نمازیں چھوڑ دی تھیں وہ معاف نہیں ہوں گی، ان کی قضا لازم ہے۔ قضا نمازوں کو ادا کرنے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے یا بعد میں ایک دو وقت کی قضا نماز پڑھ لے۔

[المحرر الرائق: ۸۶/۲، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ: اگر بالغ ہونے کے بعد عورت کی نماز قضا نہ ہوئی ہو یا قضا ہوئی ہو لیکن اس نے بعد میں پڑھ لی ہو، اب اس کے ذمہ ایک بھی نماز نہ ہو، تو اسے شریعت میں ”صاحب ترتیب“ کہتے ہیں۔ ایسے عورت کے لیے ضروری ہے کہ جب کبھی کوئی نماز قضا ہو پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ لیکن جو عورت صاحب ترتیب نہ ہو، اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ اگلی نماز سے پہلے پہلے قضا پڑھ لے، ٹال مٹول اور سستی نہ کرے۔

[شامی: ۳۱۲/۵، ۳۱۸، باب قضاء الفوائت]

سوالات

- ① قضا نماز کسے کہتے ہیں؟
- ② نماز چھوڑنا کیسا ہے؟
- ③ وتر کی قضا لازم ہے یا نہیں؟
- ④ قضا نماز کس وقت میں پڑھی جاسکتی ہے؟
- ⑤ قضا نماز پڑھنے کا طریقہ بتائے۔
- ⑥ قضا نماز کی نیت کیسے کریں گے؟
- ⑦ کیا توبہ کرنے کے بعد نماز قضا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟
- ⑧ صاحب ترتیب کسے کہتے ہیں؟

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

۷

تراویح کی اہمیت

سبق ۳۰

حدیث: جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت میں گزارے گا، اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

[بخاری: ۳۷، ابن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رمضان المبارک کی ایک امتیازی عبادت ”نماز تراویح“ ہے، جو اپنی الگ شان رکھتی



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

ہے، اس کے ذریعہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے اور عبادت کے شوق میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں تین دن مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھائی لیکن جب جمع زیادہ بڑھنے لگا اور صحابہ کرام کے رضی اللہ عنہم کے غیر معمولی ذوق و شوق کو دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ کر دی جائے تو آپ ﷺ نے یہ سلسلہ موقوف کر دیا۔ لیکن آپ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں کثرت عبادت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، جو لوگ قرآن کریم کے حافظ تھے وہ خود نوافل میں قرآن پڑھتے اور جو حافظ نہ تھے وہ کسی حافظ کی اقتدا میں قرآن کریم سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

مدینہ منورہ کے ایک تابعی عالم ثعلبہ ابن ابی مالک قرظی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی رات میں نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ وہ حضرات ہیں جن کو قرآن کریم حفظ نہیں ہے، حضرت ابی بن کعب نماز میں قرآن پڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتدا میں قرآن سن رہے ہیں، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انھوں نے بہت اچھا کیا اور آپ ﷺ نے ان کے بارے میں کوئی ناگواری کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ [سنن کبریٰ: ۹۴/۱۷۷]

اس تفصیل سے اتنا یقیناً معلوم ہو گیا کہ دور نبوت میں رمضان کی وہ خصوصی نماز جسے بعد میں تراویح کا نام دیا گیا، یقیناً پڑھی جاتی رہی اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اس نماز سے بخوبی واقف تھے اور تنہا یا جماعت سے اسے پڑھا کرتے تھے۔ پھر دور صدیقی اور دور فاروقی کے ابتدائی زمانہ تک یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ مسجد میں تنہا یا چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر تراویح کی نماز پڑھتے ہیں، آپ نے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مناسب سمجھا کہ تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کر دی جائے (کیوں کہ جس خطرہ و وجوب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی جماعت کا سلسلہ موقوف کر دیا تھا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خطرہ باقی نہ رہا تھا) اس لیے آپ نے صحابہ میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح کا امام مقرر فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں تراویح پڑھنے لگے۔ [بخاری: ۲۰۱۰، عن عبد الرحمن بن عبد القاری رضی اللہ عنہ]

حضرت یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان میں رمضان کے مہینے ۲۳ رکعتیں (۲۰ رکعات تراویح اور ۳ رکعت وتر) پڑھا کرتے تھے۔ [موطا امام مالک: ۳۸۰، اسنادہ قوی باب ما جاء فی قیام رمضان]

حافظ بن حجر عسقلانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے دورات میں بیس رکعتیں پڑھائیں، جب تیسری رات ہوئی لوگ جمع ہوئے مگر حضور ﷺ تشریف نہیں لائے، پھر صبح کے وقت ارشاد فرما: مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی تو تم اس کو نبھانہ سکو گے۔ [تلخیص حبیر: ۵۳/۲، ابی ملاء الطوایف متفق علی صحیحہ]

خلاصہ یہ کہ ۲۰ رکعت تراویح احادیث سے ثابت ہے اور ہر دور میں مسلمان مرد و عورت اس کو اہتمام سے ادا کرتے رہے ہیں، اس لیے ہمیں بھی اسے خوب اہتمام سے ادا کرنا چاہیے۔ رمضان المبارک کی راتیں نہایت قیمتی ہوتی ہیں، اس میں جتنی بھی عبادت کی جائے کم ہے، نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہم رات بھر عبادتوں میں مصروف رہتے تھے۔ [کتاب المسائل: ۹/۱، ۴۷۹، ۴۸۱]

ہم اگر تراویح کی بیس رکعت میں بھی سستی برتیں تو ہم سے زیادہ محروم کون ہو سکتا ہے۔ اللہ ہم سب کو رمضان کی مبارک راتوں میں عبادت کا خصوصی اہتمام نصیب فرمائے۔ (آمین)



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تراویح کی نماز

رمضان المبارک کے مہینہ میں عشا کی فرض اور سنت نماز کے بعد وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اُسے ”تراویح کی نماز“ کہتے ہیں۔

ہر عورت پر تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بغیر عذر چھوڑنے والی عورت گنہگار ہوگی۔

[شامی: ۲۳/۵، ۲۴۲، باب الوتر والوافل]

تراویح کا وقت: جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے اسی رات سے تراویح کی نماز شروع ہو جاتی ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک پڑھنا لازم ہے۔ تراویح کا وقت عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وتر تراویح کے بعد پڑھی جائے لیکن اگر کوئی وتر تراویح سے پہلے پڑھ لے، تب بھی درست ہے۔

[شامی: ۲۴۰/۵، باب الوتر]

تراویح کا طریقہ: عشا کی فرض اور سنت نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نیت سے دو دو رکعت کر کے دس سلاموں سے بیس رکعتیں پڑھیں اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کریں، اس وقفہ کو ”ترویجہ“ کہتے ہیں، ترویجہ کے معنی آرام کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ اُس وقفہ میں ذکر، دعا وغیرہ میں مشغول رہے۔ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے، اس سے زائد مستحب ہے۔

[شامی: ۲۴۱/۵، ۲۴۹، باب الوتر]

مسئلہ: اگر عورت نے بھول کر تراویح کی تین رکعتیں پڑھ لی، اگر دوسری رکعت پر قعد کر لیا تو دو رکعت صحیح ہو گئیں اور تیسری باطل ہو گئی، اخیر میں سجدہ سہو کر لیں، تیسری رکعت میں جو حصہ قرآن پڑھا ہے اسے دہرائیں اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں رکعتیں باطل ہو گئیں، ان میں پڑھا ہوا قرآن دہرایا جائے گا۔

[شامی: ۲۱۵/۵، باب الوتر، فتاویٰ رحیمیہ جدید: ۶/۲۵۵]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: اگر ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تو چاروں رکعتیں صحیح ہو گئیں اور سجدہ سہولازم نہ ہوگا اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا تو صرف آخری دو رکعتیں معتبر ہوں گی اور پہلی دو رکعتیں باطل ہو جائیں گی، لہذا ان دو رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن دوہرایا جائے گا اور اخیر میں سجدہ سہولازم ہوگا۔ [شامی: ۲۱۵/۵، باب الوتر، احسن الفتاویٰ: ۵۱۲/۳]

سوالات

- ① تراویح کی اہمیت بیان کیجئے۔ ② نماز تراویح کا وقت بتائیے؟
- ③ تراویح کی نماز کا طریقہ بتائیے؟
- ④ تراویح کی نماز میں چار رکعت ایک سلام سے پڑھی تو کیا حکم ہے؟

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

روزے کے مسائل

سبق ۳۱

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات (صحبت) سے رکے رہنے کا نام ”روزہ“ ہے۔ [شامی: ۳۱۲/۷، کتاب الصوم]

عربی زبان میں روزہ رکھنے کو ”صوم“ اور روزہ کھولنے کو ”إفطار“ کہتے ہیں۔

روزے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ [سورۃ البقرہ: ۱۸۳]

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے سوائے روزے کے، اس کے بارے میں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بندے کی طرف سے خاص میرے لیے ایک تحفہ ہے اور میں ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کا انعام و ثواب دوں گا، میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہش نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اور روزے دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

[مسلم: ۲۷۶۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی شرعی عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے، پھر وہ اس کی جگہ عمر بھر بھی روزے رکھے، تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔

[ترمذی: ۷۲۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

روزے کی نیت

روزے کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے۔ روزے کی نیت یہ ہے کہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔

[شامی: ۷/۳۴۱، کتاب الصوم]

روزے کی نیت کا وقت

① رمضان شریف اور سنت و نفل روزوں میں نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر آدھے دن تک ہے، البتہ صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لینا افضل ہے۔ لہذا اگر کوئی عورت سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد نیند سے بیدار ہوئی تو وہ بھی بغیر کھائے پیے روزہ رکھ سکتی ہے۔

[شامی: ۷/۳۳۲، کتاب الصوم]

نوٹ: آدھے دن سے مراد صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا آدھا دن ہے۔ اس کو ”نصف نوحہ“



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



کُبریٰ، بھی کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر چھ بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے غروب آفتاب ہو، تو پورا دن بارہ گھنٹے کا ہوگا اور آدھا دن بارہ بجے ہوگا۔
[شامی: ۳۳۵/۷، کتاب الصوم]

② رمضان شریف کے قضا روزوں، نفل کے قضا روزوں اور کفارے کے روزوں میں صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لینا ضروری ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد ان روزوں میں سے کسی روزے کی نیت کرے گی تو وہ روزہ ادا نہ ہوگا۔ البتہ یہ ایک نفل روزہ ہو جائے گا اور نفل روزے کا ثواب مل جائے گا۔
[شامی: ۳۴۲، ۳۴۱/۷، کتاب الصوم]

سوالات

- ① روزے کی فضیلت بتائیے۔ ② روزے کی نیت کا وقت کب تک رہتا ہے؟
 - ③ ضوہ کبریٰ کسے کہتے ہیں؟ ④ صبح صادق سے پہلے کن روزوں کی نیت کرنا ضروری ہے؟
- ⑧ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

روزے کے مستحبات

سبق ۳۲

- ① سورج غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔ [بخاری: ۱۹۵۷، عن سعد بن عبد الرحمن بن عمر]
- ② کھجور سے افطار کرنا، اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔ [ترمذی: ۶۹۵، عن سلمان بن عامر بن عبد الرحمن بن عمر]
- ③ افطار کے وقت دعا کرنا۔ [ابن ماجہ: ۱۷۵۳، عن عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن بن عمر]
- ④ سحری کرنا۔ [بخاری: ۱۹۲۳، عن انس بن مالک بن عبد الرحمن بن عمر]
- ⑤ سحری کرنے میں تاخیر کرنا، البتہ اتنی تاخیر نہ کرنا کہ صبح صادق ہو جانے کا شک ہو جائے۔ [طبرانی صغیر: ۲۷۹، عن عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن بن عمر]
- ⑥ صبح صادق سے قبل ہی جنابت وغیرہ کا غسل کر لینا تاکہ طہارت کی حالت میں روزہ مکمل ہو۔ [شامی: ۴۰۰/۲، باب ما یقصد الصوم والایضہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

[بخاری: ۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

④ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا۔

[بخاری: ۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑧ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا۔

⑨ جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور گالی گلوچ سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا۔

[بخاری: ۱۹۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑩ لذت بخش چیزوں سے اپنے نفس کو بچانا، چاہے وہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

سوال

① روزے کے مستحبات سنائیے۔

⑧ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

روزے کے مفسدات

سبق ۳۳

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

① کسی نے زبردستی روزے دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

[شامی: ۷/۳۱۵، باب ما یفسد الصوم]

② روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد و ارادہ حلق میں پانی چلا گیا۔

[شامی: ۷/۳۱۵، باب ما یفسد الصوم]

③ قے آئی تو اسے جان بوجھ کر نگل لیا۔

[شامی: ۷/۳۶۱، باب ما یفسد الصوم]

④ منہ بھر کے جان بوجھ کر قے کرنا۔

[شامی: ۷/۳۶۱، باب ما یفسد الصوم]

⑤ کنکر، کاغذ، ربر، گٹھلی یا اس جیسی چیز نگل لینا۔

[شامی: ۷/۳۲۳، باب ما یفسد الصوم]

⑥ دانتوں میں چنے کے برابر پھنسی ہوئی چیز کو نگل لینا۔

[شامی: ۷/۳۶۶، باب ما یفسد الصوم]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



④ دانتوں میں چنے سے کم کوئی چیز پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالی، پھر کھالی۔

[شامی: ۷/۳۶۶، باب ما یفسد الصوم]

⑤ کان، ناک میں تیل یا دوا ڈالنا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب ما یفسد الصوم]

⑥ ناک کے ذریعے کسی چیز کو اس طرح اندر لینا کہ وہ چیز دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے، جیسے چھینکنی یا نسوار وغیرہ کو ناک سے چڑھانا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب ما یفسد الصوم]

⑦ دوا کو بھاپ کی شکل میں منہ یا ناک سے کھینچنا، خواہ مشین کے ذریعے ہو، جیسے انہیلر یا گیس پمپ کا استعمال کرنا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب ما یفسد الصوم]

⑧ پیشاب یا پاخانے کے راستے سے دوا ڈالنا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب ما یفسد الصوم]

⑨ صبح صادق کے بعد یہ خیال کر کے کہ ابھی وقت باقی ہے، سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی، تو روزہ نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۳۳۹، باب ما یفسد الصوم]

⑩ ابر یا غبار کی وجہ سے سورج کا غروب ہونا معلوم نہ ہو سکا اور یہ خیال کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے افطار کر لیا، پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے تو روزہ نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۳۳۹، باب ما یفسد الصوم]

سوالات

- ① کیا جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟
- ② کیا برکھانے سے روزہ ٹوٹے گا؟
- ③ انہیلر یا گیس پمپ استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹے گا؟
- ④ روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنا کیسا ہے؟
- ⑤ روزے کی حالت میں دانت میں پھنسی ہوئی چیز کھانے کا حکم بتائیے۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

⑧ آٹھویں مہینہ میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سبق ۴۴ وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

- ① بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۰، باب ما یفسد الصوم]
- ② بھولے سے ہمبستری کر لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۰، باب ما یفسد الصوم]
- ③ نیند میں احتلام کا ہونا۔ [شامی: ۷/۳۹۶، باب ما یفسد الصوم]
- ④ سر یا بدن پر تیل یا کوئی مرہم وغیرہ لگانا۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب ما یفسد الصوم]
- ⑤ سرمہ لگانا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب ما یفسد الصوم]
- ⑥ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ [شامی: ۷/۴۷۴، باب ما یفسد الصوم]
- ⑦ مسواک کرنا۔ [شامی: ۷/۴۸۱، باب ما یفسد الصوم]
- ⑧ اپنا تھوک یا بلغم نکل لینا۔ [شامی: ۷/۴۱۳، باب ما یفسد الصوم]
- ⑨ چنے سے کم کوئی چیز دانت میں پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالے بغیر نکل لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۸، باب ما یفسد الصوم]
- ⑩ مکھی، دھواں، غبار یا آٹا اڑ کر حلق میں بغیر ارادے کے چلا جانا۔ [شامی: ۷/۳۹۴، باب ما یفسد الصوم]
- ⑪ خود بخود قے ہونا، خواہ منہ بھر کر ہو۔ [شامی: ۷/۴۱۶، باب ما یفسد الصوم]
- ⑫ قے کا خود بخود حلق میں لوٹ جانا۔ [شامی: ۷/۴۱۶، باب ما یفسد الصوم]
- ⑬ بدن سے خون نکلوانا۔ [شامی: ۷/۳۹۷، باب ما یفسد الصوم، احسن الفتاویٰ: ۴/۴۲۵]
- ⑭ گلو کوڑ چڑھانا۔ [فتح القدیر: ۴/۳۳۰، باب ما یوجب القضاء، کتاب الفتاویٰ: ۳/۳۹۱]
- ⑮ انجکشن لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب ما یفسد الصوم، احسن الفتاویٰ: ۴/۴۲۲]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

- ① روزے میں بدن پر مرہم لگانا کیسا ہے؟
- ② آٹا اڑ کر حلق میں چلا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟
- ③ کیا تھے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
- ④ روزے کی حالت میں گلو کو زچڑھانا کیسا ہے؟

نویں مہینے میں پڑھائیں ۹

سبق ۳۵ گفّارہ کب واجب ہوتا ہے؟

قضا کے ساتھ کفّارہ تین باتوں کے پائے جانے سے واجب ہوتا ہے:

- ① رمضان کا مہینہ ہو۔
- ② روزہ رکھنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑ دیا ہو۔
- ③ روزہ یاد ہوتے ہوئے ہمبستری کر لی یا ایسی چیز کھالی یا پی لی جو عام طور پر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (اگر ایسی چیز کھالی جس کو عام طور پر لوگ نہیں کھاتے ہیں، جیسے کنکر، مٹی، کاغذ وغیرہ، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مگر کفّارہ واجب نہ ہوگا)۔

[شامی: ۷/۴۲۸:۴۳۹، باب ما یفسد الصوم]

مسئلہ: کسی نے بھول کر کر کوئی چیز کھالی، پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ ٹوٹ چکا ہے، کھانا پینا شروع کر دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن کفّارہ واجب نہیں ہوگا۔ [شامی: ۷/۴۱۸، باب ما یفسد الصوم]

روزے کا کفّارہ: ① ایک غلام آزاد کرنا۔ ② اگر غلام آزاد نہ کر سکے، تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا۔ ③ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کے بقدر غلہ (پونے دو کلو گیہوں) یا اس کی قیمت دینا۔

[شامی: ۷/۴۵۷، باب ما یفسد الصوم]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تنبیہ: رمضان شریف میں اگر کسی عورت کا روزہ ٹوٹ جائے، تو شام تک کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب ہے، اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکی بالغ ہو جائے یا عذر والی عورت کا عذر ختم ہو جائے، تو ان سب پر شام تک روزے داروں کی طرح کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱۰۲/۲، حکم الصوم: ۱/۱۰۲]

سوالات

- ① کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟
- ② کیا کاغذ کھانے سے کفارہ واجب ہوگا؟
- ③ روزے کا کفارہ کیا ہے؟

نویں مہینے میں پڑھائیں

۹

سبق ۳۶ کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

① مرض: مریض کو اپنی جان کی ہلاکت یا کسی عضو کے بے کار ہو جانے یا کسی اور نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا مرض کے بڑھ جانے یا دیر سے صحت یاب ہونے کا خوف ہو۔

[شامی: ۳۸۸/۷، فصل فی العوارض المسیجہ]

② سفر: شرعی مسافر کے لیے حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن روزہ رکھ کر سفر کی وجہ سے توڑنا جائز نہیں ہے۔ شرعی سفر کی مقدار ۸۷ کلومیٹر ہے۔

[شامی: ۳۸۸/۷، فصل فی العوارض المسیجہ]

③ حمل: حاملہ عورت کو اپنی یا اپنے بچے کی جان پر نقصان یا ہلاکت کا خوف ہو۔

[شامی: ۳۸۸/۷، فصل فی العوارض المسیجہ]

④ رضاعت: دودھ پلانے والی عورت کو اپنے اوپر یا اپنے بچے پر نقصان یا ہلاکت کا خوف

[شامی: ۳۸۸/۷، فصل فی العوارض المسیجہ]

ہو۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



⑤ بھوک پیاس: ایسی سخت بھوک یا پیاس کا لگنا جس سے ہلاکت کا خوف ہو۔

[شامی: ۴۸۸/۷، فصل فی العوارض المسجۃ]

⑥ بڑھاپا اور ضعف: ایسا بوڑھا جو بڑھاپے اور ضعف (کمزوری) کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو۔

[شامی: ۴۸۹/۷، فصل فی العوارض المسجۃ]

اعذار دو قسم کے ہیں: ① دائمی ② عارضی۔

دائمى: وہ عذر جو موت تک باقی رہے، جیسے شیخ فانی (بہت زیادہ بوڑھا) اور ایسا مریض جس کے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو۔ ان دونوں پر اپنی زندگی میں روزہ رکھنے کے عوض میں فدیہ دینا واجب ہے۔ اور اگر زندگی میں فدیہ ادا نہیں کیا، تو موت کے وقت وصیت کرنا واجب ہے۔

[شامی: ۶/۸، ۷، فصل فی العوارض المسجۃ]

عارضی: وہ عذر جو ختم ہو جایا کرتے ہیں، جیسے مرض، سفر، حمل وغیرہ، ایسے عذر کے ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا واجب ہے، فدیہ دینا کافی نہ ہوگا اور اگر وقت ملنے کے باوجود روزے قضا نہیں کیے یہاں تک کہ موت کا وقت آ پہنچا، تو اب فدیے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اگر ایسے عذر کے ختم ہونے سے پہلے موت آ گئی تو فدیہ کی وصیت واجب نہیں ہوگی۔

[شامی: ۴۹۷/۷، فصل فی العوارض المسجۃ]

فدیہ: ایک روزے کا فدیہ یہ ہے کہ صدقہ فطر کے بقدر غلہ (پونے دو کلو گرام) یا اس کی قیمت فقیر کو دے دے۔

[شامی: ۶/۸، فصل فی العوارض المسجۃ]

سوالات

① کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

② فدیہ کب واجب ہوتا ہے؟

③ روزے کا فدیہ کیا ہے؟

۹ نويس مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۷۳

لباس کے احکام

لباس مختلف حیثیت سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، لباس سے عورت کے کردار و صفات کا پتہ چلتا ہے، شریف اور نیک عورتوں کا لباس پہننے سے لوگ نیک اور شریف عورت سمجھتے ہیں، بری عورتوں کا لباس پہننے سے لوگ بری عورت سمجھتے ہیں، نیز لباس کے اثرات اخلاق و اعادات پر بھی پڑتے ہیں، جیسا لباس ہوگا ویسے اثرات مرتب ہوں گے۔

لباس کا مقصد جسم کو چھپانا ہے، اس لیے لباس پہننے میں اس کا پورا خیال رکھیں کہ پورا جسم اچھی طرح چھپا رہے، کوئی حصہ دکھائی نہ دے۔ اسلام نے لباس کے متعلق بہت سی ہدایات دی ہیں:

① لباس اتنا بڑا پہننا چاہیے کہ چہرے، ہتھیلی اور قدم کے علاوہ سارا جسم ڈھک جائے، ایسا لباس پہننا جائز نہیں ہے جس میں کلائی، سینہ، پیٹھ، کمر، سر، چوٹی، پنڈلی یا جسم کا کوئی اور حصہ کھلا رہے۔ ایسے لباس میں نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔

[البوداؤد: ۴۱۰/۴، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، شامی: ۳/۲۶۳، باب شروط الصلاة]

تنبیہ: اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی کان یا چوتھائی کلائی یا چوتھائی پیٹھ یا چوتھائی چوٹی یا کسی اور عضو کا چوتھائی حصہ کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین مرتبہ رکوع کی تسبیح کہی جاسکے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

[شامی: ۳/۲۶۳، باب شروط الصلاة]

② لباس ڈھیلا پہننا چاہیے، ایسا چُست (فٹ) لباس پہننا جائز نہیں ہے جو بدن سے چپکا رہے اور بدن کی بناوٹ دکھائی دے۔ ایسے لباس میں نماز بھی مکروہ ہوتی ہے۔

[مسلم: ۵۷۰/۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳/۲۷۰، باب شروط الصلاة]

③ لباس موٹے کپڑے کا پہننا چاہیے، ایسا باریک اور پتلا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے جس سے اندر کا بدن نظر آئے۔ ایسے لباس میں نماز بھی درست نہیں ہوتی ہے۔ بہت سی



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



عورتیں باریک دوپٹے میں نماز پڑھتی ہیں، جب کہ اس میں نماز صحیح نہیں ہوتی۔

[ابوداؤد: ۴۱۰۴، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، البحر الرائق: ۲۸۳۱، باب شروط الصلاة]

④ اللہ کے نیک اور مقبول بند یوں کے لباس پہننا چاہیے، فاسق فاجر اور ناچنے گانے والی عورتوں کا لباس پہننا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مردوں جیسا لباس (پینٹ، شرٹ اور ٹی شرٹ) پہننا بھی جائز نہیں ہے۔ [مسلم: ۵۵۳۲، عن عمر رضی اللہ عنہ، ابوداؤد: ۴۰۹۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ]

⑤ لباس پہننے میں ستر پوشی اور جسم کی زینت مقصود ہو، نمائش اور دکھاوا مقصود نہ ہو کہ میں ایسا لباس پہنوں کہ سارے لوگوں کی نگاہیں میری طرف اٹھیں، ایسے ارادے سے لباس پہننا گناہ ہے۔ [ابوداؤد: ۴۰۲۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

⑥ اپنے گھر والوں کی مالی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے لباس خریدنا اور پہننا چاہیے، ان کی حیثیت سے زیادہ کے لباس کا مطالبہ کرنا انھیں پریشانی اور قرض میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لیے ہرگز ایسا نہ کریں۔ [نسائی: ۲۵۵۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

سوالات

- ① لباس کتنا بڑا ہونا چاہیے؟ ② نماز میں کلائی کھل جائے تو کیا حکم ہے؟
- ③ چُخت لباس پہننا کیسا ہے؟ ④ مردوں جیسا لباس پہننا کیسا ہے؟

⑨ نویں مینیہ میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلّمہ	دستخط والدین
--------------------------	-------	--------------	--------------

حیض کے مسائل

سبق ۳۸

عورتوں کو ہر مہینے فطری طور پر جو خون آتا ہے، اسے ”حیض“ کہتے ہیں۔

① حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے۔ اس سے کم جو خون آئے وہ حیض نہیں؛ بیماری کا خون ہے، اسے ”استحاضہ“ کہتے ہیں۔ مثلاً کسی عورت کو ۳/۴ محرم کو شام چھ بجے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

خون آنا شروع ہوا اور ۵/۵ محرم کو صبح چھ بجے خون مکمل بند ہو گیا تو یہ حیض کا خون شمار نہیں ہوگا، اسے ”استحاضہ“ کہیں گے۔
[شامی: ۳/۲۶۶، باب حیض]

② حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات ہے۔ اس مدت کے بعد جو خون آئے وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے۔ مثلاً کسی عورت کو ۱۰ رمضان کو رات نو بجے خون آنا شروع ہوا اور ۲۲ رمضان تک جاری رہا تو ۲۰ رمضان رات نو بجے کے بعد جو خون جاری رہا وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے۔
[شامی: ۳/۲۶۶، باب حیض]

③ دو حیضوں کے درمیان پاکی کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ مثلاً: کوئی عورت ۱۱ ریشوال کو حیض سے پاک ہوئی تھی اور اسے پھر ۲۲ ریشوال کو خون آنا شروع ہوا تو یہ خون حیض شمار نہیں ہوگا، اسے ”استحاضہ“ کہیں گے۔
[شامی: ۳/۲۷۰، باب حیض]

④ اگر کسی عورت کو تین، چار یا پانچ دن حیض آنے کی عادت ہو، (حیض کے دن متعین ہو) پھر کسی مہینہ میں عادت (متعینہ دن) سے زیادہ خون آجائے مگر دس دن سے زیادہ نہ بڑھے تو یہ سب حیض شمار ہوگا۔ مثلاً: کسی عورت کو ہر مہینے پانچ تاریخ کو حیض آتا تھا اور نو تاریخ کو بند ہو جاتا تھا، لیکن ربیع الاول کے مہینے میں اسے پانچ تاریخ سے تیرہ تاریخ تک خون آیا تو یہ سب حیض شمار ہوگا۔
[شامی: ۳/۲۶۹، باب حیض]

⑤ اگر کسی عورت کو تین یا چار دن حیض آنے کی عادت ہو، مگر کسی مہینے میں دس دن سے زیادہ خون آجائے تو عادت کے دنوں کے علاوہ بقیہ دنوں کا خون حیض شمار نہ ہوگا۔ مثلاً: ہر مہینے پانچ تاریخ سے نو تاریخ تک حیض آتا تھا، لیکن ربیع الاول کے مہینے میں سترہ تاریخ تک خون آیا تو نو تاریخ تک حیض شمار ہوگا اور نو تاریخ کے بعد کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔
[شامی: ۳/۲۶۹، باب حیض]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مدت حیض میں ہر وقت اور ہر دن خون کا آنا ضروری نہیں ہے، مدت کے اندر بعض ایام میں خون نہ آئے اور انتہا میں خون آجائے تو ان درمیانی ایام کے احکام بھی حیض ہی کے ہوں گے۔ مثلاً: کسی عورت کو نو اور دس تاریخ کو حیض آیا اور گیارہ تاریخ کو بند رہا، پھر بارہ تاریخ کو حیض آیا تو گیارہ تاریخ بھی حیض میں شمار ہوگی۔ کل چار دن حیض کے ہوئے۔

[شامی: ۲/۳۶۷، باب الخیض، مبسوط: ۱/۳۳۶، باب الخیض]

سوالات

- ① حیض کی کم سے کم مدت کتنی ہے؟
- ② پاکی کی کم سے کم مدت کتنی ہے؟
- ③ عادت سے زیادہ خون آئے تو کیا حکم ہے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

حالت حیض کے احکام

سبق ۳۹

① حیض کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اس حالت میں نمازیں بالکل معاف ہو جاتی ہیں، ان کی قضا بھی ذمے میں نہیں رہتی۔ البتہ عورت کے لیے مستحب ہے کہ نماز کے اوقات میں وضو کر کے تھوڑی دیر مصلے پر بیٹھ کر استغفار، درود شریف اور تسبیح پڑھ لیا کرے، تاکہ نماز کا اہتمام باقی رہے اور پاکی کے بعد نماز پڑھنے میں سستی نہ آئے۔

[شامی: ۲/۳۸۶، باب الخیض]

② حیض کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن بعد میں ان دنوں کے روزوں کی قضا کرنا لازم ہے۔

[شامی: ۲/۳۸۷، باب الخیض]

③ حالت حیض میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اسے غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

[شامی: ۲/۳۹۳، باب الخیض]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

④ حالت حیض میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا اور کسی بھی مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔
[شامی: ۳۸۹/۲، باب حیض]

⑤ حالت حیض میں مسنون دعاؤں کو پڑھنا جائز ہے، اسی طرح قرآن میں جو دعائیں ہیں، انھیں بھی دعا کے مقصد سے پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: ربنا آتنا الخ.
[شامی: ۳۹۴/۲، ۳۹۶، باب حیض]

⑥ حالت حیض میں ہمبستری کرنا حرام ہے۔
[شامی: ۳۸۹/۲، باب حیض]

⑦ حالت حیض میں دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور ان کا پڑھنا جائز ہے، لیکن ان میں جہاں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو، اس جگہ ہاتھ لگانا اور اسے پڑھنا جائز نہیں ہے۔
[شامی: ۱۳۰/۲، کتاب الطہارۃ]

⑧ حالت حیض میں عورت کا جھوٹا، اس کا پسینہ اور اس کا بنایا ہوا کھانا پاک ہے۔ اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی درست ہے۔ اسی طرح اس کے پہنے ہوئے کپڑے بھی پاک ہیں جبکہ خون یا کوئی اور ناپاکی نہ لگی ہو۔
[مسلم: ۷۱۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، شامی: ۳۹۱/۲، باب حیض]

تنبیہ: جب حیض مکمل بند ہو جائے، فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے۔ پاک ہونے کے بعد غسل اور نماز میں کوتاہی نہ کرے، بعض عورتیں چار یا پانچ دن میں حیض مکمل بند ہونے کے باوجود سات دن تک اپنے کو ناپاک سمجھتی ہیں اور نماز نہیں پڑھتی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ جب کہ مکمل حیض بند ہونے کے بعد اگر نماز کا صرف اتنا وقت باقی ہے جتنی دیر میں غسل کر کے صرف تکبیر تحریمہ کہی جاسکتی ہو تو اس پر اس وقت کی نماز فرض ہوگی، جس کی بعد میں قضا کرنا لازم ہے۔
[شامی: ۴۰۷/۲، باب حیض]

استحاضہ کا حکم: استحاضہ کا خون زخم کے خون کی طرح ہے۔ زخم کے خون کے جو احکام ہیں وہی احکام استحاضہ کے ہیں۔ جن دنوں کے خون کو استحاضہ قرار دیا جائے، عورتیں ان دنوں کی



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نمازیں اور روزوں کو نہیں چھوڑے گی، اور جن دنوں کے خون کا استحاضہ ہونا کئی دن کے گزرنے کے بعد معلوم ہو، ان دنوں کی نمازوں کی قضا کریں گی۔ [شامی: ۳/۱۱۷، باب: حیض]

سوالات

- ① حالت حیض میں نماز کا حکم بتائیے۔
- ② حالت حیض میں قرآنی دعاؤں کو پڑھنا کیسا ہے؟
- ③ حالت حیض میں عورت کے پسینہ اور جھوٹے پانی کا حکم بتائیے؟
- ④ استحاضہ کا حکم بتائیے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

نفس کے مسائل

سبق ۲۰

بچے کی پیدائش کے بعد آنے والے خون کو ”نفس“ کہتے ہیں۔

- ① نفس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی حد نہیں ہے، اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی خون آکر بند ہو جائے، تو وہ بھی نفس ہے۔ [شامی: ۳/۱۱۷، باب: حیض]

- ② اگر چالیس دن سے پہلے نفس کا خون بند ہو جائے، تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے اور اگر غسل نقصان کرے، تو تیمم کر کے نماز شروع کرے، ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ [شامی: ۳/۱۱۷، باب: حیض]

- ③ اگر پہلی مرتبہ ولادت ہو اور خون چالیس دن سے بڑھ جائے، تو چالیس دن نفس کے شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ کے۔ [شامی: ۳/۱۱۸، باب: حیض]

- ④ نفس والی عورت کا وہی حکم ہے جو حیض والی عورت کا ہے کہ اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن شریف پڑھنا درست نہیں، اس کے ذمے سے نماز معاف ہے، روزہ معاف نہیں، اس سے صحبت کرنا درست نہیں وغیرہ۔ [شامی: ۳/۱۱۷، باب: حیض]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تنبیہ: بہت سی عورتیں ولادت کے بعد چالیس دن تک نماز معاف سمجھتی ہیں حالانکہ نفاس کا خون پہلے ہی بند ہو گیا ہوتا ہے، یہ بات بالکل غلط ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب خون بند ہو جائے خواہ ولادت کو دو ہی دن کیوں نہ ہوئے ہوں فوراً غسل کر لے، اگر غسل سے اپنے یا بچے کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے، نماز چھوڑے گی تو سخت گنہگار ہوگی۔

سوالات

- ① نفاس کی مدت کیا ہے؟
 - ② نفاس والی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟
 - ③ ۴۰ دن سے پہلے نفاس کا خون بند ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
- ۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

پردے کے مسائل

سبق ۴۱

شریعت نے عورت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے نہ آئے اور نہ ان سے بات کرے اور گھر سے باہر نکلنا پڑے تو مکمل پردہ کرے، چہرہ یا جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ ہو، تاکہ عورت کی عزت و آبرو محفوظ رہے اور وہ بہت سے فتنوں سے بچی رہے۔
پردے کے دو درجے ہیں:

- ① عورت اپنے گھر کی چہار دیواری ہی میں رہے، بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلے۔
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور (اے عورتوں!) اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔

[سورۃ احزاب: ۳۳]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے، اس لیے کہ جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکنے لگتا ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہوتی ہے۔

[طبرانی اوسط: ۸۰۹۶، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

② عورت کو کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے باہر نکلنا پڑے تو سادے برقع یا چادر سے اپنے پورے جسم کو اس طرح چھپائے کہ ہتھیلی کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دے۔ اسی طرح گھر میں کوئی نامحرم رشتے دار آئے تو اس سے بھی مکمل پردہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (جب ضرورت کی بنا پر گھروں سے باہر نکلنا پڑے تو) اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر ڈال لیا کریں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے (چوں کہ یہ صحابی نابینا تھے، اس لیے ہم دونوں نے ان سے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، وہ تو ہمیں نہیں دیکھ سکتے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو!

[ابوداؤد: ۴۱۱۳، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

سوالات

① پردے کا پہلا درجہ کیا ہے؟ ② پردے کا دوسرا درجہ کیا ہے؟

③ پردے سے متعلق کوئی حدیث سنائیے۔

۱۰ دسویں صفحہ میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۴۲

عورت کے محرم رشتے دار

وہ رشتے دار جن سے ہمیشہ کے لیے عورت کا نکاح حرام ہے اور ان سے پردہ کرنا واجب نہیں۔

- ① باپ، دادا، پردادا، نانا، پر نانا۔ [شامی: ۲۵۶/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ② ماں کے دادا، نانا۔ [شامی: ۲۵۶/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ③ باپ کے دادا، نانا۔ [شامی: ۲۵۶/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ④ بیٹا، پوتا، پر پوتا، نو اسہ، پر نو اسہ۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑤ بھائی، بھتیجا، بھانجا۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑥ چچا، تایا، ماموں۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑦ ماں کے چچا، تایا، ماموں۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑧ باپ کے چچا، تایا، ماموں۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑨ رضاعت کے رشتے سے باپ، بھائی وغیرہ۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ⑩ خسر اور داماد۔ [شامی: ۲۵۵/۹-۲۶۳، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]

عورت کے غیر محرم رشتے دار

وہ لوگ جن سے عورت کا نکاح جائز ہے اور پردہ کرنا واجب ہے۔

- ① خالہ زاد، ماموزاد، چچا زاد، تایا زاد اور پھوپھی زاد بھائی۔ [شامی: ۲۵۶/۹-۲۵۸، کتاب النکاح، فصل فی الحرامات]
- ② پھوپھا، خالو، بہنوئی۔ [بدائع الصنائع: ۲/۲۶۳، کتاب النکاح]
- ③ شوہر کے بھائی (دیور، جیٹھ) ماموں، چچا، تایا، پھوپھا، خالو۔ [مسلم: ۵۸۰۳، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ]
- ④ شوہر کے چچا زاد، تایا زاد، ماموزاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد بھائی۔ [مسلم: ۵۸۰۳، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ]
- ⑤ تمام اجنبی آدمیوں سے عورت کو پردہ کرنا واجب ہے، کھلے منہ ان کے سامنے آنا جائز نہیں ہے۔ [مسند رک: ۱۶۶۸، عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، شامی: ۲۵۷/۳، کتاب الصلوٰۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

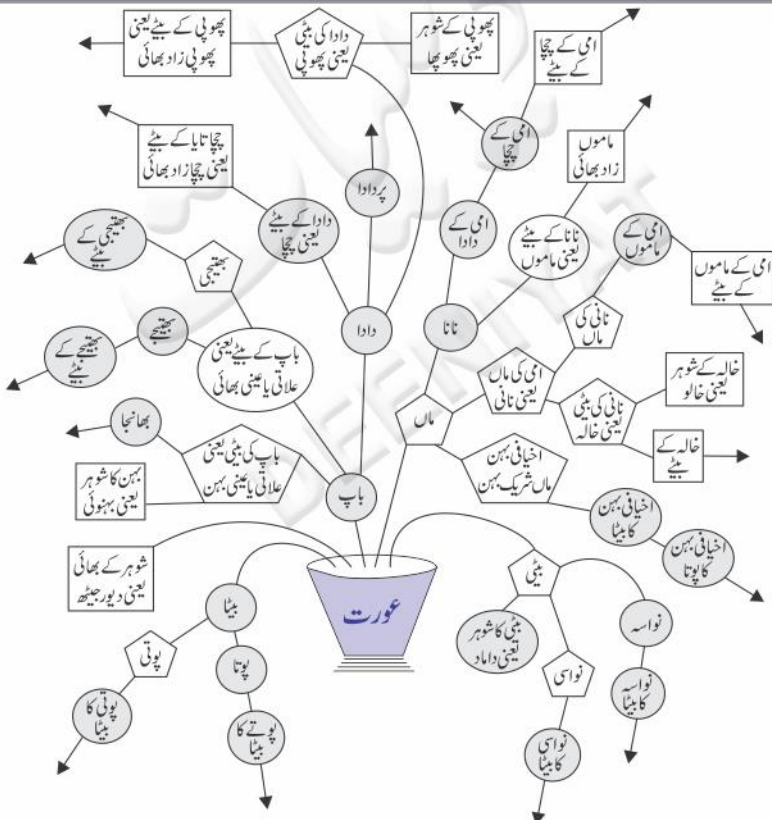


سوالات

- ① محرم کسے کہتے ہیں؟
 ② عورت کے محرم رشتے دار بتائیے۔
 ③ عورت کے غیر محرم رشتہ دار بتائیے۔

۱۰ | دسویں مہینے میں پڑھائیں

محرم و غیر محرم رشتہ دار کی پہچان نقشہ میں



● محرم کی علامت — □ نامحرم کی علامت — ◡ عورت ہونے کی علامت —
 ↑ یہ علامت اس بات کی ہے کہ اخیر والے کا جو حکم ہے وہی حکم اس کے بعد والوں کا بھی ہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۴۳

گھر سے باہر نکلنے کی شرطیں

① ایسا برقع پہن کر نکلے جس میں چہرے کے ساتھ پورا جسم چھپ جائے اور برقع نہایت سادہ اور ڈھیلا ہو۔ ایسا برقع جس پر نقش و نگار ہو یا چست (فٹ) ہو، اس کا پہننا جائز نہیں ہے۔
[مستدرک: ۱۶۶۸، عن ابن اسحاق رحمہ اللہ، شامی: ۷/۱۳، باب الفقیہ]

② بن سنور کر، خوشبو لگا کر نہ نکلے، زیب و زینت کے ساتھ باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔
[ابوداؤد: ۴۱۷۳، عن ابن مسعود رحمہ اللہ، شامی: ۷/۱۳، باب الفقیہ]

③ گھر کے ذمہ دار (باپ، شوہر) کی اجازت لے کر نکلے، بغیر اجازت نکلنا درست نہیں ہے۔
[المحرر الرائق: ۲۱۲/۳، باب الفقیہ]

④ راستے کے کنارے چلے، درمیان میں نہ چلے اور مردوں کے بیچ نہ چلے، مردوں سے اختلاط جائز نہیں ہے۔
[ابوداؤد: ۵۲۷۲، عن ابن اسحاق رحمہ اللہ]

⑤ نامحرم مرد سے بلا ضرورت بات نہ کرے، ضرورت پڑ جائے تو بغیر مسکرائے سخت لہجے میں بات کرے، نامحرم سے مسکرا کر یا لچک دار انداز میں بات کرنا جائز نہیں ہے۔
[شامی: ۳۹۲/۲۶، کتاب النظر]

⑥ شرعی سفر بغیر محرم کے نہ کرے، بغیر محرم کے شرعی سفر کرنا جائز نہیں ہے۔
[شامی: ۳۹۲/۲۶، کتاب النظر]

⑦ گاڑی میں کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی نہ ہو، خواہ ڈرائیور ہی کیوں نہ ہو، نامحرم کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔
[شامی: ۳۹۲/۲۶، کتاب النظر]

مسئلہ: نامحرم مردوں سے چوڑی پہننا حرام ہے۔ اسی طرح بدن دبوانا یا مالش کروانا حرام ہے۔
[شامی: ۴۰۰/۲۶، کتاب النظر]

سوالات

- ① گھر سے باہر کیسا برقع پہن کر نکلنا چاہیے؟ ② نقش و نگار والا برقع پہننا کیسا ہے؟
③ زیب و زینت کے ساتھ گھر سے باہر نکلنا کیسا ہے؟ ④ بغیر محرم کے شرعی سفر کرنا کیسا ہے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
-----------------------------	-------	-------------	--------------



تعریف

سیرت: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کو ”سیرت“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورہ احزاب: ۲۱]

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

[بخاری: ۱۵، ابن انس رحمہ اللہ]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے، نیز آپ ﷺ کی اتباع کو دنیا و آخرت کی کامیابی اور اپنی رضا کے لیے ضروری قرار دیا۔ آپ ﷺ کے طریقوں کو معلوم کر کے ان کی اتباع اسی وقت ممکن ہے جب کہ آپ ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت پاک اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق و صفات کو جانیں اور انہیں معلوم کریں تاکہ آپ ﷺ کی محبت ہمارے دل میں پیدا ہو اور اس کی وجہ سے آپ ﷺ کی سنتوں کا اتباع ہمارے لیے آسان ہو جائے۔ سیرت نبوی نہایت پاکیزہ موضوع ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دین کن مراحل سے گزرا، آپ ﷺ نے اس کی حفاظت کے لیے کتنی تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی۔

ہدایت برائے معلم

اس عنوان کے تحت آسان انداز میں نبی کریم ﷺ کی کئی زندگی کے حالات مختصراً دیے گئے ہیں۔ یہ اسباق اس طرح پڑھائے جائیں کہ حضور ﷺ کی زندگی کا مکمل نقشہ ذہن نشین ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سبق کے اخیر میں جو سوالات دیے گئے ہیں ان کے جوابات یاد کرائے جائیں۔ سیرت کی تفصیلی جان کاری کے لیے بوقت ضرورت معتبر مصنفین کی لکھی ہوئی کتابوں کی طرف رجوع کریں کہ اس مضمون کے تحت جو سیرت دی گئی ہے وہ ان ہی کتابوں سے ماخوذ و مستفاد ہے۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



ہمارے نبی ﷺ سے پہلے

سبق ۱

اب سے کوئی چودہ سو سال پہلے کی بات ہے، دنیا کا بہت بُرا حال تھا۔ ہر طرف لوٹ مار، چوری، جھوٹ، دھوکہ، فریب، جوا، شراب، بے شرمی اور بے حیائی پھیلی ہوئی تھی۔ پوری دنیا میں کفر اور شرک کا اندھیرا اچھایا ہوا تھا۔ اللہ کی مرضی بتانے والا کوئی رسول نہ تھا، رسول سب جا چکے تھے، دنیا والے گمراہ ہو گئے تھے، اللہ کے باغی بن گئے تھے، رسولوں کی تعلیم بھلا بیٹھے تھے، اللہ کا راستہ چھوڑ چکے تھے، اپنی من مانی کرتے، یا اپنے جیسے آدمیوں کا حکم مانتے، یا خاندان اور برادری کے رسم و رواج پر چلتے، اللہ کی کتابیں بگاڑ دی تھیں، ان میں اپنی اپنی باتیں ملا رکھی تھیں۔ لوگ پتھر کے بت بنا کر پوجتے، دیوی دیوتاؤں کو پوجتے تھے، ان کے نام پر جانور ذبح کرتے، منت مانتے، چڑھاوے چڑھاتے، پیڑ، پہاڑ، ندی، نالے، جاندار اور بے جان سب ان کے معبود تھے۔ غرض جتنے آدمی تھے اتنے ہی راستے ہو گئے تھے۔

اللہ کا دین چھوڑنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جب دنیا والے بہت زیادہ بگڑ گئے، بالکل ہی گمراہ ہو گئے، تو اللہ کو ان پر رحم آیا اور اُن کی ہدایت کے لیے دونوں جہاں کے سردار حضرت محمد ﷺ کو بھیجا۔

سوالات

① ہمارے نبی ﷺ سے پہلے دنیا کا کیا حال تھا؟ ② اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو کیوں بھیجا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش

سبق ۲

پیارے رسول ﷺ رجب الاول کے مہینے میں مطابق ۱۲ھء پیر کے روز پیدا ہوئے۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



یہ تاریخ انسانیت کا سب سے مبارک دن تھا۔ آپ ﷺ شہر مکہ میں پیدا ہوئے، مکہ عرب دلیں کا ایک مشہور شہر ہے۔ اللہ کا پاک گھر کعبہ اسی شہر میں ہے۔ عرب ہمارے یہاں سے دور بہت دور سمندر پار ایک ملک ہے، یہ ملک ہمارے یہاں سے کچھم کی طرف ہے۔

سوال

① ہمارے نبی ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

1

ہمارے نبی ﷺ کا نسب شریف

سبق ۳

نبی کریم ﷺ کا نسب مطہر تمام دنیا سے زیادہ شریف اور پاک ہے اور یہ وہ بات ہے کہ تمام کفار مکہ اور آپ ﷺ کے دشمن بھی اس سے انکار نہ کر سکے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بحالت کفر شاہ روم کے سامنے اس کا اقرار کیا۔ حالانکہ وہ اس وقت چاہتے تھے کہ اگر کوئی گنجائش ملے تو آپ پر عیب لگائے۔

آپ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے یہ ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہاں تک سلسلہ نسب باجماع امت ثابت ہے اور یہاں سے حضرت آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے۔ اس لیے اس کو ترک کیا جاتا ہے۔

اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب یہ ہے۔ محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلاب بن مرہ میں آپ کے والدین کا نسب جمع ہو جاتا ہے۔

سوالات

① آپ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے سنائیے۔ ② آپ کے والدین کا نسب کہاں جمع ہوتا ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

1

ہمارے نبی ﷺ کا خاندان

سبق ۴

اُس ملک میں بہت سے قبیلے تھے، قریش کا قبیلہ ان میں سب سے زیادہ عزت والا قبیلہ تھا۔ اسی قبیلے کے لوگ کعبہ کی خدمت کرتے تھے، سارا عرب قریش کی عزت کرتا تھا۔ پیارے رسول ﷺ اسی قبیلے سے تھے۔

آپ ﷺ کے قبیلے میں بعض بہت مشہور آدمی گذرے ہیں، ان میں ایک قُصی تھے۔ قُصی اپنے قبیلے کے سردار تھے، حج کے موقع پر سارے حاجیوں کو اپنا مہمان بناتے، تین دن تک انھیں مفت کھانا کھلاتے۔ قُصی کی اولاد میں ہاشم بہت مشہور ہیں۔ قبیلے کے تمام لوگوں میں ان کی بڑی عزت تھی، ہاشم بہت بہادر اور سخی تھے۔ ایک بار قحط پڑا، ہاشم نے اپنے پیسوں سے بہت زیادہ غلہ خریدا اور لوگوں میں مفت تقسیم کرایا۔ ہاشم کے کئی بیٹے تھے، ان میں سب سے مشہور عبدالمطلب تھے، یہ بھی اپنے قبیلے کے سردار تھے۔

عرب میں پانی بہت کم ہے، مکہ والوں کے لیے ”زمزم کا کنواں“ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، مگر ایک عرصے سے وہ مٹی سے بھر کر زمین کے برابر ہو گیا تھا۔ کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ کہاں ہے، عبدالمطلب نے کوشش کر کے پتہ لگایا۔ بڑی محنت سے اسے صاف کرایا۔ مکہ والوں کو پانی کی آسانی ہو گئی، اس احسان کی وجہ سے مکہ کے لوگ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ عبدالمطلب کے کئی بیٹے تھے۔ ان میں سب سے چھوٹے اور چہیتے عبد اللہ تھے۔ یہی عبد اللہ پیارے رسول ﷺ کے ابو میاں تھے۔ عبد اللہ کی شادی بی بی آمنہ سے ہوئی تھی۔ بی بی آمنہ پیارے رسول ﷺ کی امی جان تھیں۔

عبد اللہ پیارے رسول ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے۔ دادا میاں عبدالمطلب زندہ تھے، انھوں نے ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش کی خبر سنی، تو بہت خوش ہوئے، گھر آئے، پوتے کو گود میں لیا، پیار کیا، کعبہ میں لے گئے، وہاں دعا مانگی، محمد



نام رکھا، ساتویں دن عقیقہ کیا، سب کی دعوت کی، لوگوں نے پوچھا یہ نام کیوں رکھا، بولے میں چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کی ساری دنیا تعریف کرے، اللہ نے ان کی آرزو پوری کی۔ درود ہو پیارے رسول پر، سلام ہو پیارے رسول پر۔

سوالات

① ہاشم کون تھے؟ ② زمزم کے کنوئیں کا کس نے پتہ لگایا؟

③ عبدالمطلب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام ”محمد“ کیوں رکھا؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

ہمارے نبی ﷺ کا بچپن

سبق ۵

مکہ کا رواج تھا کہ لوگ بچوں کو دیہات بھیج دیتے۔ وہیں ان کی پرورش ہوتی۔ آپ ﷺ کی امی جان نے بھی آپ ﷺ کو دیہات بھیج دیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی پرورش کی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کا نام ”بنی سعد“ تھا اس لیے ان کو حلیمہ سعدیہ کہتے ہیں۔ وہ بہت نیک بی بی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کا دودھ پیا، کھلی ہوا میں پلے بڑھے، خوب تندرست ہوئے۔ صاف ستھری بولی سیکھی، دو سال بعد مکہ آئے، امی جان نے دیکھا، بہت خوش ہوئیں، مکہ میں بیماری پھیلی تھی، امی جان نے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ ﷺ کو پھر بھیج دیا۔

جو آپ ﷺ کی بھولی صورت دیکھتا آپ ﷺ کو پیار کرتا، آپ ﷺ کی میٹھی باتیں سنتا، خوش ہوتا۔ آپ ﷺ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے بچوں سے محبت کرتے تھے، وہ بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے، اپنے ساتھ کھیل میں شریک کرتے، بکریاں چرانے جاتے تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاتے۔

چار سال کے ہوئے تو امی جان کے پاس واپس آ گئے۔ امی آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، محبت سے پالنے لگیں۔ چھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کو لے کر میکے گئیں، راستے میں بیمار ہو کر چل بسیں۔ ماں باپ دونوں کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اُمّ ایمن آپ ﷺ کو دادا میاں کے پاس لائیں، دادا میاں کو بہت دکھ ہوا۔ کیا کرتے مرنا جینا اللہ کے اختیار میں ہے، آئی ہوئی گھڑی کو کون ٹال سکتا ہے۔

بڑے ہو کر پیارے رسول ﷺ ایک بار مقام ”ابو“ سے گذرے، امی جان کی قبر دیکھ کر آپ ﷺ کا دل بھر آیا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر صحابہ بھی رونے لگے۔

سوالات

- ① مکہ کا کیا رواج تھا؟ ② ہمارے نبی ﷺ بی بی حلیمہ کے بچوں کے ساتھ کیسے رہتے تھے؟
- ③ کتنے سال بعد آپ ﷺ اپنی والدہ کے پاس واپس ہوئے؟

1	پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---	------------------------	-------	-------------	--------------

ہمارے نبی ﷺ کی پرورش

سبق ۶

دادا میاں آپ ﷺ کو بہت پیار کرتے، دادا میاں نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔ بہت محبت سے پالا، آٹھ سال کے ہوئے تو دادا میاں بھی چل بسے۔ مرتے وقت دادا میاں نے آپ ﷺ کو ابوطالب کے حوالے کیا۔ ابوطالب آپ ﷺ کے چچا جان تھے، آپ ﷺ کے کئی چچا تھے، ابوطالب ان سب میں اچھے تھے، آپ ﷺ سے محبت کرتے، ہمیشہ ساتھ لیے پھرتے، پیار کرتے، کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے دیتے، سفر میں بھی آپ ﷺ کو ساتھ رکھتے۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



سوال

① ابوطالب آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷ ہمارے نبی ﷺ کی جوانی

پیارے رسول ﷺ چچا جان کے سایے میں پلے بڑھے، رفتہ رفتہ جوان ہوئے، جوانی میں آپ ﷺ سب سے اچھے تھے۔ عرب کے جوان آپس میں لڑتے بھڑتے، آپ ﷺ لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے۔ اکثر لوگ شراب پیتے، جو کھیتے، بُرے برے کام کرتے، آپ ﷺ ان چیزوں کو برا سمجھتے، غریبوں کو کھانا کھلاتے، مزدوروں کی مدد کرتے، کمزوروں کا ساتھ دیتے۔

سوال

① ہمارے نبی ﷺ جوانی میں کیسے تھے؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸ ہمارے نبی ﷺ کی تجارت

چچا جان تجارت کرتے تھے، آپ ﷺ بھی تجارت کرنے لگے، تجارت کو آپ بہت اچھا سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ بہت اچھے تاجر تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے، جھوٹ کے پاس نہ جاتے، سب آپ ﷺ کو ”صادق“ کہتے۔ آپ ﷺ معاملہ صاف رکھتے، بہت امانت دار تھے، سب آپ ﷺ کو ”امین“ کہتے، سب آپ ﷺ کی عزت کرتے، سب آپ ﷺ پر بھروسہ کرتے، گھر گھر آپ ﷺ کی امانت داری اور سپائی کا چرچا تھا۔

سوالات

① سب آپ ﷺ کو کیا کہتے؟ ② گھر گھر آپ ﷺ کی کس بات کا چرچا تھا؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



سبق ۹

شام کا سفر

مکہ میں ایک مالدار خاتون تھیں، ان کا نام ”خدیجہ“ تھا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا بیوہ تھیں، ان کے شوہر مر چکے تھے۔ ان کا بڑا کاروبار تھا، تجارت کے لیے لوگوں کو روپیہ دیتیں اور انھیں نفع میں شریک کر لیتیں۔ پیارے رسول ﷺ کی امانت داری اور سچائی کا چرچا سنا، تو بی بی خدیجہ نے خواہش کی کہ آپ اُن کا مال تجارت لے کر سفر پر جائیں۔ آپ نے منظور فرمالیا اور بی بی خدیجہ کے غلام میسرہ کو لے کر شام (سیریا) کے سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ نے بڑی محنت، عقلمندی اور سچائی سے کام کیا۔

سوالات

① بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟ ② بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کیا خواہش ظاہر کی؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
---------------------------	-------	-------------	--------------

سبق ۱۰

ہمارے نبی ﷺ کا نکاح

ہمارے نبی ﷺ بہت سافع کما کر شام کے سفر سے لوٹے، پائی پائی کا حساب دے دیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نیک تھیں، آپ ﷺ کی اچھائیاں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، پھر میسرہ غلام نے بھی آپ ﷺ کی ایمانداری، نیکی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت متاثر ہوئیں، خود نکاح کا پیغام دیا، آپ ﷺ تیار ہو گئے۔ چچا جان اور قریش کے کچھ اور لوگوں کو ساتھ لے کر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچے اور نکاح ہو گیا۔ اس وقت آپ پچیس سال کے تھے، بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

سوال

① میسرہ نے آپ ﷺ کے متعلق بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا بیان کیا؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سبق ۱۱

امن کی کوشش اور حجر اسود کا فیصلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کعبہ کی مرمت ہو رہی تھی، پرانی دیواریں توڑ کر بنائی جا رہی تھیں، ایک دیوار میں حجر اسود لگا ہوا تھا، یہ ایک کالا پتھر تھا، یہ پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار تھا، سب اس کو مُتَبَرِّک سمجھتے تھے۔ جب دیوار میں اس پتھر کو چُنے کا وقت آیا، تو آپس میں جھگڑا ہونے لگا۔ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ یہ تبرک پتھر میں لگاؤں۔ قریب تھا کہ خون خرابہ ہو جائے، آخر طے ہوا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے کعبہ میں آئے، اسی کا فیصلہ مان لیا جائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ دوسرے دن سب سے پہلے پیارے رسول ﷺ ہی کعبہ میں تشریف لائے۔ سب کو آپ ﷺ پر بھروسہ تھا، سب نے آپ ﷺ کو فیصلہ مان لیا۔ آپ ﷺ نے بڑا اچھا فیصلہ کیا۔ ایک چادر لی، اس میں حجر اسود کو رکھا، ہر قبیلے کے سردار کو ایک ایک کنارہ پکڑنے کو کہا، سب نے مل جل کر اٹھایا، جب پتھر وہاں تک لے آئے جہاں اسے رکھنا تھا، آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر دیوار میں لگا دیا۔ اس طرح ہر قبیلے کو اس کام میں شریک ہونے کا موقع مل گیا۔

سوالات

① دیوار میں حجر اسود لگانے کے وقت کیا واقعہ پیش آیا؟ ② حجر اسود کے بارے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲

آپ نبی ہوتے ہیں

مکہ کے قریب ایک پہاڑی تھی۔ اس پہاڑی کا نام حرا تھا۔ پہاڑی میں ایک غار تھا۔ آپ ﷺ غار حرا میں جاتے، ستوپانی ساتھ لے جاتے، کئی کئی دن تک وہاں تنہا رہتے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، لوگوں کی بھلائی کی تدبیریں سوچتے، برائیوں کو مٹانے اور نیکیوں کو پھیلانے کے راستے ڈھونڈتے۔ جب ستوپانی ختم ہو جاتا، تو پھر گھر آتے ستوپانی لیتے اور لوٹ جاتے۔

عمر کے چالیسویں سال جب کہ آپ غار حرا میں تشریف فرما تھے، اللہ کے قاصد حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا کلام لے کر آئے، جس کو ”وحی“ کہتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بشارت دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر کہا: پڑھیے۔ عرب میں اس وقت پڑھنے پڑھانے کا رواج کم تھا اس لیے حضور ﷺ بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، آپ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر بہت زور سے دبایا اور کہا: پڑھیے، آپ نے فرمایا: مجھے پڑھنا نہیں آتا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین مرتبہ دبایا اور چھوڑا اور ہر بار یہی کہتے تھے کہ پڑھیے اور حضور ﷺ برابر یہی فرماتے رہے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔

آخر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا پڑھیے۔ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ اس وحی کا نازل ہونا تھا کہ حضور ﷺ پر رسالت کا بوجھ پڑ گیا اور آپ خوف و ہیبت سے کانپ اٹھے اور یہ بات کہ سینکڑوں برس کے گمراہوں کو راہ پر لگانا اور سینکڑوں بتوں کے پجاریوں کو اللہ کا خالص بندہ بنانا، آسان کام نہیں ہے۔ آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور اپنی سچی ہمدرد بیوی سے تمام واقعہ بیان کیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ڈھارس بندھائی، بولیں: ”آپ گھبراتے کیوں ہیں، اللہ آپ کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ آپ نیکی کرتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، یتیموں، یتیموں کو سہارا دیتے ہیں، مہمانوں کی خاطر کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، دُکھیوں کو سہارا دیتے ہیں، آپ کو کس چیز کا ڈر ہے؟“

سوالات

- ① آپ ﷺ غار حرا میں کیا کرتے تھے؟
- ② بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کن الفاظ سے آپ ﷺ کی ڈھارس بندھائی؟



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



اللہ کا پیغام

سبق ۱۳

جب حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آئے، تو آپ ﷺ نے پہنچانا شروع کیا۔ آپ ﷺ لوگوں سے کہتے: ”اللہ ایک ہے، وہی سب کا خالق ہے، رازق اور حاکم ہے، اسی کا حکم مانو، اسی کی عبادت کرو۔ میں اللہ کا رسول ہوں، میری پیروی کرو، برائیوں سے بچو، بھلے کام کرو، اللہ تم سے خوش ہوگا، رہنے کو جنت دے گا، برے آدمیوں سے اللہ ناراض ہوگا، بہت ہی سخت سزا دے گا۔“

سوال

① آپ ﷺ لوگوں کو کیا دعوت دیتے تھے؟

تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
-------	-------------	--------------

پہلے ایمان لانے والے

سبق ۱۴

نیک لوگ آپ کی بات مان گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھر سے دوست تھے، مردوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی نیک بی بی تھیں، عورتوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے، لڑکوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے غلام تھے، غلاموں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ یہ چاروں بہت نیک تھے، آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، آپ ﷺ کی اچھائیوں سے واقف تھے، سنتے ہی سچ جانا، فوراً ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

سوال

① کن کن لوگوں نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا؟

② چوتھے مہینے میں پڑھائیں

کچھ دن بعد اللہ کا حکم آیا ”اے پیغمبر! تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔“ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ مکہ کے قریب ایک پہاڑی ہے اس کا نام ”صفا“ ہے۔ آپ ﷺ اس پہاڑی پر چڑھ گئے اور مکہ والوں کو آواز دی، جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”میں پہاڑی کے اوپر ہوں تم پہاڑی کے نیچے، میں ادھر بھی دیکھ رہا ہوں ادھر بھی، (مگر تمھاری نظر صرف ایک طرف ہے) اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے ڈاکوؤں کی ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنے والی ہے تو کیا تم یقین کرو گے؟“

سب نے ایک زبان ہو کر کہا، بے شک آپ اوپر ہیں ہر طرف دیکھ رہے ہیں، آپ صادق ہیں، امین ہیں، آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، ہم آپ کی بات پر ضرور یقین کریں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! یہ تو سمجھانے کے لیے ایک مثال تھی۔ یقین کرو، موت تمھارے سر پر کھڑی ہے۔ تمہیں ایک دن مرنا ہے، مگر اللہ کے پاس جانا ہے، اپنے کیے کا بدلہ پانا ہے، اگر تم ایمان لا کر نیک نہ بن گئے، تو تم پر سخت عذاب نازل ہوگا، تم صرف دنیا کو دیکھ رہے ہو اور میں آخرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔“

مکہ والوں نے آپ ﷺ کا وعظ سنا، کتنی سچی باتیں تھیں، پیارے رسول ﷺ نے کتنے اچھے ڈھنگ سے سمجھایا تھا، سب آپ ﷺ کو سچا جانتے تھے مگر اس سچی بات پر یقین نہ کیا، آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے، برا بھلا کہنے والوں میں آپ کا چچا ابولہب سب سے آگے آگے تھا، بولا: کیا تم نے ہمیں اسی لیے بلایا تھا؟

سوالات

① آپ ﷺ نے لوگوں کو پہاڑی پر جمع کر کے کیا فرمایا؟

② مکہ والوں نے آپ ﷺ کا جواب سن کر کیا کیا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں



اللہ کا دین آہستہ آہستہ پھیلتا رہا، کافر پریشان تھے، کیا کریں، کیسے حق کی راہ روکیں، محمد ﷺ اکیلے ہیں، تھوڑے سے ساتھی ہیں، بے یار و مددگار ہیں، پھر بھی لوگ ان کی طرف کھینچ رہے ہیں، باپ دادا کا دین مٹ رہا ہے۔ سب مل کر ابوطالب کے پاس گئے، بولے: ابوطالب! سارے خاندان کی عزت خاک میں مل رہی ہے، بھتیجے کو روکیے، ہمارے اور آپ کے معبودوں کو جھٹلا رہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ عبادت کے لائق صرف ایک اللہ ہے، ہم سب نادان ہیں کہ لات و منات کی پوجا کر رہے ہیں، اب پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے۔ ابوطالب نے کسی طرح ان سے پیچھا چھڑایا۔ پیارے رسول ﷺ اپنا کام کرتے رہے، دین پھیلتا رہا۔

کافر پھر ابوطالب کے پاس آئے، ڈرایا دھمکایا، جان کا خوف دلایا! ابوطالب سوچ میں پڑ گئے، بھتیجے کو بلایا کہا: بیٹے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو..... پیارے رسول ﷺ ذرا نہ گھبرائے، بولے: چچا جان! یہ کام تو اللہ کا ہے، وہ میری مدد کرے گا، اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے باز نہ آؤں گا۔ یہ کہہ کر آنسو جاری ہو گئے۔ ابوطالب بھی متاثر ہوئے بولے: جاؤ بیٹا اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو، میں تمہیں ظالموں کے ہاتھ میں نہ دوں گا۔

سوالات

- ① ابوطالب نے آپ ﷺ سے کیا کہا؟
- ② آپ ﷺ نے ابوطالب کو کیا جواب دیا؟



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



حبشہ کی ہجرت

سبق ۱۷

کافر برابر مسلمانوں کو ستاتے رہے، طرح طرح کے دکھ دیتے رہے، پیارے رسول ﷺ کو ستایا، پیارے رسول ﷺ کے پیارے ساتھیوں کو ستایا۔ جب پانی سر سے اونچا ہو گیا، قرآن پڑھنا، اللہ کی عبادت کرنا، دین پر چلنا، دوسروں کو دین کی باتیں بتانا، سب دو بھر ہو گیا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا:

”پیارے ساتھیو! تم نے دین کے لیے بہت دکھ سہے، اب جو چاہے ملک حبش چلا جائے۔ حبش کا بادشاہ نجاشی ہے، نجاشی بہت نیک ہے، وہاں کوئی روک نہیں ہے، آزادی سے دین پر عمل کر سکو گے، دین پھیلانے کا بھی موقع ملے گا۔“

چنانچہ بہت سے مسلمان گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے گئے۔ کافروں کے ظلم سے تنگ آ کر وطن چھوڑ دیا، دین کی خاطر دوسرے ملک میں جا بسے، اسی کو ”ہجرت“ کہتے ہیں۔

مگر کافروں نے اب بھی چین نہ لینے دیا، پیچھا کرتے حبشہ پہنچے، نجاشی سے شکایت کی، مسلمان دربار میں بلائے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سردار تھے، انھوں نے نجاشی کے دربار میں ایک تقریر کی، تقریر بہت اچھی تھی۔

سوالات

- ① مسلمانوں نے حبشہ کی ہجرت کیوں کی؟ ② حضور ﷺ نے مسلمانوں سے کیا فرمایا؟

چوتھے مہینے میں پڑھائیں

۴

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر

سبق ۱۸

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! ہم نادان تھے، جاہل تھے، بت پوجتے،



مردار کھاتے، بدکاری کرتے، آپس میں لڑتے، امیر غریب پر ظلم کرتے، نہ مہمانوں کی عزت ہوتی، نہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا، بھائی بھائی سے لڑتا، طاقتور کمزور کو ستاتا۔ اللہ کو ہم پر رحم آیا، ہم میں ایک رسول بھیجا، ہم سب اس سے واقف تھے، وہ بہت ہی نیک تھا، اس نے سیدھی راہ دکھائی، آپس میں محبت کرنا سکھایا۔ اس نے ہمیں سمجھایا کہ ہم بُت پوجنا چھوڑ دیں، اللہ کی عبادت کریں، سچ بولیں، وعدہ پورا کریں، برائیوں سے بچیں، گناہوں سے دُور رہیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ظلم سے باز آجائیں، آپس میں مل جل کر رہیں۔ ہم نے اسے نبی جانا، اللہ کا رسول مانا، اس کی باتوں پر عمل کیا، ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی، ہمیں ستانے لگی۔ اس لیے ہم اپنا وطن چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔“

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سُنی۔ تقریر بہت اچھی تھی، بڑے غور سے سنا، ان کی باتوں کا اثر لیا، ان سے قرآن شریف سنا، قرآن شریف سن کر رونے لگے، کافروں کو نکلوا دیا۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ کچھ دن بعد خود بھی مسلمان ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر۔

پیارے رسول ﷺ نے ہجرت نہیں کی، آپ ﷺ حبشہ نہیں گئے، مکہ میں جے رہے، دُکھ سہتے رہے، اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ آپ ﷺ میلوں میں جاتے، منڈیوں میں جاتے، حج کے موقع پر جگہ جگہ سے آئے ہوئے لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے۔ اس طرح رفتہ رفتہ مکہ کے باہر دین پھیلتا رہا۔

سوالات

- ۱) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تقریر میں کیا کہا؟ ۲) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا نجاشی پر کیا اثر پڑا؟

۴) چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
----------------------------	-------	-------------	--------------



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]



مسلمانوں کا بائیکاٹ

سبق ۱۹

مکہ مکرمہ میں اسلام دھیرے دھیرے پھیلنے لگا، روزانہ کوئی نہ کوئی اسلام قبول کر لیتا۔ دشمنوں کو بہت فکر ہوئی، انھوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا اور شیعہ ابی طالب میں قید کر دیا۔ مسلمانوں کو سخت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس گھاٹی میں کھانے پینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ مسلمان؛ بوڑھے، بچے، عورتیں سب بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتے تھے۔ مسلمان تین سال تک اسی حالت میں گھاٹی میں قید رہے۔

سوالات

① مسلمانوں کو شیعہ ابی طالب میں کن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا؟

② مسلمان شیعہ ابی طالب میں کتنے سال رہے؟

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

غم کا سال

سبق ۲۰

گھاٹی سے نجات پانے کے کچھ ہی عرصہ بعد نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ کے مہربان چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔ ابھی چچا کا غم تازہ ہی تھا کہ وفادار اور جاں نثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی وفات ہو گئی۔ ان دونوں واقعات سے ہمارے نبی ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ ہمارے نبی ﷺ نے اس سال کو ”غم کا سال“ قرار دیا، اب قریش کو گھم گھلا ستانے کا موقع مل گیا۔ پہلے تو ابوطالب کے لحاظ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خاطر کچھ دبے رہتے تھے؛ لیکن اب میدان صاف تھا۔ مشرکین مکہ نے ہمارے نبی ﷺ کو بہت ستانا اور تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیا۔

سوالات

① آپ ﷺ نے نبوت کے دسویں سال کو غم کا سال کیوں قرار دیا؟



۲) ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کیا ہوا؟

۵) پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱

طائف کا سفر

مکہ سے تقریباً پچاس میل دور ایک بستی ہے، اس کا نام طائف ہے۔ مکہ میں دین کا کام کرتے کرتے بہت دن ہو گئے تھے، مکہ کا ایک ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا۔ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر دھیان نہ دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ اب طائف جا کر کیوں نہ اللہ کا پیام سناؤں۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ سنیں اور کچھ ساتھی مل جائیں اور مل کر اللہ کے دین کا کام کریں۔ یہ سوچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف گئے، طائف کے لوگ بہت بُرے تھے، انھوں نے آپ کی باتیں نہیں سنیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا، پتھروں سے مارا، گالیاں دیں، ستانے کے لیے نادان اور شریر بچے پیچھے لگا دیے۔ آپ لہو لہان ہو گئے؛ مگر بددعا نہ کی، برابر دُعا ہی کرتے رہے کہ اے اللہ! یہ نادان ہیں اُن کو ہدایت دے۔ درود ہو پیارے رسول پر، سلام ہو پیارے رسول پر۔

سوالات

۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا سفر کیوں کیا؟ ۲) طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

۵) پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲

معراج

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس مکہ تشریف لائے اور مکہ میں پھر تبلیغ کرنے لگے۔ مسلسل تکلیفوں کے بعد اللہ کی طرف سے آپ پر ایک انعام ہوا اور معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ بُت کو دس سال گزر چکے تھے۔ ایک رات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچا

زاد بہن اُمّ ہانی کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو معراج کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک تیز رفتار سواری پیش کی، جس کا نام ”براق“ تھا۔ جس پر سوار ہو کر آپ ﷺ مکہ سے بیت المقدس آئے اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کا سفر کیا، جنت و جہنم کو دیکھا اور پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے، وہاں آپ ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ ملا پھر آپ ﷺ اسی سواری سے واپس مکہ تشریف لائے۔

سوالات

- ① معراج کا واقعہ بیان کرو۔
- ② معراج میں آپ کی سواری کا نام کیا تھا؟
- ③ معراج میں آپ ﷺ کو کیا تحفہ ملا؟

پانچویں مہینے میں پڑھائیں

۵

مدینہ منورہ کی ہجرت

سبق ۲۳

مدینہ منورہ عرب کا ایک مشہور شہر ہے، یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۳۵۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، مدینے میں رہنے والے کچھ لوگ بت پرست اور کچھ یہودی تھے، بت پرستوں کے دو بڑے خاندان ”اوس و خزرج“ تھے، مدینہ کے لوگ ہر سال حج کے لیے مکہ جاتے، پیارے رسول ﷺ ان سے ملتے اور چپکے چپکے دین کی باتیں بتاتے، مدینہ کے لوگ نیک تھے، وہ پیارے رسول ﷺ کی باتیں دھیان سے سنتے، ان میں سے بہت سے مسلمان ہو گئے۔ اس طرح اللہ کا دین مدینہ پہنچا۔

مکہ میں دین کی باتیں پہنچاتے پہنچاتے آپ ﷺ کو تیرہ سال ہو گئے تھے۔ مکہ والوں نے آپ ﷺ کو ستایا، جب ان میں حضور ﷺ کی باتیں سننے والا کوئی نہ رہا۔ اُلٹے جان کے درپے ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اب مدینہ کو ہجرت کر جائیں۔ بہت سے مسلمان مدینہ کو ہجرت کر چکے تھے۔



ایک رات کافروں نے طے کیا۔ تو بہ تو بہ! پیارے رسول ﷺ کو جان سے مار دیا جائے، اس ”نور“ کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیا جائے۔ بد بختوں نے یہ ترکیب سوچی کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی جمع ہو اور پیارے رسول ﷺ کا گھر گھیر لیں اور جب آپ ﷺ گھر سے نکلے تو سب ایک ساتھ آپ ﷺ پر حملہ کر دیں۔ آپ ﷺ کو جان سے مار دیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سازش کی خبر دے دی۔ آپ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلا دیا تاکہ وہ آپ ﷺ کے پاس رکھی ہوئی امانتیں لوگوں کو پہنچا دیں اور آپ ﷺ قرآن شریف کی آیتیں پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے۔ مٹھی میں کچھ کنکریاں بھر کر ان کی طرف پھینکیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور پیارے رسول ﷺ کو کوئی بھی نہ دیکھ سکا۔ آپ ﷺ کے سچے دوست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہو لیے اور دونوں مل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک غار ہے ”غار ثور“، اس میں دونوں چھپ گئے۔ کافروں نے پیچھا کیا۔ دُور دُور جا سوس بھیجے۔ ایک کافرو غار کے منہ پر پہنچا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فکرمند ہوئے، پیارے رسول ﷺ نے کہا: ”ڈرو نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اللہ نے اس کافر کی مٹ مار دی اور وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا۔

تین دن کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔ مدینہ کے لوگ کئی دن سے برابر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، پہنچے تو لوگ بہت خوش ہوئے، بچیاں گیت گانے لگیں اور ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے گھر ٹھہریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں وہیں ٹھہروں گا جہاں اونٹنی جا کر بیٹھ جائے گی، یہ شرف حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملا۔

سوالات

- ① مدینہ کہاں ہے؟ اور مدینہ میں کون لوگ رہتے تھے؟ ② آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم کب ہوا؟
- ③ کافروں نے کیا مشورہ کیا؟ ④ ہجرت کا واقعہ مختصر بیان کرو۔

۵۔ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
------------------------------	-------	-------------	--------------

تعریف

آسان دین: اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گزارنے کو 'دین' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا [سورہ مائدہ: ۳]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔

اسلام مکمل نظام زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری و سچائی اختیار کرنے کا حکم اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین و ہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے دین کے مشہور پانچ شعبے قرار دیے گئے ہیں:

① ایمانیات: اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر ایک مسلمان کو دل سے پکا یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔



۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ایمانیات
عبادات
معاملات
معاشرت
اخلاقیات

۲) عبادات: اس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں: جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قرآن کی تلاوت، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔

۳) معاملات: اس سے مراد خرید و فروخت، تجارت و بزنس، آپسی لین دین اور وراثت وغیرہ کو احکام شریعت کے مطابق انجام دینا ہے۔ جیسے ناپ تول میں کمی نہ کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، مال وراثت تمام حق داروں میں تقسیم کرنا وغیرہ۔

۴) معاشرت: اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے ساتھ کیسا سلوک اور کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور ہمارے اوپر ان کے کیا حقوق و فرائض ہیں۔ جیسے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا وغیرہ۔

۵) اخلاقیات: اس سے مراد اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں ہیں، جن کا ہر ایک انسان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ جیسے: سچائی، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، بغض و حسد اور غیبت سے بچنا وغیرہ۔

کامل و مکمل مسلمان وہی ہے جس کی پوری زندگی شریعت کے مطابق گزرے اور جن کے ایمان و عقائد، عبادت و بندگی، تجارت و لین دین، آپسی تعلقات، اخلاق و عادات سب کچھ احکام شریعت کے موافق ہو، اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے، تو وہ کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص ہے، جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے، مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے، اس کے اخلاق و کردار گندے ہیں، تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل مسلمان نہیں ہو سکتا؛ بلکہ قیامت کے دن اس کی یہ عبادتیں بھی کچھ کام نہ دیں گی اور وہ اپنی

بدکرداریوں کی بنیاد پر عذاب الہی میں گرفتار ہو جائے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر اسلام کے تابع کر دیں اور اپنی زندگی اس کے مطابق گذاریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً** [سورہ بقرہ: ۲۰۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: **وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ** [سورہ آل عمران: ۱۰۲]

ترجمہ: اور تم ہر گز جان نہ دینا مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

لہذا ہمیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہیے۔ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ہی کو ہمارے لیے بطور دین کے پسند کیا ہے، اسی سے اللہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں سب باطل اور منسوخ ہیں۔ اب قیامت تک اسلام ہی رہے گا۔ ہر انسان کی نجات اور کامیابی اسلام ہی میں ہے۔ اسی کو اختیار کرنے پر پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور جنت میں داخلے اور بے حساب رزق کی خوشخبری ہے۔

ہدایت برائے معلم

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشا بچوں کی ذہنی تربیت اور ایمانیات اور عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا پابند بنانا ہے۔ لہذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مشہور پانچوں شعبوں سے متعلق الگ الگ عنوان کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔

آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طالبات سے پڑھو کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱۔ ایمانیات پر سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ خالق ہے، اسی نے تمام چیزوں کو پیدا کیا، زمین کو بنایا، آسمانوں کو بغیر ستون کے قائم رکھا، چاند و سورج اور ستاروں کو بنایا، وہی آسمان سے بارش برساتا ہے، وہی زمین سے درخت اور پودے اگاتا ہے اور ہمارے لیے بہت سارے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم موبیشیوں کو چراتے ہو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھیتیاں زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہی نے ہم سب کو پیدا کیا ہے، ہمارے ماں باپ کو پیدا کیا ہے، تمام انسانوں کے وہی خالق ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ
[سورہ رحمن: ۱۴]

ترجمہ: اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھٹکھٹاتی مٹی سے پیدا کیا۔

تم یہ سوچتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے بنایا اور کب سے انسانوں کا سلسلہ شروع ہوا! تو معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا، تو فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جنہیں میں اپنا خلیفہ اور قائم مقام بناؤں گا۔ فرشتوں نے کہا: کیا آپ ایسی مخلوق بنائیں گے جو زمین پر فتنے پھیلائے گی اور فساد کرے گی، حالانکہ ہم سب آپ کی خوب عبادت کرتے ہیں اور تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے، پھر اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے ایک پاکیزہ صورت بنائی اور اس میں روح پھونکی اور اس کا نام ”آدم“ رکھا۔ انہیں تمام چیزوں کے نام سکھائے، ان کے فائدے بتائے، اور

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور گھمنڈ میں آ کر اللہ کی نافرمانی کی، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور اس کو جنت سے نکال دیا، ابلیس اسی وقت سے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا دشمن بن گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ذریعے ان کی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو حکم دیا کہ جنت میں جو چاہو کھاؤ پیو، مگر ایک درخت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے قریب بھی مت جانا۔ دونوں جنت میں خوب مزے سے رہنے لگے، ابلیس تو پہلے ہی سے ان کا دشمن تھا، اس پر ان کا جنت میں اس طرح رہنا بہت ناگوار گذرا، اس نے یہ ٹھان لی کہ دونوں کو جنت سے نکال کر ہی دم لوں گا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: جانتے ہو تمہیں اس درخت کے قریب جانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ اس لیے کہ اگر درخت کا پھل کھا لو گے تو ہمیشہ جنت ہی میں رہو گے اور اگر نہیں کھایا تو جنت سے نکال دیے جاؤ گے، میں تمہارا سچا دوست ہوں، تم میری بات مان لو۔ حضرت آدم علیہ السلام اس کے بہکاوے میں آ گئے اور اس درخت کا پھل کھا لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا اور حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کو دنیا میں بھیج دیا، حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خوب معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا، دونوں اس زمین پر رہنے لگے، ان کی اولادیں ہوئیں اور آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں اور آج تک جننے انسان پیدا ہوئے ہیں یا قیامت تک ہوں گے وہ سب ان ہی کی اولاد ہیں، اسی لیے ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے انھیں ”آدمی“ بھی کہا جاتا ہے۔



سبق ۲۔ عبادات پر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ سے ہر کام شروع کرنا

ہر اچھے کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ سے شروع کرنا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے اور مسلمانوں کی ایک خاص پہچان ہے۔ جس کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر شروع کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتے ہیں اور جس کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر شروع نہیں کیا جاتا، اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْطَعُ۔“
[کنز العمال: ۲۴۹۱، بحوالہ ترمذی رحمہ اللہ]

ترجمہ: ہر وہ اہم کام جس کو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سے شروع نہ کیا گیا ہو، وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ ہر اچھے کام کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ہم مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلنے وقت، کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، جوتیاں وغیرہ پہنتے وقت، کوئی کتاب پڑھتے وقت، کچھ لکھتے وقت، الغرض ہر کام کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ضرور پڑھ لینا چاہیے اور اپنے روزانہ کے کاموں میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کو اپنا معمول بنا لینا چاہیے۔ یہ بہت ہی آسان عمل ہے، اس میں کوئی محنت اور پریشانی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں وقت لگتا ہے اور ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں، حضور ﷺ کی سنت پر عمل ہو جاتا ہے، ایسے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں بھی اترتی ہیں اور نامہ اعمال میں نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کی برکت سے بہت سارے کام جو ظاہر میں ہمیں دنیوی نظر آتے ہیں، وہ ہمارے لیے عبادت بن جاتے ہیں۔

انصاف اور رواداری

سبق ۳۔ معاملات پر

سب کے ساتھ انصاف اور رواداری کا معاملہ کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسلام میں ہر ایک کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نا انصافی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے کا اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ [سورہ نحل: ۹۰]

پھر عدل و انصاف کرنے کا یہ حکم صرف اپنوں کے ساتھ ہی نہیں دیا گیا ہے، بلکہ یہ حکم سب کے بارے میں ہے، حتیٰ کہ دشمنوں کے حق میں بھی عدل و انصاف ہی کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو، تم انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ [سورہ مائدہ: ۸]

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی شخص سے یا کسی قوم سے اگر بالفرض ہماری دشمنی اور لڑائی ہو، تب بھی ہم ان کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ کریں اور اگر بے انصافی کریں گے تو اللہ کے نزدیک سخت گناہ گار ہوں گے۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا۔ اور ظلم و نا انصافی کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغض ہوں گے اور اللہ سے دور ہوں گے۔ [ترمذی: ۱۳۲۹، ابن ابی سعید رضی اللہ عنہما]

اس لیے سارے مسلمانوں کو ہر ایک کے ساتھ انصاف و رواداری کا معاملہ کرنا چاہیے اور کسی کے ساتھ ظلم و نا انصافی نہیں کرنا چاہیے۔ محمود غزنوی بہت بڑے فاتح اور رعایا پرورد بادشاہ گذرے ہیں۔ وہ اپنی رعایا کے ساتھ بہت عدل و انصاف کرتے تھے، ان کے عدل و انصاف کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سوداگر نے محمود غزنوی سے ان کے لڑکے مسعود کے بارے میں شکایت کی اور کہا کہ میں پردیسی سوداگر ہوں اور مدت سے اس شہر میں پڑا ہوں،



۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ایمانیات
عبادات
معاملات
معاشرت
اخلاقیات

گھر جانا چاہتا ہوں مگر نہیں جاسکتا۔ کیوں کہ شہزادہ نے مجھ سے ساٹھ ہزار دینار کا سودا خریدا ہے اور قیمت نہیں ادا کرتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ شہزادہ مسعود کو قاضی کے سامنے بھیجا جائے۔ محمود غزنوی کو سودا گر کا واقعہ سن کر بہت رنج ہوا اور مسعود کو حکم دیا کہ یا تو سودا گر کا معاملہ صاف کرو، یا اس کے ساتھ کچہری میں قاضی کے سامنے حاضر ہو جاؤ، تا کہ شرعی حکم جاری کیا جائے۔ جب سلطان محمود غزنوی کا پیغام مسعود کے پاس پہنچا، تو اس نے فوراً اپنے خزانچی سے پوچھا کہ میرے ذاتی خزانے میں کس قدر نقد ہیں۔ اس نے کہا کہ بیس ہزار دینار۔ مسعود نے کہا کہ یہ رقم سودا گر کو دے دو اور باقی کے لیے تین دن کی مہلت مانگ لو۔ اور محمود غزنوی کی خدمت میں یہ کہلا بھیجا کہ میں نے بیس ہزار دینار اس وقت ادا کر دیے ہیں اور تین دن میں باقی بھی ادا کر دوں گا۔ سلطان نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا، جب تک تم سودا گر کا روپیہ ادا نہ کرو گے میں تمہاری صورت دیکھنا نہیں چاہتا۔ مسعود کو جب یہ جواب ملا تو اس نے ادھر ادھر سے قرض لے کر فوری طور پر سودا گر کو ادا کر دیئے۔ اس طرح کے اور بھی قصے محمود غزنوی کے عدل و انصاف کے بارے میں مشہور ہیں۔ انہوں نے سب کے ساتھ رواداری برتی۔ انہوں نے غیر مسلموں کو بھی اپنی فوج میں بڑے بڑے عہدے دیے تھے، ہندو اور اس کی فوج کا اعلیٰ افسر تھا۔ تو لک نامی شخص بھی اس کی سلطنت کا رکن تھا۔

چھٹے مینے میں پڑھائیں

سبق ۴۔ معاشرت پر والدین کا ادب و احترام

اسلام نے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کی تعلیم دی ہے، کیوں کہ ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں، ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں، ہماری خاطر اپنا آرام قربان کر دیتے ہیں، ان کا ہم پر بڑا احسان ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے، قرآن کریم میں ہے: ”تمہارے رب نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ تم اس

آسان دین

کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ اگر وہ تمہارے پاس ہوں اور ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو انہیں ”اُف“ تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، ان سے خوب ادب سے بات کرو۔ [سورہ اسرا: ۲۳]

ماں باپ کی خدمت کرنے اور ان کو راضی رکھنے میں ہمارے لیے بہت فائدے ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔ [ابن ماجہ: ۳۶۶۲، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما]

یعنی جو شخص ماں باپ کی خدمت کرے گا، ان کا کہنا مانے گا، ان کو راضی رکھے گا اور ان کی عزت کرے گا، تو اسے جنت ملے گی اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے گا، ان کو ناراض کرے گا، ان کا دل دکھائے گا اور ان کا کہنا نہیں مانے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فرماں بردار اولاد اپنے ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھے، تو اسے ہر نگاہ پر ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا، انہوں نے پوچھا: اگر وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو کیا ہر مرتبہ مقبول حج کا ثواب ملے گا؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (ہر مرتبہ اس کو مقبول حج کا ثواب ملے گا)۔ [شعب الایمان: ۷۸۵۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس لیے تم کو چاہیے کہ تم اپنے ماں باپ سے محبت کرو، ان کی عزت کرو، ہمیشہ ان کو آرام پہنچاؤ، کبھی بھی ان کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچنے دو، ہر حال میں ان سے نرمی اور ادب سے بات کرو اور ہمیشہ ان کے لیے دعا کرتی رہو۔ اگر تم ان کو راضی رکھو گی، تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے راضی رہیں گے اور اگر تم ان کو ناراض کرو گی، تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے ناراض ہو جائیں گے۔



سبق ۵۔ اخلاقیات پر کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ

لوگوں سے مانگنا اور سوال کرنا انتہائی بری عادت ہے، یہ مسلمان کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اسلام ایسے برے فعل کو بالکل پسند نہیں کرتا اور اپنے ماننے والوں کو اس سے بچنے کی تاکید کرتا ہے اور ہر ایک کو خود داری اختیار کرنے اور محنت کے ذریعے کماتا کر اپنی روزی کا انتظام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ انسانوں کا اپنی کمائی سے کھانا اور اپنی روزی کا انتظام کرنا، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کسی (ضرورت مند) آدمی کا رسی لے کر جنگل جانا اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لاد کر لانا اور اس کو بیچنا اور اس طرح اپنے آپ کو اللہ کی توفیق سے سوال کی ذلت و رسوائی سے بچالینا بہت بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔“

حدیث میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ انصار میں سے ایک (مُفلس اور غریب) شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ انھوں نے عرض کیا: بس ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ۔ انھوں نے وہ دونوں چیزیں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے وہ کمبل اور پیالہ ہاتھ میں لیا اور (نیلام کے طریقے پر) حاضرین سے فرمایا: کون ان دونوں چیزوں کو خریدنے کے لیے تیار ہے؟ ایک صاحب نے عرض کیا: حضرت! میں ایک درہم میں ان کو لے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ایک درہم سے زیادہ دے گا۔ (یہ بات آپ ﷺ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمائی) ایک دوسرے صاحب نے عرض کیا کہ حضرت!

میں دو درہم میں لے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دونوں چیزیں اُن کو دے دیں اور اُن سے دو درہم لے لیے اور اس انصاری شخص کے حوالے کیا اور فرمایا: ان میں سے ایک درہم سے تم کھانے کا کچھ سامان لے کر اپنے اہل و عیال کو دے دو اور دوسرے درہم سے ایک کلباڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور کلباڑی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کلباڑی میں لکڑی کا ایک مضبوط دستہ لگا دیا اور اُن سے فرمایا: جاؤ اور جنگل کی لکڑیاں لا کر بیچو اور اب میں پندرہ دن تک تم کو نہ دیکھوں، چنانچہ وہ صاحب چلے گئے اور آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق جنگل کی لکڑیاں لا کر بیچتے رہے۔ پھر ایک دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے اپنی محنت اور لکڑی کے کاروبار سے دس درہم کما لیے تھے، جن میں انھوں نے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ کا غلہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی محنت سے کمانا تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن تمہارے چہرے پر لوگوں کے مانگنے کا داغ ہو۔

[البوداؤد: ۱۶۳۱، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ عنہ]

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

اسلام کی تعلیم

سبق ۶۔ ایمانیات پر

دین اسلام بہت اچھا مذہب ہے، اچھی باتیں سکھاتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے، سارے لوگوں کی بھلائی اور کامیابی اسلام ہی میں ہے، اسلام سچا مذہب ہے، وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ پاک اور بے عیب ہے، اس کا کوئی شریک و سا جھی نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اسلام ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں، بھائی بہنوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں، کسی کا حق نہ دبائیں، کسی کے

ساتھ بدسلوکی اور بدتمیزی نہ کریں، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کریں، ہمیشہ سچ بولیں کبھی جھوٹ نہ بولیں، سب کے ساتھ انصاف کا معاملہ کریں، کسی پر ظلم نہ کریں، پڑوسیوں اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لیے جائیں، دل میں کینہ نہ رکھیں، کسی کی غیبت نہ کریں، دوسروں کے ساتھ بھی خیر خواہی کا معاملہ کریں، کسی کے حق میں برا نہ چاہیں، حلال روزی کمائیں اور حرام کمائی سے بچیں، زبان سے بھلی باتیں ہی نکالیں اور گالی گلوچ اور بری باتوں سے پرہیز کریں، کسی سے کچھ وعدہ کریں، تو اس کو پورا کریں، کسی کا مال چھین کر لینا، چوری کرنا، یا کسی کا حق دبا لینا بڑے گناہ کا کام ہے، شراب پینا جو اکھیلنا، سودی لین دین کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے، ان سب سے بچتے رہیں۔

غرض اسلام سراسر اچھائیوں کی تعلیم دیتا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے، اسلام ہی تمام لوگوں کے لیے نجات کا سیدھا راستہ ہے، اور وہی راستہ لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والا ہے، ہم زندگی گزارنے کے معاملے میں آزاد نہیں ہیں کہ جس راستے پر چاہیں چلیں، اس لیے کہ ہر راستہ اللہ تک پہنچانے والا نہیں ہے، بلکہ اللہ تک پہنچانے والا راستہ صرف اسلام ہے۔ جو شخص بھی اسلام سے ہٹ کر زندگی گزارے گا، اسے کبھی کامیابی نہیں مل سکے گی، اسے ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی پسندیدہ اور مقبول دین ہے، اس کے علاوہ کوئی دین اور دھرم اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ [سورۃ آل عمران: ۱۹]

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ [سورۃ آل عمران: ۸۵]

سبق ۷۔ عبادات پر نماز کی تاکید

”نماز“ اسلام کا دوسرا رکن ہے، قرآن وحدیث میں نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، یہ تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، نماز ہر مسلمان پر فرض ہے اور ظاہری طور پر مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے، گویا یہ مسلمانوں کی ایک خاص نشانی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشُّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةِ۔“

[مسلم: ۲۵۶، عن جابر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فرق ہے۔

اسلام میں نماز کو جتنی اہمیت دی گئی ہے، کسی اور عبادت کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی۔ نماز کو چھوڑنا یا اس کو ادا کرنے میں لا پرواہی کرنا سخت گناہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اہتمام سے نماز ادا کرے گا، تو وہ (نماز) قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی، (جس سے قیامت کی اندھیروں میں اس کو روشنی ملے گی اور اس کے ایمان والا ہونے اور اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ ہونے کی نشانی) اور دلیل ہوگی اور اس کے لیے نجات کا ذریعہ بنے گی اور جو شخص نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرے گا، تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات کا ذریعہ ہوگی اور وہ بد بخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور امیہ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

[مسند احمد: ۶۵۷، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

اس لیے ہم لوگوں کو کبھی بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس کو وقت پر ادا کرنے کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر کبھی کسی سخت مجبوری کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے، تو جلد سے جلد پڑھ لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم نہیں پڑھیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم کو جہنم میں ڈال دیں گے۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں



سبق ۸۔ معاملات پر احسان کا شکریہ ادا کرنا

حضور ﷺ نے جہاں ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کی تعلیم دی ہے اور اس کے فضائل بیان کیے ہیں وہیں ہدیہ دینے والوں اور احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے اور کم از کم انھیں دُعا دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ہدیہ تحفہ دیا جائے، تو اگر اس کے پاس بدلے میں دینے کے لیے کچھ موجود ہو تو وہ اس کو دیدے اور جس کے پاس بدلے میں تحفہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو، تو وہ (بطور شکریہ کے) اس کی تعریف کرے اور اس کے حق میں دعائے خیر کہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے شکریہ کا حق ادا کر دیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور احسان کے معاملے کو چھپایا، تو اس نے ناشکری کی۔

[ابوداؤد: ۴۸۱۳، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما]

حضور ﷺ کو جب کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجتا تھا، تو آپ ﷺ اس کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے اور ان کے لیے دُعا خیر بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جس آدمی پر کسی نے کوئی احسان کیا اور اس نے احسان کرنے والوں کو یہ دُعا دی: ”جَزَاكَ اللّٰهُ حَيِّرًا“ (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے)، تو اس نے اس شخص کی پوری تعریف کر دی۔

[ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کو تعلیم دی ہے جو احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے کی حیثیت نہیں رکھتے، کہ ان کے حق میں دُعا ہی دیدے اور کم از کم ”جَزَاكَ اللّٰهُ حَيِّرًا“ کہہ دے، اس سے بھی احسان کرنے والوں کا حق ادا ہو جائے گا۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹۔ معاشرت پر پردے کا اہتمام کرنا

اسلام نے عورتوں کے لیے پردے کا جو نظام بنایا ہے وہ انسانی فطرت کے مطابق بہت اہم اور ضروری ہے اسی میں عورتوں کا تحفظ اور ان کی عفت و عصمت کی حفاظت ہے اور ظاہری و باطنی برائیوں سے روکنے کا ذریعہ ہے، بلکہ معاشرے کی پاکیزگی کا مدار اسی پر ہے۔ اس لیے تمام عورتوں کو خوب اچھی طرح پردے کا اہتمام کرنا چاہیے، قرآن و حدیث میں پردے کی بڑی تاکید آئی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے گھروں میں قرار کیسا تھر ہو اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلے جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔

[سورۃ احزاب: ۳۳]

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے نبی! آپ اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں۔

[سورۃ احزاب: ۵۹]

اور حضور ﷺ نے فرمایا: عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے، یہ بات یقینی ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے، تو اس کو شیطان تنکنے لگتا ہے اور بلاشبہ عورت اس وقت اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہوتی ہے جب کہ وہ گھر کے اندر ہوتی ہے۔

[صحیح ابن حبان: ۵۵۹۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ان سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے اصل جگہ ان کا گھر ہے اور گھروں میں ہی رہنا ان کے لیے نیکی و بھلائی، ان کی عفت و عصمت کی حفاظت اور شیطانی نگاہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اگر کبھی سخت ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنا پڑے تو پردے کا خوب خیال رکھے، صحابیات پردے کا بڑا اہتمام کیا کرتیں تھیں، جب قرآن میں پردے کا حکم نازل ہوا، تو

ان عورتوں نے فوراً اپنی موٹی سے موٹی چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنا لیے، تاکہ جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آنے پائے۔ حدیث کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ام خلد نامی ایک عورت کا لڑکا جنگ میں شہید ہو گیا تھا، وہ اس کے متعلق دریافت کرنے کے لیے حضور ﷺ کے پاس نقاب پہن کر آئیں بعض صحابہ ؓ نے حیرت کے ساتھ کہا: ایسے وقت میں بھی تمہارے چہرے پر نقاب ہے؟ یعنی بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر تو ماں کا ہوش و حواس گم ہو جاتا ہے، اور تم تو اطمینان کے ساتھ پردے میں آئی ہو، ام خلد نے بہت ہی اچھا جواب دیا، انھوں نے کہا: میں نے بیٹا کھویا ہے، شرم و حیا نہیں کھوئی ہے۔ [ابوداؤد: ۲۴۸۸، عن قیس بن عمار عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

حقیقت یہ ہے کہ پردے کے بارے میں مذہبِ اسلام نے جو احکام بتائے ہیں اور جن کو اختیار کرنے کی تاکید کی ہے، بنیادی طور پر اس کے تین اہم مقاصد ہیں: پہلا یہ کہ عورتوں اور مردوں کے اخلاق کی حفاظت کی جائے اور ان برائیوں کا دوازہ بالکل بند کر دیا جائے، جو بے پردگی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں، دوسرا یہ کہ مردوں اور عورتوں کے کام کاج کا دائرہ الگ الگ ہو، تاکہ عورتوں کے ذمے جو کام ہیں ان کو وہ یکسوئی کے ساتھ پورا کر سکیں، اور جو کام مردوں کے حوالے ہیں، ان کو وہ آرام سے نبھاسکیں، تیسرا یہ کہ گھر اور خاندان کے نظام کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے، یہ وہ مقاصد ہیں جو اسلام کے احکام پر عمل کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ عورتوں کو مکمل حقوق بھی دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی گھر اور خاندان کے ماحول اور اس کے نظام کو مثالی بنانا چاہتا ہے۔

سبق ۱۰۔ اخلاقیات پر جھوٹ کا وبال

جو بات جیسی ہو اسی طرح بیان کر دینا ”سچائی“ ہے اور اس کے خلاف بیان کرنا ”جھوٹ“ کہلاتا ہے۔ جھوٹ بولنا انتہائی برا فعل ہے، اسلام اس کو بالکل پسند نہیں کرتا، اس کا شمار بڑے گناہوں میں ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے میں دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے۔ یہ انسانوں کو ہلاک کر دیتا ہے، جھوٹا آدمی لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے اور اس پر سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کو قیامت کے دن سخت سزا دیں گے۔ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے ایک خواب کا ذکر کیا، جس میں جھوٹے آدمی پر ہونے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پھر ہم ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے سر کی طرف ایک اور شخص تھا، جو لوہے کی قینچی سے اس کے جڑے اور آنکھیں گدی تک کاٹ رہا تھا۔ جب ایک طرف کاٹ لیتا، تو دوسری طرف کاٹتا تھا، ابھی ایک طرف پورے طور پر کاٹ بھی نہیں پاتا کہ دوسری طرف صحیح ہو جاتا۔ میں نے (اپنے ساتھ موجود دو فرشتوں سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا تھا (اسی کی سزا دی جا رہی ہے) اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔

[بخاری: ۱۳۸۶، عن سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ]

جھوٹ بولنا اتنی بری چیز ہے کہ اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ، تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا

[ترمذی: ۱۹۷۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

مِنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ“

ترجمہ: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

اس لیے ہم لوگوں کو جھوٹ بولنے اور جھوٹی بات بیان کرنے سے بچنا چاہیے، اگر ہم



جھوٹ بولیں گے، تو ہمیں بھی دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ ہم کو سخت سزا دیں گے۔ اسی طرح سنی سنائی باتوں کو بغیر تحقیق کے بیان نہیں کرنا چاہیے؛ کیوں کہ اس طرح انسان بعض مرتبہ جھوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ”کُفِّ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ“۔

[مسلم: ۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔

ساتویں مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلّمہ دستخط والدین

سبق ۱۱۔ ایمانیات پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو جن باتوں پر چلنے کا حکم دیا ہے، اسی کے مطابق چلنا ضروری ہے، اس کے خلاف زندگی گزارنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نہ ماننا بڑے نقصان کا ذریعہ ہے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہو جاتے ہیں، انسانوں پر جو طرح طرح کی مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کو جو ہلکی یا سخت مصیبت پیش آتی ہے، وہ اس کے گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے، اور بہت سارے گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

[ترمذی: ۳۲۵۲، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ]

بارش جو کہ اللہ کی بڑی نعمت ہے، یہ بھی ہمارے گناہوں کی وجہ سے رک جاتی ہے، جب گناہ اور اللہ کی نافرمانیاں ہونے لگتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک لیتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: جب حاکم لوگ ظلم کرنے لگتے ہیں، تو بارش روک لی جاتی ہے۔ [حلیۃ الاولیاء: ۵/۲۰۰]

پچھلی قوموں پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب بھی آچکا ہے، مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اس کے ساتھ شرک کیا، گناہوں میں



بتلا ہو گئی، تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو سمجھایا اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت دی، مگر چند لوگوں کے سوا کسی نے بھی ان کی باتوں کو نہیں مانا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے آگے بڑھتے گئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر اپنا عذاب نازل کیا اور ایک طوفانی سیلاب کے ذریعے تمام کافروں کو ہلاک کر دیا۔

اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، طرح طرح کی برائیوں اور گناہ کے کاموں میں مبتلا ہو گئی، تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو اللہ کی نافرمانی سے بچنے اور گناہوں سے باز رہنے کی ہدایت دی، مگر انھوں نے نہیں مانا اور نافرمانی اور سرکشی میں حد سے آگے بڑھ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے پوری بستی کو اٹھایا اور آسمان کے قریب لے گئے اور وہیں سے پوری بستی کو زمین پر پٹخ دیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش برسائی، اس طرح اس ہولناک عذاب کے ذریعے پوری قوم ہلاک ہو گئی۔ آج کل زمین کی کھدائی کے دوران جو کھنڈرات نکلتے ہیں اور پرانے زمانے کے مکانات دریافت ہوتے ہیں، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب کے ذریعے ان کو زمین میں دھنسا دیا ہو اور وہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے ہوں۔

آج ہم سب کو ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور گناہوں سے بچ کر زندگی گذارنی چاہیے، اور ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہم بھی گرفتار نہ ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی عام ہوگی، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا، حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت بنایا جانے لگے، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے، علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے سیکھا جانے لگے، لوگ اپنی بیوی کی فرماں برداری کریں اور اپنی ماں کی نافرمانی کریں اور دوستوں کو اپنے قریب کریں اور باپ کو دور کریں،



۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ایمانیات
عبادات
معاملات
معاشرت
اخلاقیات

مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کی سرداری ان میں کافاسق شخص کرے، قوم کا لیڈر ان میں کاکمینہ آدمی ہو اور آدمی کا اس کے شر کے ڈر سے اکرام کیا جائے اور گانے والیاں اور راگ باجے عام ہو جائیں اور شراب پی جانے لگے اور امت کے بعد والے پہلے لوگوں پر لعنت کریں، تو اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسائے جانے، صورتوں کے مسخ کیے جانے اور پتھر برسنے کا انتظار کرو اور (ان کے علاوہ اسی طرح کی) دوسری نشانیوں کا (انتظار کرو) جو لگاتار اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کے دھاگے کے ٹوٹ جانے پر اس کے دانے لگاتار گرنے لگتے ہیں۔

[ترمذی: ۲۲۱۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

اسلامی تہوار

سبق ۱۲۔ عبادات پر

ہر قوم میں خوشی منانے کے لیے کوئی دن مقرر ہوتا ہے، جس میں لوگ جمع ہو کر خوشی مناتے ہیں، یہ ایک انسانی فطرت ہے، دین اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے اور خوشی کے دو دن متعین کیے ہیں: ایک عید الفطر کا دن، دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشا کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلے میں، ان سے بہتر دو دن تمھارے لیے مقرر کر دیے ہیں ایک عید الاضحیٰ کا دن دوسرے عید الفطر کا دن۔

[ابوداؤد: ۱۱۳۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے قومی اور مذہبی تہوار کے لیے صرف یہی دو دن ہیں، یہی اسلامی تہوار ہے، صرف ان ہی دنوں میں خوشی منانے کی اجازت ہے، ان دنوں کے

علاوہ کسی اور دن کو عید کے طور پر نہیں منانا چاہیے، نیز کسی ایسے جشن میں شریک بھی نہیں ہونا چاہیے، جس میں دین کے خلاف باتیں ہوتی ہوں، شرکاً نہ اعمال کیے جاتے ہوں، گناہوں کے کام اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو، کیوں کہ ایسے تہوار اور جشن میں شریک ہونا اللہ اور پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان کا ذریعہ ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳۔ معاملات پر حلال کمائی کے فوائد و برکات

انسان زندگی گزارنے کے لیے بہت سی چیزوں کا محتاج ہے؛ ستر چھپانے کے لیے گھر کا ضرورت مند ہے تو تن ڈھانکنے کے لیے کپڑے کا محتاج، زندہ رہنے کے لیے روٹی بھی ضروری ہے، گویا روٹی، کپڑا، مکان انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ جو لوگ اللہ کو نہیں پہچانتے اور اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حلال و حرام کا خیال نہیں رکھتے، اس لیے وہ سود بھی کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ دوسروں کا مال ہڑپ بھی کرتے ہیں اور تجارت میں دھوکہ فریب سے کام لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں ان کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں آزادانہ رویہ اختیار کریں ان کے لیے حلال و پاکیزہ چیزوں کو اختیار کرنا اور حرام و ناجائز کاموں سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ خاص طور پر اپنی کمائی اور روزی میں اس بات کا خیال رکھنا بہت اہم ہے۔ ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے پیٹ میں حلال ہی لقمہ جائے، حرام لقمہ نہ جاسکے حضور ﷺ نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں نہ جاسکے گا جو حرام لقمہ سے پلا بڑھا ہو۔

[طبرانی: ۱۱۵۴۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اسی لیے حدیث پاک میں حلال روزی کی تلاش و جستجو کو فرض بتایا گیا ہے۔ اس حلال روزی کے بے انتہا برکات و فوائد ہیں۔

حلال روزی کی برکت سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں۔ (پھر فرمایا کہ) یقیناً (حلال کھانے کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو جو حکم فرمایا کہ رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، وہی حکم مومنین کو بھی دیا کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں، ان میں سے کھاؤ۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، جسم پر گرد و غبار اٹا ہوا ہو، اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے یارب یارب کہہ کر دعا کر رہا ہو۔ یہ شخص دعا تو کر رہا ہے اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، پہننا حرام ہے اور اس کو حرام غذا دی گئی ہے، تو ان حالات میں اس کی دعا کیسے قبول ہوگی!

[مسلم: ۲۳۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

مطلب یہ ہے کہ مسافر اور پریشان آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مگر حرام کھانے پینے کی وجہ سے اس کی دعا رد کر دی جاتی ہے، آج بہت سے لوگ دعا قبول نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنا حال دیکھیں کہ کہیں حرام آمدنی کا استعمال تو نہیں ہو رہا ہے، اگر کسی بھی طرح سے حرام آمدنی زندگی میں داخل ہوگی تو اس کی دعا کی قبولیت رکی رہے گی۔

سبق ۱۴۔ معاشرت پر گفتگو کے آداب

زبان جسم کا بظاہر ایک چھوٹا سا حصہ ہے، مگر اسی پر انسان کے اچھے برے اعمال کا دار و مدار ہوتا ہے۔ انسان کی شیریں کلامی اور سلیقہ مند گفتگو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ سکتی ہے، جب کہ زبان کا غلط استعمال اور غیر ذمے دارانہ گفتگو باہمی تعلقات کو ختم کر کے نفرت و عداوت پیدا کر سکتی ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن وحدیث میں گفتگو کرنے کے ایسے آداب و طریقے بیان کیے گئے ہیں، جن پر عمل کرنے سے انسانوں کے باہمی تعلقات استوار رہتے ہیں اور زبان کے غلط استعمال سے حفاظت ہوتی ہے۔

ان ہی آداب میں سے پہلا ادب یہ ہے کہ گفتگو ہمیشہ نرمی سے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیوں کہ نرم مزاجی اکثر اچھائیوں اور بھائیوں کی جڑ اور بنیاد ہے، اسی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ساری بھائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ [مسلم: ۶۵، عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما]

دوسرا ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات کسی کو سمجھانی ہو تو گفتگو ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے، تاکہ بات سننے والے کو اچھی طرح سمجھ میں آ سکے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی بات جدا جدا ہوتی تھی، جس کو ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ [ابوداؤد: ۸۳۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

تیسرا ادب یہ ہے کہ گفتگو عموماً آہستگی اور مناسب آواز کے ساتھ کرنی چاہیے، بے موقع چیخ چیخ کر باتیں کرنا، حماقت و جہالت کی نشانی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت لقمان علیہ السلام کی زبانی گفتگو اور بول چال کا طریقہ اس طرح سکھایا ہے:

”اور اپنی آواز ذرا پست رکھ، سب آواز سے بری آواز گدھوں کی ہوتی ہے۔“

[سورۃ لقمان: ۱۹]

چوتھا ادب یہ ہے کہ گفتگو مختصر اور بامقصد ہونی چاہیے، کیوں کہ مخاطب لمبی بات سننے سے اکتا جاتا ہے، ایک دفعہ ایک شخص نے طویل خطبہ دیا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے



۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ایمانیات
عبادات
معاملات
معاشرت
اخلاقیات

سنا، تو فرمایا: اگر یہ شخص مختصر بات کرتا، تو اس کے لیے بہتر ہوتا، کیوں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں گفتگو میں اختصار اختیار کروں، کیوں کہ اختصار بہتر ہے۔ [ابوداؤد: ۵۰۰۸]

پانچواں ادب یہ ہے کہ گفتگو ہمیشہ دل آزاری، لعن طعن، غیبت و بہتان اور طنز وغیرہ سے پاک ہونی چاہیے، کیوں کہ احادیث میں ان چیزوں سے بچنے کی سخت تاکید آئی ہے اور ایسی باتوں کو اختیار کرنے والوں کے حق میں سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

چھٹا ادب خاص طور پر عورتوں کے لیے یہ ہے کہ وہ مردوں سے نزاکت کے ساتھ گفتگو نہ کریں، بلکہ کچھ پھیکے انداز میں بات کریں، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اس کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجالاچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔ [سورۃ احزاب: ۳۲]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵۔ اخلاقیات پر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

ہمارا دین اسلام بہت ہی اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام میں راستوں کو صاف ستھرا رکھنا اور خاص طور پر راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے، جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کرو۔ [مسلم: ۲۸۳۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: ”إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ“۔ [ابوداؤد: ۱۲۸۵، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

آسان دین

ترجمہ: آدمی کا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

جو لوگ راستے کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھتے ہیں اور ایسی چیزوں کو ہٹا دیتے ہیں، جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچتی ہو، تو اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتے ہیں اور انھیں بہت زیادہ ثواب عطا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے نبی ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص راستے پر چل رہا تھا، اس نے ایک جگہ زمین پر کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی دیکھی، تو اس نے لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے اس ٹہنی کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس بندے کی مغفرت فرمادی۔ [مسلم: ۲۸۳۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

جب اسلام میں راستوں کو صاف رکھنے کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے تو پھر سوچنا چاہیے کہ راستوں کو گندا کرنا کتنا برا اور گناہ کا کام ہے۔ اس لیے ہم سب کو راستے کی صفائی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ راستے پر کچر یا کوئی گندگی بالکل نہیں ڈالنا چاہیے۔ اگر راستے پر کوئی گندگی پڑی ہوئی ملے، یا کوئی ایسی چیز ہو، جس سے راستے چلنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو جیسے: کانٹا، پتھر، کیل، کانچ کا ٹکڑا اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ، جس سے پھسلنے یا ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہو، تو اس کو ہٹا دینا چاہیے، تاکہ لوگوں کو راستے چلنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ یہ بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

دین اسلام

سبق ۱۶۔ ایمانیات پر

اسلام دین فطرت ہے، یہ اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے، یہ ہر وقت ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں سیدھی سچی راہ دکھاتا ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک و سا جھی نہیں، اس کے ماں باپ نہیں ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ بے نیاز ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں،

آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ کی نبوت رہتی دنیا تک کے لیے ہے، اگر آپ کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو وہ جھوٹا ہوگا۔ اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو لوگوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔

اب قیامت تک انسانوں کا دین ”اسلام“ ہے۔ اسی کو اپنانے میں دین و دنیا کی بھلائی ہے، یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اسلام کے علاوہ کوئی اور دین و مذہب اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ [سورۃ آل عمران: ۱۹]

دوسری جگہ فرمایا: جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا، تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔ [سورۃ آل عمران: ۸۵]

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو آپ ﷺ پر مکمل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دین کے مکمل ہو جانے کی خوشخبری دی ہے۔ اب اس میں کسی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ [سورۃ مائدہ: ۳]

اسلام ہمیں زندگی گزارنے کا اچھا طریقہ سکھاتا ہے، ہر موڑ پر ہماری بہتر رہنمائی کرتا ہے، اسلام میں تمام خوبیاں اور بھلائیاں موجود ہیں، ہر اچھی بات کی تعلیم دیتا ہے اور ہر بری بات سے منع کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچا دوں۔ [مسند احمد: ۸۹۵۲، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کا ایک بادشاہ گذرا ہے، اس کا نام اکبر ہے۔ اس کے دماغ میں یہ غلط خیال سرایت کر گیا تھا کہ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے دین کی کل مدت ایک ہزار سال تھی جو پوری ہو گئی، اسی لیے وہ دل کھول کر اسلامی احکام کو باطل کرنے میں مشغول ہو گیا تھا اور اس

کے لیے اس نے ایک خود ساختہ مذہب ”دین الہی“ کی بنیاد رکھی تھی، جس میں ڈھیر ساری خرابیاں تھیں، اس دین میں داخل ہونے والوں سے جو کلمہ پڑھوایا جاتا تھا، اس میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے ساتھ ”أَكْبَرُ خَلِيفَةُ اللَّهِ“ بھی شامل کیا جاتا تھا، شاہی محل میں ناقوس بجائے جاتے اور آگ روشن کی جاتی تھی، مگر نماز، روزہ، حج اور زکاة سے لاپرواہی برتی جاتی تھی، بلکہ دیوان خانے میں کسی کی مجال نہ تھی کہ علانیہ نماز پڑھے، مقام نبوت کی توہین کی گئی اور معراج وغیرہ کا مذاق اڑایا گیا، بادشاہ کو سجدہ تعظیمی کیا جاتا، قانون نکاح میں تبدیلی کی گئی، تدفین کے طریقے بدل ڈالے، ملاقات کے وقت سلام کرنے کی جو اسلامی تعلیم تھی، اس کو ختم کر کے نیا طریقہ رائج کیا، بعض چیزیں جو حلال تھیں، ان کو حرام کہہ دیا اور بعض چیزیں جو حرام تھیں، ان کو حلال کہہ دیا، سور کو پاک سمجھا جانے لگا، علماء، مجتہدین اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جانے لگا، حتیٰ کہ سورج وغیرہ کی پرستش بھی کی جانے لگی۔

اکبر کی اس بددینی اور اسلام سے دوری میں اس وقت کے درباری علماء کی غلط صحبت اور خوشامد کو بڑا دخل تھا، ان میں ملا مبارک کے دولڑکے ابوالفضل اور فیضی سرفہرست تھے۔ مشہور بزرگ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی زمانے کے تھے، انھوں نے بڑی حکمت کے ساتھ اس نئے مذہب ”دین الہی“ کا مقابلہ کیا اور اس بارے میں بڑے کارنامے انجام دیے۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سنت پر عمل کرنا

سبق ۱۔ عبادات پر

انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق گزارے، جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ سنت کے مطابق اپنی پوری زندگی گزارنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جنت میں ہم کو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رہنا

نصیب ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔“
[ترمذی: ۲۶۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جس شخص نے میری سنت کو زندہ کیا (یعنی اس پر عمل کیا اور لوگوں میں کو اس کو رائج کیا) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی ایک ایک سنت پر پابندی سے عمل کیا کرتے تھے، ہر موقع پر وہ دیکھتے کہ اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ کا کیا حکم ہے۔ کسی بھی حال میں کسی بھی حکم کو کچھوڑنا انھیں ہرگز گوارہ نہیں تھا۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے شوہر کے علاوہ دوسرے رشتے داروں کے سوگ کے لیے صرف تین دن مقرر فرمائے تھے، صحابیات نے اس پر اس سختی سے عمل کیا کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہو گیا، تو (غالباً چوتھے دن) انہوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے آپ ﷺ سے منبر پر سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں ہے، اس لیے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔

ہمیں بھی آپ ﷺ کی ہر ایک سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے ہر وقت ہر عمل میں آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کرتا ہے اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں چلتا ہے، تو اس سے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

سبق ۱۸ - معاملات پر سامان کا عیب نہ چھپانا

انسان کو زندگی میں روزمرہ جن کاموں سے واسطہ پڑتا ہے ان میں ایک بہت ہی اہم کام خریدنا بیچنا بھی ہے۔ اسی سے زندگی کی گاڑی چلتی ہے۔ بظاہر یہ ایک دنیوی کام ہے اور ایک انسانی ضرورت ہے۔ مگر اس کام کو انجام دینے میں اگر اللہ کے حکموں کا خیال اور رسول اللہ ﷺ کی روشن ہدایات کی پاسداری کی جائے تو یہ دنیوی ضرورت عبادت بن جائے گی اور عبادت بھی اس اعلیٰ درجہ کی کہ آدمی کو انبیاء، شہداء اور صدیقین کے درجہ و مقام تک پہنچا دے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: پوری سچائی اور ایمان داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

[ترمذی: ۱۲۰۹، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ]

خرید و فروخت میں تاجر کے لیے امتحان کا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سامان بیچ رہا ہوتا ہے اس میں بسا اوقات عیب اور نقص ہوتا ہے اور اس عیب کی وجہ سے اس کی قیمت کچھ گھٹ جاتی ہے۔ ایسے وقت میں ایک تاجر کی ذمہ داری ہے کہ نیچے وقت سامان کے عیب کو ظاہر کر دے اور خریدنے والے کو بتا دے کہ اس میں نقص و کمی ہے، اس میں بظاہر نقصان نظر آئے گا، لیکن حقیقت میں دنیا و آخرت کا نفع اسی میں پوشیدہ ہے، اس طرح کرنے سے کاروبار میں بھی برکت ہوگی اور اللہ کی ناراضگی سے بچ جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کوئی عیب والی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کی اور خریدار کو وہ عیب بتلا نہیں دیا تو اس پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا۔ اور اللہ کے فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

[ابن ماجہ: ۲۲۳۷، ابن ماجہ بن صالح رحمہ اللہ]

رسول اللہ ﷺ نے بیچنے والے سامان کا عیب چھپانے سے منع بھی فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے (جو ایک دوکاندار کا تھا) آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کر دیا، تو آپ کی انگلیوں نے گیلان محسوس کیا، آپ نے اس غلہ فروش سے فرمایا کہ (تمہارے ڈھیر کے اندر) یہ تری اور گیل کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلے پر بارش کی بوندیں

پڑ گئی تھیں (تو میں نے اوپر کا بھیگ جانے والا غلہ نیچے کر دیا) آپ نے فرمایا کہ اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تا کہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے، (سن لو) جو آدمی دھوکے بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ [مسلم: ۲۹۵]

ہر مسلمان تاجر کو اپنی تجارت میں شریعت کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے، اس سے ہماری نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہم سے ہٹے گی اور ہماری مدد و نصرت کے فیصلے آسمانوں سے اتریں گے۔ دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی چمکے گی۔

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

عورتیں کی ساز یور پہنیں

۱۹۔ معاشرت پر

اسلام نے عورتوں کو زیب و زینت اختیار کرنے اور اس مقصد سے زیورات پہننے کی اجازت دی ہے البتہ اس سلسلے میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ انھیں میں سے ایک یہ ہے کہ زیور بنجنے والا نہ ہونا چاہیے۔ جو زیور بنجنے والا ہو اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ اس طرح کے زیورات کو پہننے سے منع کیا گیا ہے، حضرت بنانہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھیں، اتنے میں ایک عورت ایک لڑکی کو لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اندر آنے لگی، وہ لڑکی جھانجھ (گھونگرو) پہنے ہوئے تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تک اس کے جھانجھ نہ نکالے جائیں، اسے ہرگز میرے پاس نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس گھر میں گھٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ [البوداؤد: ۴۲۳۱]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر گھٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بنجنے والا زیور، گھونگرو اور گھنٹیاں شیطان کو پسند ہیں اور یہ شیطان کے باجے ہیں، جب ان سے آواز نکلتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور جس جگہ پر ایسی چیزیں ہوتی ہیں

وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس لیے عورتوں کو بچنے والا زیور استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔

نیز زیور کسی جاندار یا صلیب کی شکل میں بنا ہوا نہ ہو، جو زیور اس شکل میں بنا ہوا ہو اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زیب و زینت کے لیے جن چیزوں کا استعمال کریں، ان کو شوہر کے سوا خاص طور پر ظاہر نہ کریں، یہ چیزیں دکھاوے اور نمائش کے لیے نہ ہوں، بلکہ حتی الامکان ان کو چھپانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آپ ایمان والیوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں، مگر جو اس میں سے کھلا ہی رہتا ہے۔ [سورہ نور: ۳۱]

جو عورتیں زیورات ریا کاری اور دکھاوے کے لیے پہنتی ہیں، قیامت کے دن ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتو! کیا چاندی کے زیور سے تمہاری زینت کا کام نہیں چل سکتا۔ خبردار! تم میں سے جو عورت دکھاوے کے لیے سونے کا زیور پہنے گی اس کی وجہ سے ضرور اس کو عذاب دیا جائے گا۔ [ابوداؤد: ۴۲۳۷، عن فاطمہ بنت ایمان رضی اللہ عنہا]

۹ نوں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰۔ اخلاقیات پر صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا

ہر انسان فطری طور پر صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے اور ہمیشہ صاف ستھرا رہنے کی کوشش کرتا ہے، دین اسلام نے دیگر احکام کے ساتھ صفائی کو بھی خاص اہمیت دی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیا آدھا ایمان ہے۔ [مسلم: ۵۵۶۶، عن ابی ہاشم اشعری رضی اللہ عنہ]

صفائی ستھرائی اللہ کو بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتے

ہیں اور لوگ بھی ان کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنے گھروں، اپنے کپڑوں اور اپنے بدن کو صاف ستھرا رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ پاک ہیں، پاکی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف ستھرے ہیں اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کرم کرنے والے ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں، وہ نہایت ہی سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں، تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ [ترمذی: ۲۷۹۹، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ بکھرے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو وہ چیز (کنگھی وغیرہ) میسر نہیں، جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کر لے، اسی طرح آپ ﷺ نے ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس آدمی کو وہ چیز (صابن پانی وغیرہ) میسر نہیں جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھو ڈالے۔ [ابوداؤد: ۴۰۶۲، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

اس لیے صفائی و ستھرائی اور طہارت و نظافت کا پورا خیال رکھیں، اپنا کپڑا، اپنا بستر اور اپنے بدن کی صفائی پر دھیان دیں، اپنے کپڑوں کو مٹی اور سیاہی کے دھبوں سے بچائیں، ہاتھ اور منہ صاف کرنے کے لیے اپنے پاس رومال رکھ لیں، آستین یا دامن سے منہ صاف نہ کریں، ہر ہفتے ناخن تراش لیں اور غسل کا اہتمام کریں، روزانہ صبح سویرے نہانے سے اچھی طرح نظافت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور صحت و تندرستی بھی برقرار رہتی ہے، مسواک کا بھی اہتمام کریں، وضو کرتے وقت، کھانا کھانے کے بعد، رات کو سونے سے پہلے اور صبح سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کر لیا کریں، ساتھ ہی اپنے گھروں کی صفائی کا خیال رکھیں، گھر کے اطراف کو صاف ستھرا رکھیں، گلی کو چوڑا اور سڑکوں پر کچرا یا کوئی اور گندگی بالکل نہ ڈالیں، اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔

سبق ۲۱۔ ایمانیات پر کائنات میں غور و فکر کرنا

قرآن کریم میں انسانوں کو کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، سب کو اس نے اپنی طرف سے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیں۔ [سورہ جاثیہ: ۱۳]

کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بے مثال کاریگری کا علم ہوتا ہے، اس کی ذات و صفات کی طرف رہنمائی ملتی ہے، اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، نیز اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی انسانوں کے لیے کتنے بڑے فائدے رکھے ہیں۔ اس طرح ان چیزوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بے شمار لوگ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دنیا کی چیزوں میں غور و فکر کر کے اہم معلومات لوگوں تک پہنچائی ہیں، نئی نئی چیزیں بنائیں، انسانوں کی سہولت اور ترقی کے لیے بنیادی چیزیں ایجاد کیں۔ مسلمانوں میں ایسے بے شمار سائنس دان گزرے ہیں، جنہوں نے سائنس کے میدان میں اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ مثال کے طور پر محمد بن موسیٰ الخوارزمی ہیں، جن کی وفات ۸۵۰ء میں ہوئی ہے، جو حساب و ریاضی کے بہت بڑے ماہر تھے، ”الجبر“ انھوں نے ہی ایجاد کیا ہے، گنتی کے جو اعداد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کی شکل ہم استعمال کرتے ہیں، ان کو سب سے پہلے انھوں نے ہی بیان کیا، اس سے پہلے عدد لکھنے کا جو طریقہ تھا وہ بہت ہی مشکل تھا۔ انھوں نے صفر (۰) کا تعارف کرایا، ورنہ اس سے پہلے صفر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

اسی طرح ابو بکر محمد بن زکریا الرازی ہیں، جن کی وفات ۹۲۳ء میں ہوئی، بہت بڑے طبیب اور ماہر ڈاکٹر تھے، سب سے پہلے انھوں نے ہی ثابت کیا کہ چیچک اور خسرہ الگ

الگ بیماریاں ہیں۔ انھوں نے علاج کے کئی نئے طریقے بیان کیے، پارے کا لیپ اور بے ہوشی لانے والی دوائیں ایجاد کیں، جس کو آپریشن کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ابوالقاسم خلف بن عباس ہیں، جن کی پیدائش ۱۰۳۰ء میں ہوئی، انھیں سرجری کا موجد مانا جاتا ہے، وہ پہلے سرجن ہیں جنھوں نے آپریشن کیا اور جنھوں نے آپریشن کے ذریعے بچے کی ولادت کا طریقہ ایجاد کیا، زخموں کو ٹانکنے کے لیے مناسب دھاگوں کو استعمال کرنا ان ہی کی ایجاد ہے، انھوں نے سرجری کے بہت سے آلات بھی ایجاد کیے۔

ان کے علاوہ بھی مسلمانوں میں بہت سارے علم و فن کے ماہر گذرے ہیں، جنھوں نے بے شمار بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں، جیسے جابر بن حیان، ابوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا، ابوعلی حسن بن حسین بن ہشیم، غیاث الدین ابوالفتح عمر بن ابراہیم الخیام، ابوریحان محمد بن احمد البیرونی وغیرہ یہ سب حضرات سائنسی ایجادات میں بہت مشہور و معروف ہیں۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲۔ عبادات پر مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا

رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں جو دعائیں مانگی اور مختلف مواقع پر امت کو تعلیم دی ہے، وہ نہایت ہی بابرکت ہیں۔ مثلاً نیند سے بیدار ہو کر پڑھنے کی دعا، بیت الخلا میں جانے سے پہلے کی دعا، وہاں سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا، وضو کرتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد، اذان کے بعد، کپڑے پہنتے وقت، آئینہ دیکھتے وقت، بستر پر پہنچ کر سونے سے پہلے وغیرہ۔ اور اس طرح خاص خاص موقعوں پر جو دعائیں سکھائی گئی ہیں یا اس کے علاوہ جو دوسری عام دعائیں حدیثوں میں منقول ہیں، جو کسی وقت اور حالات کے ساتھ خاص نہیں ہیں، وہ سب دعائیں بہت ہی اہم اور جامع ہیں۔ پوری امت کے حق میں دین و دنیا کی خیر و بھلائی اور ہماری تمام ضرورتوں کے لیے

انتہائی مفید ہیں۔ یہ دعائیں اتنی اچھی اور جامع ہیں کہ اگر ہم ساری عمر سوچتے رہیں، تب بھی ایسی دعائیں خود سے نہیں مانگ سکتے، یہی توجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عربی زبان و لغت میں ماہر ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور دعائیں سیکھتے تھے؛ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے درخواست کی: یا رسول اللہ! مجھے دعا کے چند ایسے کلمات بتا دیجیے، جن کو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ! فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكِهِ“

اور فرمایا: جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو، تو ان کلمات کو کہہ لیا کرو۔

[ابوداؤد: ۵۰۶۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہم لوگوں کو بھی یہ دعائیں اچھی طرح یاد کر لینی چاہیے اور انھیں مختلف اوقات میں پڑھتے رہنا چاہیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳ معاملات پر عاریت کا واپس کرنا

دنیا میں بہت کم لوگ ایسے ملیں گے، جن کے پاس زندگی کی تمام ضروری چیزیں موجود ہو، بلکہ زیادہ تر ایسے ہی لوگ ملیں گے جو بہت سی چیزیں نہ تو خرید سکتے ہیں اور نہ کرایے پر لے سکتے ہیں ایسی صورت میں اگر انہیں کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے، تو وہ اپنی ضرورت کو پوری کرنے کے لیے وہ چیز دوسروں سے لیتے ہیں اور کام پورا ہو جانے کے بعد پھر واپس کر دیتے ہیں، شریعت میں اسی کو ’عاریت‘ کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی ضرورت مند ہو اور وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کسی سے کوئی چیز مانگے، تو اسے دے دینا چاہیے۔ خاص طور پر معمولی اور روزمرہ استعمال کی جانے والی چیزوں کو بغیر سوچے دے دینا چاہیے۔ یہ بھی ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ایک شکل ہے اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن میں رہے کہ جو شخص اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے کسی کی کوئی چیز عاریت کے طور پر لے، تو ضرورت پوری ہونے کے بعد اس چیز کو واپس کر دینا چاہیے، اس میں سستی اور کاہلی نہیں کرنی چاہیے، حضور ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: **اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ**۔

[ترمذی: ۱۲۶۵، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: عاریت (پر لی ہوئی چیز ضرور) واپس کی جائے گی۔

بعض لوگ اپنی ضرورت کے لیے کسی کی کوئی چیز بطور عاریت لیتے ہیں اور ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بھی رکھتے ہیں اور اس کو واپس کرنے میں سستی کرتے ہیں، یہ بری عادت ہے۔ اس سے لوگوں کو بچنا چاہیے، اگر وہ چیز بے پرواہی سے ضائع ہوگئی یا خراب ہوگئی، تو پھر اس کا بدلہ دینا پڑے گا۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲۔ معاشرت پر بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا

عورتوں کا اصل مقام ان کا گھر ہے، چوں کہ گھر سے باہر فتنے ہی فتنے ہیں، اس لیے ان کا گھروں میں رہنا اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا زیادہ اچھا ہے اور فتنوں سے بچنے اور شیطانی نگاہوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مردوں کو) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا۔

[سورۃ احزاب: ۳۳]

یہی وجہ ہے کہ ان پر صرف گھر کے اندرونی کاموں کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور گھر سے باہر کے تمام کاموں سے انھیں آزاد کر دیا گیا ہے اور گھر سے باہر کے کاموں کی ساری ذمہ داری مردوں کے اوپر ڈالی گئی ہے، نیز نماز جیسی اہم ترین عبادت کو بھی ادا کرنے کے لیے افضل جگہ ان کا گھر قرار دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: عورت کا نماز پڑھنا کمرے کے اندر بہتر ہے کمرہ کے صحن میں پڑھنے سے، اور کوٹھری میں پڑھنا بہتر ہے بڑے کمرے میں پڑھنے سے۔

[ابوداؤد: ۵۷۰، ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

بہر حال عورتوں کے حق میں ہر اعتبار سے یہی مناسب ہے کہ وہ گھروں میں رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ پھرا کریں، لیکن اگر کسی ضرورت کی وجہ سے نکلنا پڑے تو پردے کا پورا خیال رکھیں، سر سے پاؤں تک نقاب یا لمبی چادر سے اپنے پورے جسم کو چھپالیں، لباس بھڑکدار اور پرکشش پہن نہ نکلیں، پھیلنے والی خوشبو لگا نہ نکلیں، تاکہ لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف نہ اٹھیں، راستوں کے کنارے پر چلیں، راستوں کے درمیان سے نہیں چلنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے راستے کا درمیانی حصہ نہیں ہے۔

[شعب الایمان: ۸۲۳، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

راستہ بھی مامون اور محفوظ ہونا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جائیں، اگر کسی شدید ضرورت کے وقت کسی مرد سے کچھ بات کرنی پڑے، تو بقدر ضرورت مختصر بات کریں اور ترش اور تیکھے لہجے میں بات کریں، نرم انداز میں گفتگو بالکل نہ کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بے جالالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔

[سورۃ احزاب: ۳۲]

اگر کبھی اتنی دور کا سفر کرنا پڑے جس سے آدمی شرعی طور پر مسافر بن جاتا ہے، تو عورتوں کے



۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ایمانیات
عبادات
معاملات
معاشرت
اخلاقیات

لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھ کسی محرم کو لے لے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: عورت کسی محرم کے ساتھ ہی سفر کرے۔
[بخاری: ۱۸۶۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ویسے بھی مناسب یہی ہے کہ جب بھی کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر جانا ہو، تو کسی محرم کے ساتھ ہی جائے، اس طرح وہ بہت سارے فتنوں سے محفوظ رہے گی، کیوں کہ عورت جب بھی گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک جھانک کرتا ہے اور اسے فتنے میں مبتلا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت قابل ستر ہے، جب وہ (گھر سے) نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے۔
[ترمذی: ۱۷۷۳، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

گالی گلوچ سے بچنا

سبق ۲۵۔ اخلاقیات پر

اسلام نے زبان کی حفاظت کرنے اور اس کو غلط استعمال سے بچانے کا حکم دیا ہے، ایک سچے پکے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ نرم مزاج اور شیریں کلام کرنے والا ہوتا ہے، اس کی زبان سے گندی باتیں، گالی گلوچ اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ نہیں نکلتے، وہ کسی کو طعنہ نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی پر لعنت کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، گندی باتیں کرنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا۔
[ترمذی: ۱۹۷۷، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زبان کی بہت حفاظت کرتے تھے، کبھی بھی فحش بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب مدینہ آیا، تو دیکھا کہ ایک بڑی شخصیت ہے، سب لوگ ان کی رائے مانتے ہیں، وہ جو بھی فرماتے ہیں فوراً اس پر عمل

آسان دین

کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُولَ اللہ! دو مرتبہ ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَیْكَ السَّلَامُ مت کہو، کیوں کہ عَلَیْكَ میت کے لیے کہا جاتا ہے، تم السَّلَامُ عَلَیْكَ کہو، میں نے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، جو ایسی قدرت والا ہے کہ اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچ جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو وہ تمہاری تکلیف کو دور کر دے، اگر تم کو قحط سالی پہنچ جائے اور تم اس سے دعا مانگو، تو وہ تمہارے لیے (غلہ) اُگادے اور جب تم کسی چٹیل میدان میں ہو، جہاں گھاس، پانی اور آبادی نہ ہو اور ایسے موقع پر تمہاری سواری گم ہو جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو تمہاری سواری تمہارے پاس لوٹا دے۔ میں نے عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو گالی مت دینا، حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام شخص یا اونٹ یا بکری کو گالی نہیں دی۔ پھر تین نصیحتوں کے بعد فرمایا: اگر کوئی شخص تم کو گالی دے اور تم پر اس چیز کا عیب لگائے جو تمہارے اندر ہے، تو تم اس پر اس چیز کا عیب نہ لگاؤ جو تم اس کے اندر جانتے ہو، کیوں کہ اس کا وبال تو اسی پر ہوگا۔ [ابوداؤد: ۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

غور کریں کہ اس حدیث میں کتنی سختی کے ساتھ کسی کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے اور جس صحابی کو منع فرمایا، انھوں نے کبھی بھی کسی انسان حتیٰ کہ کسی جانور کو بھی گالی نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



۵- زبان [عربی]



تعریف

عربی : عرب کی زبان کو ”عربی“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

[سورۃ یوسف: ۲]

قرآن : اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا

ترجمہ: یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے معلم

اس مختصر سے نصاب کو پہلے دو مہینوں میں پڑھانا ہے۔ طالبات میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں۔

الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں مثلاً: سَيَّارَةٌ کو سَيَّارَةٌ پڑھائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب کو الٹ پلٹ کر پوچھیں۔

عربی



۵- زبان [عربی]

سبق ۱

أَعْدَادٌ گنتی

۲ اِثْنَانِ

۱ وَاحِدٌ

۴ أَرْبَعَةٌ

۳ ثَلَاثَةٌ

۶ سِتَّةٌ

۵ خَمْسَةٌ

۸ ثَمَانِيَةٌ

۷ سَبْعَةٌ

۱۰ عَشْرَةٌ

۹ تِسْعَةٌ

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

أَعْدَادٌ گنتی

سبق ۲

۱۲ اِثْنَا عَشَرَ

۱۱ أَحَدَ عَشَرَ

۱۴ أَرْبَعَةَ عَشَرَ

۱۳ ثَلَاثَةَ عَشَرَ

۱۶ سِتَّةَ عَشَرَ

۱۵ خَمْسَةَ عَشَرَ

عربی



۵- زبان [عربی]



۱۸ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

۱۷ سَبْعَةَ عَشَرَ

۲۰ عَشْرُونَ

۱۹ تِسْعَةَ عَشَرَ

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

عَشْرَاتُ دہائیاں

سبق ۳

۲۰ عَشْرُونَ

۱۰ عَشْرَةٌ

۴۰ أَرْبَعُونَ

۳۰ ثَلَاثُونَ

۶۰ سِتُّونَ

۵۰ خَمْسُونَ

۸۰ ثَمَانُونَ

۷۰ سَبْعُونَ

۱۰۰ مِائَةٌ

۹۰ تِسْعُونَ

نوٹ : ۲۱ کے بعد اس طرح استعمال کریں کہ اکائی کے الفاظ سبق ۱ سے لیں اور دہائی کے الفاظ سبق ۳ سے لے کر درمیان میں (وَ) سے جوڑ دیں۔ جیسے

۲۲ = أَرْبَعَةٌ وَعَشْرُونَ ۶۳ = ثَلَاثَةٌ وَسِتُّونَ

۳۸ = ثَمَانِيَةٌ وَثَلَاثُونَ ۵۵ = خَمْسَةٌ وَخَمْسُونَ

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

پہلے مہینے میں پڑھائیں

عربی



۵- زبان [عربی]

ل

سبق ۴ الأشهر مہینے

۱	مُحَرَّمُ الْحَرَامِ	۷	رَجَبُ الْمُزَجَّبِ
۲	صَفَرُ الْمُظْفَرِ	۸	شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ
۳	رَبِيعُ الْأَوَّلِ	۹	رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ
۴	رَبِيعُ الثَّانِي	۱۰	شَوَّالُ الْمُكَرَّمِ
۵	جُمَادَى الْأُولَى	۱۱	ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ
۶	جُمَادَى الثَّانِيَةِ	۱۲	ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۵ أَيَّامُ الْأُسْبُوعِ ہفتے کے دن

یَوْمُ الْأَحَدِ	اتوار	یَوْمُ الْإِثْنَيْنِ	پیر
یَوْمُ الثَّلَاثَاءِ	منگل	یَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ	بدھ
یَوْمُ الْخَمِيسِ	جمعرات	یَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ

یَوْمُ السَّبْتِ سنیچر

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلمہ دستخط والدین

تعریف

اُردو : ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو ”اُردو“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

اُردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں۔ قرآن و حدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اسی وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے اور اُردو لکھنا پڑھنا آجائے گا، اس لیے اُردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اُردو زبان سیکھو، اُردو پڑھو، اُردو لکھو اور اُردو بولو۔

ہدایت برائے معلمہ

اُردو کے نصاب میں مفرد و مرکب حروف، ”و، ی“ ما قبل مفتوح اور ”و، ی“ معروف و مجہول، دو حرفی الفاظ اور سہ حرفی الفاظ اور ان کے جملے دیے گئے ہیں، اس کو اجتماعی طور پر تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) کے ذریعے اس طرح پڑھائیں کہ حروف کی تمام شکلوں کی اچھی طرح وضاحت ہو جائے۔

توجہ طلب امور

- وہ حروف جن کی شکلیں ایک جیسی ہیں مثلاً ب، ت، د، ذ..... وغیرہ کی مشق تختہ سیاہ پر نقطوں اور علامتوں کو بدل کر کرائیں۔
- اسباق میں حرکات کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ طلبہ آسانی کے ساتھ تمام حرکات کو سمجھ لیں۔
- سبق نمبر ۵ سے سبق نمبر ۱۸ تک پہلے حرف کو تینوں حرکتوں کے ساتھ پڑھائیں۔
- جس ”واو“ یا ”یا“ پر ”و“ کی صورت میں جزم آئے تو اس کو معروف پڑھیں گے، جیسے: سُورِ اخ اور جھیل۔
- جس ”واو“ یا ”یا“ پر ”ہ“ کی صورت میں جزم لگا ہوا ہو تو اس کو مجہول پڑھیں گے۔ جیسے: ڈور، فریفتہ اور تیل۔
- جس واو ساکن یا یائے ساکن سے پہلے زبر ہے، تو اس کو ”واو لین“ یا ”یائے لین“ پڑھیں گے۔ جیسے: بُوچھارا اور سیف۔
- مشکل الفاظ کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ دوران سبق مشکل الفاظ کے معنی طالبات کو اچھی طرح سمجھا دیے جائیں، یاد کرانے کی ضرورت نہیں۔

باقریب حروف

سبق ۱

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث
ج	چ	ح	خ	د	ڈ
ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غ	ف	ق	ک	گ	ل
م	ن	و	ہ	ھ	ء
	ی	ے			

○ نوٹ: وہ حروف جو اردو زبان میں بطور خاص استعمال ہوتے ہیں (عربی میں نہیں) انہیں سرخ رنگ میں نمایاں کیا گیا ہے، طلبہ کے سامنے اس کو واضح کریں۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

بے ترتیب حروف

سبق ۲

ب	د	س	ص	ل	خ
---	---	---	---	---	---

ن	ف	ج	ظ	ر	غ
ض	ز	ط	ک	ت	ء
ح	ش	ا	ذ	ع	ه
ق	ھ	گ	ث	م	ی
ژ	ڈ	ٹ	خ	پ	چ
		و	ے		

۳ تیرے مہینے میں پڑھائیں

زبر، زیر اور پیش

سبق ۳

ث	ط	ت	پ	ب	ا
ڈ	د	خ	ح	چ	ج
س	ز	ر	ڑ	ر	ذ

ع	ظ	ط	ض	ص	ش
ل	گ	ک	ق	ف	غ
ء	ھ	ہ	و	ن	م
ی					

۳ مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلمہ دستخط والدین

سبق ۴ بے ترتیب حروف

ا	ب	ض	ح	ز
ر	چ	م	ل	ت
ث	ٹ	خ	ز	س
ی	ش	ط	ع	ظ
ق	ف	ژ	ک	ن

گ	ٹ	ل	م	چ	ر
پ	ڈ	ڑ	د	ء	

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

سبق ٥ حروف کو ملانے کے طریقے ① الف

آ	ا	اب	اُب		
آ	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

سبق ۶ ۲) ب پ ت ٹ

بُ ب بُ

تج	بث	پٹ	بت	بپ	با
بذ	بڈ	بد	بخ	نخ	نچ
بض	بص	بش	بس	بڑ	بز
بق	بف	بلغ	بع	بظ	بط
بن	ثم	بل	بگ	ٹک	

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۴) چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷ ۳) ج، چ، ح، خ

جُب جِب جَب

خش	خس	خر	جد	جج	جا
----	----	----	----	----	----

چک

حق

جف

جع

حط

جص

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸

۴ د، ذ، ر، ز

دُب

دِب

دَب

دف

زر

رص

رِص

در

دا

زن

ذم

رگ

رک

ذل

دق

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹

۵ س، ش

سِب

سِب

سِب

سع

سط

شش

سد

سچ

سا

سن

سم

سل

سگ

سق

سف

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰

⑥ ص، ض

صُب

صِب

صَب

صَف

صَح

صِر

صَح

صَت

صَا

ضَه

ضَن

ضَم

ضَل

ضَک

ضَق

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

⑦ ط، ظ

سبق ۱۱

طُٹ

طِٹ

طَث

طَع

طَس

ظَر

طَد

طَح

طَا

طَه

ظَن

ظَم

ظَل

طَق

طَف

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

۶

⑧ ع، غ

سبق ۱۲

عُب

عِب

عَب

عص

غش

غر

غد

عج

عا

عہ

عن

غم

عک

عف

عط

چھٹے مہینے میں پڑھائیں ۶

۹ ف، ق

سبق ۱۳

فُت

فِت

فَٹ

قض

فس

فر

فد

فح

فا

فن

قم

فل

فق

قف

قع

چھٹے مہینے میں پڑھائیں ۶

۱۰ ک، گ

سبق ۱۴

کُپ

کِپ

کَپ

گش

گر

گڈ

کح

کٹ

کا

کہ

گن

کم

کل

کف

کح

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

۱۱ ل

سبق ۱۵

لپ

لپ

لپ

لص

لس

لڑ

لذ

لح

لا

لم

لل

لق

لف

لع

لظ

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

۱۲ م

سبق ۱۶

مٹ

مٹ

مٹ

مص

مس

مر

مد

مج

ما

من

مم

مک

مف

مع

مط

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

ن، ی (۱۳)

سبق ۱۷

نَب

نَب

نَب

نس

نر

نخ

نخ

نٹ

نا

یل

نہ

نم

نل

نک

نع

ساآتوئ مہینے میں پڑھائیں

۷

ہ (۱۴)

سبق ۱۸

ہِٹ

ہِٹ

ہِٹ

ہص

ہس

ہر

ہد

ہج

ہا

ہم

ہل

ہک

ہق

ہف

ہط

ہن

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

ساآتوئ مہینے میں پڑھائیں

۷

سبق ۱۹ ”و“ ماقبل مفتوح اور ”و“ معروف و مجہول

اُو	اُو	اُو	اُو	اُو	اُو
جُو	جُو	جُو	جُو	جُو	جُو
رُو	رُو	رُو	رُو	رُو	رُو
فُو	فُو	فُو	فُو	فُو	فُو
گُو	گُو	گُو	گُو	گُو	گُو
مُو	مُو	مُو	مُو	مُو	مُو
ہُو	ہُو	ہُو	ہُو	ہُو	ہُو

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰ ”ے“ جس کے پہلے زبر اور ”ے“ معروف و مجہول

ہا	ای	اے	بے	بی	بے
----	----	----	----	----	----

دے	دی	دے	جے	جی	جے
رے	ری	رے	ے	ی	ے
کے	کی	کے	فے	فی	فے
ے	می	مے	لے	لی	لے
وے	وی	وے	نے	نی	نے
ہے	ہی	ہے			

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

①

دو حروف کے الفاظ

سبق ۲۱

سر	ڈر	زر	ٹب	رب	آب
دس	رس	غم	خم	دم	ڈس
ان	اس	مگ	نگ	رگ	بس

دے	دی	دِن	دِل	بُن	گُن
رُک	رُخ	رُت	گُرُ	مُرُ	اُرُ
وہ	جُو	دُو	دُم	گُم	رُگ
	بہ	رہ	کہہ		

رُت: موسم۔ رُخ: سمت۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲

۲

لَت	تَب	لَب	کَب	سَب	جَب
ہٹ	نَٹ	پَٹ	جَٹ	سَط	مَٹ
حد	بد	سَچ	بَچ	حَچ	جَچ
لَڑ	دَر	کَر	نَڑ	پَر	قَد
شَک	خَط	بَط	نَس	بَس	گَز

نَم	کَل	جَل	گَل	تَل	کَل
بَن	ہَم	نَم	کَم		

لَب: ہونٹ۔ لَت: بری عادت۔ سَٹ: سازش۔ نَٹ: بازی گر۔ بَل: طاقت۔ تَل: نیچے۔ بَن: جنگل۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
----------------------------	-------	-------------	--------------

۳

سبق ۲۳

جَس	تَس	اِس	بِل	تِل	مِل
سِل	گِن	ضِد	جِی	پِی	سِی
دِی	لِے	نِے	دِے	سُن	پُن
چُن	چُپ	مِل	گُل	عُل	ثُم
سُم	دُو	ہُو	لُو	ہَل	نَل
کَل	بَج	بَن	فَن	مَن	



۵- زبان

[اُردو]

دُر گے اب جا
مَت آ چُپ رہ

ہم

سر

دُر

تس: لباس۔ سل: مصالحہ پینے کا پتھر۔ پن: خیرات۔ غل: شور۔ سم: کھر۔ در: دروازہ۔

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

دو حرفی الفاظ کے جملے

سبق ۲۴

اب جا

مَت لڑ

سُن لے

یار ب

وُہ دو

یہ لو

وُہ لا

جب آ

گل مل

حج کر

رَس پی

پُن دے

سب گن

سچ ہے

مَت ڈر

بَس کر

چُپ رہ

کم سو

لے لو

دے دو

نگ لے

جگ دے

اُڑ جا

مَت آ

اُردو

زردو
سب سے مل
اُس سے مت لڑ

۵- زبان

[اُردو]

ل

حق کہہ

نچ بن

جو لو

زردو

نویں مہینے میں پڑھائیں ۹

۲

سبق ۲۵

چپ مت رہ

آب مت سُو

سب سے مل

دِن کم ہے

اس کی سُن

رَب سے ڈر

سچ تو یہ ہے

جو ہو سُو ہو

مل جُل کر رہ

غم نہ کر

اُس سے مت لڑ

یہ خط کس کا ہے

حق پر جم جا

نچ کر چل

تم حق پر ہو

سُن تو لو

شک مت کر

شر سے بچ

میل پر جا

گم مت دے

گن کر دے

نویں مہینے میں پڑھائیں ۹

سبق ۲۶ سہ حرفی الفاظ ①

داب	راب	آپ	باپ	ٹاپ	ناپ
بات	رات	سات	باٹ	پاٹ	کاٹ
آج	تاج	راج	لاج	بار	پار
تار	چار	آس	پاس	راس	طاق
باغ	صاف	غار	پاک	ڈاک	خاک
آگ	جاگ	ساگ	دام	شان	جان

داب: دباؤ۔ راب: گنے کا پکایا ہوا رس۔ ٹاپ: گھوڑے کے چلنے یا دوڑنے کی آواز۔ پاٹ: چکی کا پتھر۔
راج: معمار، عمارت بنانے والا، حکومت۔ لاج: شرم۔ پار: بوجھ۔ پار: طرف۔ راس: لگام۔ طاق: مخراب۔
ساگ: ترکاری۔

۹ نویں مہینہ میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلمہ	دستخط والدین
--------------------------	-------	-------------	--------------

سبق ۲۷ ②

آور	طور	غور	خوف	شوق	فوج
موج	حوض	دور	نور	حور	طور

صور	گُوٹ	تُوپ	تُوں	گُوں	بول
مول	لوگ	روگ	هُوش	پیر	تیر
خیر	سیر	بیر	ایک	نیک	ٹیک
زِیب	دِین	زِین	رِیس	رِعید	زور
	شور	مور	ڈور		

بیر: دشمنی۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۸

۳

دُرُود	زُرُود	حَمْد	فَرَض	سِتْم	نَزْم
شَرْم	رَحْم	وَقْتُت	مَشَق	عَقْل	حُکْم
رِزْق	ذِکْر	فِکْر	قبر	آدَب	طَلَب
عَضْب	عَرَب	حَسَد	مَدَد	سَبَق	مَرَض

دغا	دعا	جدا	خدا	قسم	قلم
گلی	بچو	دُرو	شنا	فنا	قضا
سُخی	دُری	گُری	وُلی	نُبی	

جدا: الگ، انوکھا۔ قضا: موت، قسمت۔ فنا: موت، بربادی۔ شنا: تعریف۔ بدی: برائی۔ سُخی: سخاوت کرنے والا، دریادل۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

ہائے مخلوط

سبق ۲۹

چھ	جھ	ٹھ	تھ	پھ	بھ
گھ	کھ	رھ	ڈھ	دھ	

ہائے مخلوط کی مشق

①

دُھب	چھت	جھٹ	بھٹ	کھا	تھا
رکھ	سُده	اُٹھ	کھل	کُھر	دُھر

دھک تھم لکھ پڑھ پھر کھل

گھر بھر پھل بھس چھن

بھٹ: سانپ کا بل۔ ڈھب: عادت ڈھر: سیدھا راستہ۔ کھر: جانوروں کے ناخن۔ سُدھ: سمجھ۔ دھک: گھبراہٹ۔
بھس: اناج کا چھکا۔

۲

صبح اٹھ	سر ڈھک
فجر پڑھ۔	اب کچھ پڑھ لے۔
ہاتھ دھو کر کھا۔	دھک سکھ میں خوش رہ۔
پڑھ لکھ کر عمل کر۔	نبی کی ہر بات بھلی ہے۔
بدن پاک صاف رکھ۔	کھل کھلا کر مت ہنس۔

۳

پھڑک چھڑک کھٹک گھٹا پھٹا چھٹا
بڑھا پڑھا گرھا کھڑا گھڑا چھاچھ



۵- زبان

[اُردو]

چھری کی دھار
گھول بھات
ٹھیک بول

گھاس

بھاپ

جھاڑ

پھڑک: ترپ، بے قراری۔ گھٹا: بادل۔ چھٹا: چنا ہوا۔ گڑھا: کھڈا۔ گھڑا: مٹکا۔

(۴)

دھوپ	جھوٹ	بھوک	تھوک	بھول	پھول
گھول	چھوڑ	پھوڑ	بھیک	ٹھیک	ڈھیر
بھید	ڈھال	کھال	دھات	بھات	کھات
گھات	بھاگ	پھاڑ	دھان	تھان	چھان

گھول: کسی پتلی چیز میں کوئی چیز ملانا۔ بھات: اُبلے ہوئے چاول۔ کھات: کھاؤ۔ گھات: تاک۔
تھان: جگہ، کپڑے کی معین مقدار۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سہ حرفی الفاظ کے جملے

سبق ۳۰

○ ٹھیک بول۔	○ دھان کا ڈھیر۔
○ بات مان۔	○ چھری کی دھار۔

اُردو

سبق پڑھ۔
نیک کام کر۔
کسی سے حسد نہ کر۔

۵- زبان

[اُردو]

۱۰

○ کھیل چھوڑ۔	○ سبق پڑھ۔
○ رزق خدا سے طلب کر۔	○ ظلم نہ کر۔
○ جھوٹ سے دور رہ۔	○ بڑے کی بات مان۔
○ نرم بات کہہ۔	○ ادھر ادھر مت دیکھ۔
○ کسی کا بھید نہ کھول۔	○ صاف حرف لکھ۔
○ کسی سے حسد نہ کر۔	○ ماں باپ کا ادب کر۔
○ خوب مشق کر۔	○ فیس ادا کر۔
○ ٹھیک وقت پر چل۔	○ علم طلب کر۔
○ صبح صبح شہد چاٹ۔	○ شہد میں شفا ہے۔
○ خوب چست رہ۔	○ نیک کام کر۔

دعا مانگ۔
کسی سے مت ڈر۔
صبر سے کام لے۔

۵۔ زبان

[اُردو]

سبق ۳۱

دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے ①

○ دعا مانگ۔	○ خوش رہ۔
○ سچ بول۔	○ رب کی حمد کر۔
○ کسی سے مت ڈر۔	○ حق بات کہہ۔
○ سبق یاد رکھ۔	○ شوق سے نعت پڑھ۔
○ سب سے خوش رہ۔	○ کل کا سبق پڑھ۔
○ غصہ بری صفت ہے۔	○ خدا سب سے بڑا ہے۔
○ اس کا شکرا ادا کر۔	○ خدا کی راہ میں خرچ کر۔
○ حقہ مت پی۔	○ صبر سے کام لے۔
○ بخل مت کر۔	○ ہر ایک کی مدد کر۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

خدا سے دعا کرو کہ
ہم کو جھوٹ اور
دغا سے بچائے۔

۵- زبان

[اُردو]

سبق ۳۲

۲

- ۱ خدا کے سب کام بے عیب ہیں۔
- ۲ شرم و حیا دین کی شاخ ہے۔
- ۳ ماں باپ کو برا بھلا کہنا بری بات ہے۔
- ۴ ماں باپ کا ادب کرو اور ان کو سدا خوش رکھو۔
- ۵ خدا نے ہم کو مٹی میں سے غلہ، شکر اور ساگ پات دیا۔
- ۶ حسد، حرص، غصہ اور کبر دل کے مرض ہیں۔
- ۷ جو دل کی بدی سے خوش ہوا اُس میں کوئی روگ ہے۔
- ۸ خدا سے دعا کرو کہ ہم کو جھوٹ اور دغا سے بچائے۔
- ۹ سچ میں نفع ہے، سچ ہی عزت ہے، سچ ہی زور ہے۔
- ۱۰ اس شخص کی بددعا سے بچو جس پر ظلم کیا گیا ہو۔
- ۱۱ مال اور وقت اُس کام میں خرچ کرو جس میں کسی کا بھلا ہو۔

شاخ: حصہ، ٹکڑا۔ سدا: ہمیشہ۔ ساگ پات: سبزی، ترکاری۔ کبر: بڑائی، گھمنڈ۔ روگ: بیماری۔ دغا: دھوکہ، مکاری۔ زور: طاقت، قوت۔

دستخط والدین

دستخط معلمہ

تاریخ

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں



نماز چارٹ کی ترتیب



عصر۔ ع

ظہر۔ ظ

فجر۔ ف

عشا۔ ع

مغرب۔ م



○ اگر نماز اول وقت میں ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اگر قضا کر لی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔

○ بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

○ جو نماز نہیں پڑھی گئی اس کی قضا کروالیں۔

○ ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

○ اگر زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہیں تو روزانہ فرض نماز کے ساتھ ایک قضا بھی ادا

کرتی رہیں اور اس چارٹ کی زیر کس نکال کر نشانات لگاتی رہیں یا ادارہ دینیات

سے شائع شدہ کتاب ”قضا نماز چارٹ“ خرید لیں۔



نماز چارٹ

ل

مارچ

تاریخ	نجر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

فروری

تاریخ	نجر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

جنوری

تاریخ	نجر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ



نماز چارٹ



جون

تاریخ	نجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

مئی

تاریخ	نجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

اپریل

تاریخ	نجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



نہا ز چارٹ

ل

ستمبر

اگست

جولائی

تاریخ	نہر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

تاریخ	نہر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

تاریخ	نہر	تہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ



نماز چارٹ



دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ

دستخط معلمہ



ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

ل

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار